Title — AL HAQEEQATUL BAHIRAH FI ISRARE ASHSHA-
-REEYAT TAHIRAH.

Author - Sayyed Mohd. Abul Huda Rifayee Hasani.

Publisher - Matbea Rifah-E-Aam Steam Press (Lahore).

Date — 1911.

Pages — 136.

Subjects -

لا تہنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام میمنت التیام کتاب مستطاب ہدایت انتساب
جامع حکمیات شرعیہ حاوی اسرار خفیہ و کاشف رموزات دقیقہ موجب
فیوضات حقیقۃ ازلی

الحقیقۃ الباہرۃ
فی اسرار
الشریعۃ الطاہرۃ

مترجم اردو

مصنفہ مولانا امام سید محمد ابو الہدیٰ رفاعی حسنی صیادی خالدی استنبولی

حسب فرمایش عبد الرحیم و عبد الرحمن پسران مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم
تاجران کتب لاہور مسجد چینیانوالی سنہ ۱۹۱۱ء

در رفاہ عام سٹیم پریس لاہور باہتمام مولوی عبد الحق صاحب مطبوع شد

بار اول
قیمت ۹ر

مکتوبات امام ربّانی حضرت مجدّد الف ثانی (بزبان اردو)

ملک ہند کا شاید ہی کوئی تعلیم یافتہ مسلمان ایسا نکلے جو حضرت مجدد الف ثانی سرہندی کے بابرکت نام نامی سے ناآشنا ہو آپ کے پر اسرار و حکم و علم لطایف ظاہر و باطن مکتوبات کا نہایت سلیس اردو میں ترجمہ کرا دیا گیا ہے۔ حصہ اول زیر طبع ہے امید ہے کہ قدردان ہماری حوصلہ افزائی کرینگے ۔

در النظیم فی خواص القران العظیم (بزبان اردو)

اس نادر کتاب میں علامہ ابومحمد عبداللہ یمنی شافعی نے امام محمد غزالی کے رسالہ خواص القران والسور اور قاضی ابوبکر غسانی کی کتاب برق اللامع والغیث الہامع کو جمع کر دیا ہے خواص و اسرار قرآن شریف میں بےنظیر رسالہ ہے ۔

ترغیب و ترہیب (مترجم اردو بین السطور) مصنفہ امام حافظ عبدالعظیم صاحب منذری

یہ کتاب احادیث نبی اکرم صلعم کی احادیث صحیحہ کا بہت بڑا ذخیرہ ہے اور ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر علیحدہ علیحدہ باب منعقد کر کے اسکے ثواب و عقاب کے بارہ میں مرفوع احادیث لائی گئی ہیں یہ کتاب عوام کیلئے عموماً اور واعظوں کیلئے خصوصاً مفید ہے تین حصوں میں مکمل ہوگی حصہ اول زیر طبع ہے

کتاب الروح (بزبان اردو) مصنفہ امام حافظ علامہ ابن قیم جوزی

عذاب قبر اور حیات بعد ممات وہ مسائل ہیں جن کا صحیح مفہوم سمجھنے سے گزشتہ زمانہ میں مسلمان معراج ترقی پر پہنچ گئے تھے اور آج اس پر عدم ایقان کے سبب ذلت و پستی کا گڑھا مزہ چکھ رہے ہیں اس بےمثل کتاب میں امام موصوف نے عذاب قبر کو ایسے طریق سے بدلایل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ مجال انکار نہیں رہتی بلکہ فوراً دماغ میں اس کا تصور جم جاتا ہے علاوہ ازیں روح کی حقیقت و ملاقات ارواح اموات وغیرہ کل ضروریات کے متعلق ایک ضخیم کتاب ہے زیر طبع ہے ۔

فہرست مضامین کتاب حقیقۃ الباہرہ فی اسرار شریعۃ الطاہرہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیباچہ	۲	ساتویں شاخ رمضان کے روزے۔اور	۱۶
شرع محمدی دین و دنیا دونوں کے منافع پر		اس کے ظاہری و باطنی اسرار	″
شامل ہے۔	۳	آٹھویں شاخ حج	۱۷
ایمان کی کچھ اوپر ستر شاخوں کے متعلق فرمان نبوی	″	اس سے غرض کیا ہے۔اور کیا فوائد ملحوظ ہیں	″
پہلی شاخ کلمہ توحید اور اس کے اسرار	۴	حج کے ذریعہ بلند نظری کا پیدا ہونا	۱۹
دوسری شاخ تصدیق رسالت حضور انور صلعم	۵	اس کے ذریعہ اسلامی شوکت کی بحالی	۲۰
آپکی دنیاوی اور دینی تعلیمات کا مختصر تذکرہ	۶	نویں شاخ جہاد	″
توحید باری پر عقلیہ دلایل	۷	اس کے معانی اور کن پر اور کسوقت فرض ہے	۲۱
رسول اللہ صلعم کی تعلیم اللہ کی جانب سے ہے	۸	کیا یہ فساد پھیلانے کے لئے ہوگا یا فتنہ دور کرنیکو	۲۲
تیسری شاخ غسل جنابت	۹	حفاظت سنت کی تاکید	۲۳
اس میں طبی حکمتیں	″	دنیاوی ترقی کا تعلق اس اہم مسئلہ سے	۲۳
باطنی عجیب وغریب حکمتیں	″	اسلامی زہد کا صحیح منشا قابل دید مسئلہ	۲۴
ہر عضو کے غسل کے علیحدہ علیحدہ اسرار و نادر حکمتیں	۱۰	دسویں شاخ ہجرت۔اور اسکا صحیح مفہوم	″
عالموں کو ایک مفید نصیحت	۱۲	ہجرت میں سلف بلپ کے بے نظیر اسباق	۲۵
چوتھی شاخ۔وضو۔اور اس کی حکمتیں	″	گیارہویں شاخ۔استقامت۔	″
پانچویں شاخ۔نماز۔	۱۳	استقامت کا دنیا اور دین سے تعلق۔	″
نماز کا عظیم الشان دنیاوی فایدہ	″	مسلمانوں کے تہتر فرقے اور ان میں سے ناجی کی تعریف	۲۶
چھٹی شاخ۔زکوۃ	۱۴	کل فرقوں کی گنتی	۲۷
اس کے متعلق شرعی احکام	″	ناجی کونسا ہے	″
کل معدنیات و نباتات وغیرہ زکوۃ ادا کرتی ہیں	۱۵	بارہویں شاخ جماعت۔اور لزوم اتباع	
اس میں مال جمع کرنے کی ترغیب و دیگر اسرار	″	سرور کائنات صلعم	″

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
کونسا اختلاف رحمت ہے اور کونسا زحمت	۲۸	بائیسویں شاخ صلہ رحمی	۴۶
تیرہویں شاخ نصیحت	۲۹	صلہ کی اقسام واخوت اسلامی	۴۷
خیرسگالی کی پوری وقابل غور تفسیر	”	تیئیسویں شاخ حقوق ہمسایہ اور اسکی تاکید	۴۸
اتحاد واتفاق کے اغراض	۳۰	چوبیسویں شاخ مہمان نوازی اور اسکی میعاد	”
خیرخواہی کل بنی نوع انسان کی مراد ہے	۳۱	پچیسویں شاخ۔ کلمہ خیر کے سوا ہر بات سے خاموشی	۴۹
نہ صرف مسلمانوں ہی کی۔		غیبت وغیرہ سے بچنے کی نرالی ترکیب	۵۰
چودہویں اور پندرہویں شاخ امر	”	چھبیسویں شاخ۔ غیرت	”
معروف ونہی منکر۔		خدا کے بارہ میں غیرت کا طریق	۵۱
نظام عالم اس مسئلہ پر موقوف ہے	۳۲	شریعت پر غیرت	”
حق کی حمایت اور مدد لازمی ہے	۳۳	ستائیسویں شاخ۔ لغو امور سے کنارہ کشی	۵۲
مسلمانوں کی ترقی کی ایک لازمی شرط	۳۴	مفید امور کون سے ہیں اور لغو کون سے	۵۳
سولھویں شاخ۔ عدل	”	اٹھائیسویں شاخ۔ تقویٰ	”
خدا سے لیکر کل موجودات سے عدل کرو	۳۵	اہل تقویٰ کے دینی و دنیاوی خواص	۵۴
غیرعادل عروج نہیں پاسکتا	۳۶	انتیسویں شاخ۔ (ورع) پرہیزگاری	”
سترہویں شاخ۔ امانت	۳۸	شبہات سے کنارہ کشی	”
ہر قسم کی امانت ادا کرو۔	”	متفق علیہ مسایل سے اختلاف نہ کرنا بھی ورع ہے	۵۵
اٹھارہویں شاخ (صدق)	۴۰	تیسویں شاخ۔ قناعت	۵۶
رسالت سچوں کو ملی	”	اس کی صحیح تعریف	”
انیسویں شاخ وعدہ وفائی، وفا کی تین قسمیں	۴۱	اس کے دینی و دنیاوی فوائد	۵۷
پناہ گیروں اور ذمیوں کے حقوق کی حفاظت	۴۲	اکتیسویں شاخ دل اور زبان کا ایک ہونا	
بیسویں شاخ۔ لوگوں کو تکلیف نہ دینا	۴۴	اور اس کے اسرار۔	۵۸
مسلمانوں کی ایک ضروری علامت	”	ارواح واجسام پر مختصر بحث	۵۹
اکیسویں شاخ خوش سلوکی اور نیکی	۴۵	وجود واجب الوجود پر دلایل عقلیہ ونقلیہ	۶۰
خالق سے لیکر مخلوق تک اس کا تعلق	”	بتیسویں شاخ۔ خدا پاک کی صفات واسماء پر ایمان	۶۲

مضمون	صفحہ
ایک لطیف سِرّ	۶۲
تینتیسویں شاخ قضا وقدر پر ایمان اور اسکی حقیقت	۶۳
اسرار قدر	۶۴
چونتیسویں شاخ انبیا اور رسولوں کے ساتھ دلی ایمان	۶۶
عقول و رسالت کا باریک تعلق	〃
سحر۔ کرامات و معجزات کی تشریح	〃
شریعت اسلامی کی عظمت	۶۷
پینتیسویں شاخ۔ الہی کتب پر ایمان	۶۹
تعداد صحایف و کتب	〃
تفسیر قرآن میں رسول اکرم کی اتباع کی ضرورت	〃
چھتیسویں شاخ فرشتوں پر ایمان	۷۰
ملائکہ کی خدمات کی تقسیم	۷۱
ان کے صفات حمیدہ	〃
سینتیسویں شاخ جنوں اور شیطانوں کے وجود پر ایمان	۷۲
اُن کے وجود پر بحث	〃
اڑتیسویں شاخ کلمہ گو کو کافر نہ کہنا	۷۳
یہ بہت مفید بحث ہے۔	〃
انتالیسویں و چالیسویں شاخ سنت اور اخلاص	۷۴
اخلاص کا اثر کاروبار دنیاوی پر	〃
اکتالیسویں شاخ توبہ	۷۶
قبول توبہ کا آخری وقت	〃
استغفار کا بیان	۷۷
بیالیسویں شاخ صبر	۷۸
کامیابی دنیاوی و دینی ترقی بدون صبر محال ہے	
تینتالیسویں شاخ۔ شکر	۸۰
شکر کا اثر حلم و عفو پر	۸۱
چوالیسویں شاخ۔ زہد کی صحیح تعریف	۸۲
زاہدوں کی دو قسمیں اور ان میں فرق	۸۳
زاہد کے فرایض	۸۴
اس فانی زندگی کے متعلق ایک رباعی	۸۵
پینتالیسویں شاخ۔ توکل۔	〃
توکل کے اصلی معنے	〃
رسول خدا صلعم کے توکل کی بے نظیر مثال	۸۶
چھیالیسویں شاخ۔ رضا۔ اور اسکے معانی	۸۷
اس کا اثر ازدیاد مراتب پر	〃
سینتالیسویں شاخ۔ خوف خدا	۸۸
جو خدا سے نہیں ڈرتا لوگوں کو کیا سمجھے گا	〃
خوف خدا سے مفید نتایج	۸۹
اڑتالیسویں شاخ رجا	〃
رجا اعمال حسنہ میں سرگرمی سکھاتی ہے۔	۹۰
رجا کے مفید اثرات	۹۰
انچاسویں شاخ۔ اللہ کے لئے محبت	۹۱
حب فی اللہ اخلاق حمیدہ کا [illegible]	〃
پچاسویں شاخ۔ بغض فی اللہ	۹۲
اہل ضلالت سے مسلمانوں کا تعلق	۹۳
اصحاب نبوی کو بُرا جاننا ضلالت ہے	۹۴
اکیاونویں شاخ حیا	۹۵
خدا سے حیا	〃

مضمون	صفحہ
شریعت سے حیا	۹۶
بادنویں شاخ۔ حسن خلق	۹۷
اخلاق نبوی کا مجمل حال	۹۸
حسن خلق کا صحیح مصداق	۹۹
ترسینویں شاخ۔ یہ اعتقاد کرنا کہ خدا پاک ہر حال میں اسے دیکھ رہا ہے۔	〃
چوہنویں شاخ۔ یہ اعتقاد کرنا کہ خدا پاک میرے سب اعمال بھی دیکھ رہا ہے	۱۰۰
پچپنویں شاخ۔ مایوسی اور ناامیدی کو ترک کرنا	〃
چھپنویں شاخ۔ حسد سے دور رہنا	۱۰۱
حسد ترقی کا مانع ہے	۱۰۲
ستاونویں شاخ۔ ہمیشہ ذکر خدا کرنا	۱۰۳
اٹھاونویں شاخ۔ علم حاصل کرنا اور پھیلانا	۱۰۴
علوم ضروریہ کی اقسام	〃
کونسا علم سب سے ضروری ہے	۱۰۵
انسٹھویں شاخ۔ لغو سے بچنا	〃
ساٹھویں شاخ۔ کفر سے نفرت	۱۰۶
کفر مخلوق اور کفر خالق کا بیان	〃
اکسٹھویں شاخ۔ تواضع	۱۰۷
کبر کے عیوب اور تواضع کے فواید	۱۰۸
باسٹھویں شاخ۔ روز آخرت پر ایمان	۱۰۹
اس عقیدہ کا ترقی اور دنیاوی کاروبار پر اثر	〃
ترسٹھویں شاخ۔ جنت کے وعدوں پر پختہ یقین رکھنا	۱۱۰

مضمون	صفحہ
چوسٹھویں شاخ۔ دوزخ کا پورا عقیدہ رکھنا۔	۱۱۱
پینسٹھویں شاخ۔ علامات قیامت پر ایمان لانا۔	۱۱۳
علامات کا مختصر ذکر	〃
علامات کبرا ے	۱۱۴
چھیاسٹھویں شاخ۔ احوال قبر	〃
سرسٹھویں شاخ۔ احوال عالم برزخ	۱۱۵
اڑسٹھویں شاخ۔ پل صراط پر ایمان	۱۱۶
انتھرہویں شاخ۔ میزان پر یقین	۱۱۷
ستّرویں شاخ۔ حساب پر ایمان	۱۱۸
اکترہویں شاخ۔ شفاعت پر ایمان	۱۱۹
بہتّرویں شاخ۔ حوض نبوی پر ایمان	۱۲۰
تہتّرویں شاخ۔ دیدار الہی	۱۲۱
چوہترویں شاخ۔ ظلم اور ظالموں سے گریز۔	۱۲۲
پچھترہویں شاخ۔ شاہ وقت کی اطاعت۔	۱۲۴
باغیوں کا قتل	۱۲۵
چھہتّرہویں شاخ۔ مروت	〃
ستترہویں شاخ۔ راستہ سے ضرررساں چیز کو دور کرنا۔	۱۲۶
ان کل صفات کا مجموعہ جو ایک مسلمان میں لازمی ہیں	۱۲۷

گذارش پبلشر

اے مسلمانو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے افضل الرسل کے فدائیو! قرآن جیسی کتاب اللہ کے عاشقو! حضرت ابوبکرؓ جیسے صدیق۔ حضرت عمرؓ جیسے صاحب سیاست حضرت عثمانؓ جیسے باحیا و وقار حضرت علیؓ جیسے شیر دل۔ ابو عبیدہؓ جیسے امین۔ خالد بن ولیدؓ جیسے شجاع۔ حضرت معاویہؓ جیسے مدبر۔ ولیدؒ عبدالملک وہارون الرشیدؒ۔ عبدالرحمن اندلسی جیسے ذیشان سلاطین۔ منصور اور نظام الملکؒ جیسے وزراء الپ ارسلان۔ سلطان صلاح الدینؒ۔ سلطان محمود غزنویؒ۔ شہاب الدین غوریؒ جیسے مجاہدان اسلام اور محمد فاتحؒ سلیمان اعظمؒ۔ اورنگ زیبؒ احمد شاہ ابدالیؒ جیسے کشور کشاؤں کے ہم مذہب بھائیو!

امام اعظمؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ۔ امام مالکؒ جیسے مجتہدین۔ امام بخاریؒ۔ امام مسلمؒ۔ امام ترمذیؒ۔ امام بیہقیؒ جیسے محدثین۔ امام رازیؒ۔ ابن جریرؒ۔ ابن کثیرؒ۔ زمخشریؒ۔ بیضاویؒ جیسے مفسروں۔ امام ابو یوسفؒ۔ امام محمدؒ۔ امام زفرؒ جیسے فقیہوں۔ ابن عربیؒ۔ ابن حزمؒ۔ ابن رشدؒ جیسے متکلمین کے کے نام پر مر مٹنے والو۔ حضرت اویس قرنیؒ۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔ بایزید بسطامیؒ جنید بغدادیؒ خواجہ معین الدین اجمیریؒ۔ نظام الدین اولیاؒ۔ حضرت علی ہجویریؒ کے ناموں پر تصدق ہونے والو!

خدا کے واسطے ذرا اپنی اور ان اسلاف صالحین کی حالت میں غور کرو اور اس بعد المشرقین کے سبب کو دریافت کرو۔ وہی قرآن شریف۔ وہی رسول امین صلعم۔ وہی آئمہ۔ وہی اسلام پھر بات کیا ہے کہ وہ تو اپنے وقت و زمانہ میں معراج ترقی و علوم و فنون زہد و ورع کے مجسم نمونے تھے اور ہم ذلت و خواری کے مترادف سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے ساری دنیا کو فتح کیا۔ دشمنوں کو رسوا کیا۔ اسلام کی عزت کو دوبالا کیا۔ کو بکوا اسلام کے نام کا ڈنکا بجوایا۔ باطل کو دور کیا اور حق کا اعلان کیا۔ اور ہم نے سلطنت برباد کر۔ دولت سے ہاتھ اٹھا۔ بزرگوں کی جائدادیں تلف کر۔ کاسۂ گدائی جامہ ذلت و رسوائی زیب تن کیا۔ دنیا دار اسباب ہے دوستو! کوئی بات بے سبب نہیں!

اگر تاریخ کی ورق گردانی کر کے اپنے و اسلاف کے احوال کا موازنہ کرینگے تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ یہ سب کچھ تعلیم اسلام سے بے اعتنائی اور شرائط ایمان سے بے پروائی و عدم تعمیل احکام الہی کا نتیجہ ہے۔ شان خدا بڑے بڑے لیڈروں اور گریجویٹوں تک کو خبر نہیں کہ اسلام اور ایمان کی تعریف کیا ہے۔ اور ہم مسلمان ہیں کیوں۔ عوام نے تو صرف والدین کے مسلمان ہونے اور رسم ختنہ ادا کر لینے ہی کو اسلام سمجھ رکھا ہے۔ اللہ اکبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی

شان میں کیسا ایک عجیب کلمہ ارشاد فرمایا تھا اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ عَلٰی اَمْوَالِہِمْ وَدِمَائِہِمْ ترجمہ مومن وہ ہے جسے لوگ اپنے مالوں اور جانوں کا امین بنائیں۔ اب معمولی لیاقت کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس شخص میں یہ صفات ہوں اور ایسے اعلےٰ اخلاق رکھتا ہو کہ دشمن بھی اپنے محاکمات اور جانوں اور مالوں کی امانت تک اس کے سپرد کردیں بھلا وہ شخص کیونکر دنیا میں ذلیل ہوسکتا ہے۔ خواہ ذات پات کے لحاظ سے کیسا ہی گرا ہوا اور خاندان کے اعتبار سے معمولی۔ سیاہ رنگ۔ بیمار منکسر۔ اور بے زر دپر کیوں نہ ہو وہ درحقیقت دنیا کا بادشاہ ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس وقت سیکڑوں میں سے کتنے مسلمان اس حدیث کا مصداق ہونگے۔ میں اسی تلاش و جستجو ہی میں تھا کہ کسی طرح وقت ملے تو ایمان کے کل شرائط و لوازمات مختصراً ایک جگہ جمع کرکے ہدیہ ناظرین کردوں تاکہ باسانی ہر شخص اپنی ترقی و تنزل کے معیار کا موازنہ کرسکے۔ کہ اسی اثنا میں ایک مخلص دوست کے ذریعہ کتاب اسرار الشریعت الباھر۔ مولفہ سید محمد ابو الہدیٰ پیر و مرشد سلطان عبد الحمید خاں غازی مجھے ملی دیکھتے ہی میں بارگاہ جل و علیٰ میں سجدہ شکر بجالایا اور ترجمہ کرواکر شایع کرنے کا ارادہ کردیا۔ اس کتاب میں آپ نے ایمان کی کل شاخوں کو نہایت مختصراً اور جامع طور پر بمع شرح درج فرمایا ہے خاص خوبی یہ رکھی ہے کہ ہر شاخ کے دینی و دنیوی فوایدعلیحدہ علیحدہ واضح کردیئے ہیں۔ اسکو پڑھ لینے پر ہر شخص بخوبی اندازہ کرسکتا ہے کہ اگر ہم میں عملاً اور حقیقتاً (نہ صرف زبانی جمع خرچ) یہ شرایط موجود ہوں تو آج ہم اپنی سب کھوئی ہوئی عظمت بمعہ دیگر منازل رفعت و عزت واپس لے سکتے ہیں اور یہی کیمیا اور سنگ پارس تھا جس کے ذریعہ ہمارے بزرگان سلف اوج ترقی پر سریر آرا ہوئے ؎

بھائیو مسلمانوں ہم بیشک دولت و سلطنت عزت و منزلت کھو چکے ہیں مگر خدا کے واسطے رسول امین اور اسلاف صالحین کے نام کو باقی رکھنے کیلئے اور اپنے بعد اپنی اولادونکو اسلام پر برقرار رکھنے کیلئے پاک اور پیارے مذہب اسلام کو ہاتھ سے نہ دینا بیشک ہم نام سے اسپر فدا معلوم ہوتے ہیں مگر جبتک اسکی تعلیم پر پورا عمل نہو اور غیر اقوام کے آداب و اخلاق۔ طرز و لباس۔ رسومات ممنوعہ شرک و بدعت۔ بے مروتی۔ نا اتفاقی وغیرہ وور نہ ہوں۔ ہم ہرگز سچے مسلمان نہیں۔ لہذا بالآخر مودبانہ التماس ہے کہ تم ان کل شرایط ایمان کو اپنے میں پورا کرو خدا اپنا وعدہ تمہارے ساتھ پورا کریگا ؎

العارض خاکسار عبد الرحیم پسر مولوی رحیم بخش رح تاجر کتب لاہور مسجد چینیانوالی

طریقہ رفاعیہ اور قدوۃ العارفین سید محمد ابو الہدیٰ رح آفندی کے حالات

جس طرح کہ ہندوستان میں طریقہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ سہروردیہ کا عام طور پر رواج ہے ایسے ہی مصر وعرب عراق وشام قسطنطنیہ میں طریقہ رفاعیہ کی شہرت ہے۔ اس طریقہ کے بانی حضرت شیخ سید احمد رفاعی رح ہیں جو چھٹی صدی ہجری کے صوفیائے کبار میں سے تھے اور بڑے پایہ کے عالم تھے چنانچہ اس کتاب میں بھی مولنا سید محمد ابو الہدیٰ صاحب نے اُن کے بہت سے عجیب وغریب اقوال درج کئے ہیں جن سے ان کے کمالات علمی پر کافی روشنی پڑتی ہے جناب سید احمد صاحب رفاعی کا سلسلہ نصب حضرت امام حسین رض تک پہنچتا ہے امام سید عبد الوہاب رح شعرانی نے اپنی نادر کتاب طبقات الکبریٰ میں سید احمد صاحب رفاعی کے حالات میں لکھا ہے یہ وہ شخص ہیں جن پر علم طریقت اور قوم کے حالات کی شرح اور اُن کی مشکل منزلوں کا انکشاف جاکر ختم ہوتا ہے آپ سے بہت سی جماعت نے اور بے شمار شاگردوں نے فیض اُٹھایا۔ آپ کی وفات پر علماء ومشایخ نے بہت مرثیے کہے اور وہ ان اشخاص میں سے ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو پامال کیا اور اپنے اسرار کے مالک ہوئے اور اہل حقایق کے نزدیک آپ کے لئے قیمتی کلمات تھے ۔

اُس سلسلہ میں ان کے بعد اور بھی بہت سے لایق جانشین گذرے ہیں اس زمانہ میں قسطنطنیہ میں ان کے جانشین سید محمد ابو الہدیٰ آفندی صیادوی حسنی خالدی تھے جو عربی زبان میں بڑے فصیح اللسان اور علوم ظاہری وباطنی کے جامع تھے اور ساتھ ہی دولت دنیوی سے بھی خدا تعالےٰ نے اُن کو بہرہ ور کر رکھا تھا۔ چنانچہ سلطان عبد الحمید خاں ثانی غازی کو ان سے ایسی عقیدت ومحبت تھی کہ بڑے بڑے امراء وعمائد ان سے ملاقات کو اپنا فخر سمجھتے اور دینی و دنیاوی امور میں اُن کے وسیلہ سے سلطان عبد الحمید خاں کے ہاں سے فائز المرام ہوتے بہرکیف ان کا دینی ودنیوی فیض ہر طرح سے اُن کی زندگی بھر جاری وساری رہا ہمارے ملک کے چاروں نامور سیاحوں نے اپنے اپنے سفرناموں میں ان کے حالات درج کئے ہیں ۱۹۰۹ء میں سلطان عبد الحمید خاں کی معزولی کے بعد سلطان کے طرفداروں کے زمرہ میں ان کا بھی بہت سامال واسباب ضبط کر کے انکو قید کر دیا گیا جہاں سے یہ جانبر نہ ہوسکے اور وصال ایزدی سے بہرور ہوئے۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ ان کی یہ تصنیف جو آپ کے ہاتھوں میں ہے ان کے کمالات ظاہری وباطنی کی کافی شاہد ہے ۔

العارض عبد الرحیم ولد مولوی رحیم بخش صاحب تاجر کتب مسجد چینیانوالی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا مَرْضِیًّا وَالصَّلٰوۃُ وَ
السَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہِ الصَّادِقِ الْمُحِقِّ النَّبِیْہِ
وَعَلٰی اِخْوَانِہِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِ
کُلٍّ وَصَحْبِ کُلٍّ اَجْمَعِیْنَ ۔
اَمَّا بَعْدُ فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ الْمُسْتَعِیْنُ بِعِنَایَۃِ
اللّٰہِ فِیْ کُلِّ الْمَقَاصِدِ وَالْمَسَاعِیْ مُحَمَّدٌ
اَبُو الْھُدٰی بْنُ السَّیِّدِ حَسَنٍ وَادِی
الْمُکَنّٰی بِاَبِی الْبَرَکَاتِ اٰلِ خِزَامِ الصَّیَّادِیُّ
الرِّفَاعِیُّ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَلِوَالِدَیْہِ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ
وَاَعَانَھُمْ جَمِیْعًا فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ تُطْوٰی
بِہِ الْاَحْلَامُ وَتُنْشَرُ الدَّوَاوِیْنُ ۔
ھٰذِہٖ رِسَالَۃٌ نَظَرِیَّۃٌ تَجْمَعُ مِنْ شَرِیْفِ
الْمَقَاصِدِ کَثِیْرًا مِّنَ الْحِکَمِ الْمَرْضِیَّۃِ سَمَّیْتُہَا
الْحَقِیْقَۃَ الْبَاھِرَۃَ تَکْشِفُ النِّقَابَ
عَنْ مُحَیَّا السِّرِّ الشَّرْعِیِّ الَّذِیْ یَتَعَلَّقُ بِالدِّیْنِ
وَبِالرِّیَاسَۃِ وَبِدَقَائِقِ الْحِکَمِ وَالْکِیَاسَۃِ
وَتُعْرِبُ عَنْ عِنَایَۃِ ھٰذَا الدِّیْنِ الْمُحَمَّدِیِّ
بِالصِّنَاعَۃِ وَالتِّجَارَۃِ وَتُفْصِحُ لِاَھْلِ الْعِرْفَانِ
عَنِ الطَّرْزِ الَّذِیْ تَقُوْمُ بِہٖ دَعَائِمُ السَّعَادَۃِ
فِیْ ھٰذِہِ الدَّارِ الْمُسْتَعَارَۃِ وَھٰذَا الْاِیْضَاحُ
الْقَیِّمُ وَالْاِفْصَاحُ الصَّرِیْحُ یَنْفِیْ عَنِ الدِّیْنِ

ہر ایک طرح کی حمد و ثنا جو پسند ذات خداوندی ہو اللہ کیلیے
خاص ہو جو پروردگار عالمین ہو اور صلوٰۃ و سلام نازل
ہو راستباز۔ حق پرست۔ بزرگ نبی اور اُسکے دوسرے نبی اور
رسول بھائیوں اور سب کی آل اور سب کی اصحابوں تمام تا بعد اُ
اسکے بعد کہتا ہے بندہ جو تمام مقاصد اور کوششوں
میں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے اعانت کا طلبگار ہو محمد
ابو الہدیٰ بیٹا سید حسن وادی کا جس کی کنیت ہے
ابو البرکات آل خزام صیادی رفاعی خدا اُس کی اور
اُسکے والدین اور جملہ مسلمانوں کی مغفرت کرے اور
اور سب کو اپنی خاص عنایت سے بہرہ ور کرے جس دن خیالات
لپیٹے جاویں گے اور اعمالنامے کھولے جاوینگے
کہ یہ ایک معقول رسالہ ہے کہ بہت سی عمدہ مطالب اور
پسندیدہ حکمتیں اپنے اندر رکھتا ہے جسے میں نے حقیقۃ الباہرہ
سے موسوم کیا شرعی راز کے چہرے سے جو دین اور
ریاست۔ اور باریک حکمتوں اور دانایانہ مصلحتوں
سے متعلق ہے ناواقفی کا پردہ اٹھاتا ہے اور اس
خاص پروا اور اہتمام کو بتلاتا ہے جسکو دین محمدی نے
صناعت اور تجارت کے متعلق کام فرمایا ہے اور اہل
دانش کو ایسے طرز (تمدن) کا پتہ لگاتا ہے جس سے اس
چند روزہ زندگی کے مقام میں سعادتمندی کے ستون مستحکم
ہوں اور اس ایضاح صحیح اور بیان صریح کی بدولت دین

الْمُبِيْنِ اِيْهَامُ اُولِى الْاَغْرَاضِ وَاتِّهَامُ ذَوِى الْاَمْرَاضِ الَّذِيْنَ يَنْسُبُوْنَ لِلْاَحْكَامِ الشَّرِيْفَةِ الشَّرْعِيَّةِ هَدْمَ الْمَنَافِعِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَاِنَّهُمْ لَكَاذِبُوْنَ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِىْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ

لَا يَخْفٰى عَلٰى ذِى الْفَهْمِ النَّيِّرِ وَالْعَقْلِ السَّلِيْمِ اَنَّ الشَّرْعَ الْمُحَمَّدِىَّ جَمَعَ بَيْنَ نَفْعَىِ الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ وَاَوْضَحَ لِحُصُوْلِ هٰذَيْنِ النَّفْعَيْنِ مِنْهَاجَ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ وَلَمْ يَتْرُكْ شَأْنًا نَافِعًا لَمْ يُقَرِّبْ مِنْهُ وَلَا اَمْرًا مُضِرًّا لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَقَدْ فَتَقَ اَرْتَاقَ الْحِكْمَةِ بِاَنْفَعِهَا وَاَشْرَفِهَا وَشَقَّ دِيْبَاجَةَ الْمَنَافِعِ الْعَامَّةِ فَقَامَ بِاَوْثَقِهَا وَاَلْطَفِهَا وَسَنَنُصُّ بِهٰذِهِ الْجُمَلِ الْوَجِيْزَةِ عَلٰى اَسَاسِ هٰذَا الدِّيْنِ وَيُعْلَمُ مِنْ ذٰلِكَ سِرُّ الشَّرْعِ الْاَنْوَرِ الْعِلْمَ الْيَقِيْنَ وَالشَّمْسُ لَا تَخْفٰى عَلٰى ذِىْ عَيْنَيْنِ وَلَوْ قَامَ حِجَابُ الْغَيْمِ فِى الْبَيْنِ۔

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً (اَلْحَدِيْث) وَكُلُّ شُعْبَةٍ مِّنْ شُعَبِهٖ تَشْتَمِلُ عَلٰى فُصُوْلٍ جَزِيْلَةٍ وَّاَبْوَابٍ جَلِيْلَةٍ وَّمَقَاصِدَ مِنَ الْعِلْمِ لَا نِهَايَةَ لَهَا عَلٰى اَنَّ الشَّارِعَ الْعَظِيْمَ اَرْوَاحُنَا لِجَنَابِهِ الْعَالِى الْفِدَآءُ اُوْتِىَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَاخْتُصِرَتْ لَهُ الْحِكْمَةُ اخْتِصَارًا فَكَانَ يَتَكَلَّمُ بِهَا مُوْجَزًا مُبَيَّنًا غَيْرَ مُغْمِضٍ وَّلَا مُتَحَرِّجٍ بِمَا يَصْعُبُ فَهْمُهُ وَيَعْيِى السَّامِعَ مَا تَضَمَّنَهُ مِنَ الْكَلَامِ

ہمین اسلام سے خود غرض بیماردل لوگوں کا وہ شبہ اور اتہام رد ہوجاتا ہے جو احکام شریفہ شرعیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں (وہ یہ ہے کہ احکام اسلام نے دنیاوی منافع کی عمارت کو مسمار کردیا) اور بیشک یہ اتہام لگانے والے جھوٹے ہیں

ایک روشن دماغ سلیم العقل انسان پر مخفی نہیں کہ شریعت محمدیہ دینی اور دنیاوی منافع کی جامع ہے اور اس نے دونوں فائدوں کے حاصل کرنے کے لیے ایک نہایت واضح اور صاف طریق بتلایا ہے اس نے کوئی سود مند امر نہیں چھوڑا جس کی طرف قریب کیا ہو اور نہ کوئی ضرر رسان امر چھوڑا جس سے منع نہ کیا ہو اس نے حکمت کی نہایت سود مند اور بزرگتر بستگیوں کو کھولا اور عام منافع کے لیے دیباچہ کو پھاڑا ہے اور ایسا طریقہ قائم کیا جو نہایت مضبوط اور لطیف ہے اور ہم ان مختصر جملوں سے اس دین کی بنیاد پر تصریح کریں گے جس سے اس نورانی شریعت کا اصلی راز یقینی علم سے معلوم ہوگا کہ آفتاب آنکھوں والے سے کبھی چھپ نہیں سکتا گو کہ درمیان ابر کا پردہ آجاوے

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایمان کی کئی اوپر ستر شاخیں ہیں (آخر حدیث تک) اور اُن شاخوں میں ہر شاخ کئی عمدہ فصلوں اور شاندار بابوں اور علم کے بے انتہا مقاصد پر مشتمل ہے علاوہ بریں گرامی قدر شارع کو آپ کی عالی جناب کے لیے ہماری جانیں قربان جوامع الکلم عطا کیے گئے تھے اور حکمت آپ کے لیے بالکل مختصر کردی گئی تھی تو آپ نے انہیں اختصار کے ساتھ مگر صفائی سے بدون کسی قسم کی پیچیدگی اور مشکل پسندی کے جس سے سمجھنا دشوار ہو یا سننے والا مضمون کلام

حِكْمَةٌ وَتَمْهِيدٌ لَطِيفٌ وَهُوَ اَنَّ الدِّيْنَ
الْاِسْلَامِيَّ اِنْتَظَمَ مِنْ ثَلَاثِ مَقَامَاتٍ اَلْاَوَّلُ
مَقَامُ الْاِسْلَامِ ۔ وَالثَّانِيْ مَقَامُ الْاِيْمَانِ
وَالثَّالِثُ مَقَامُ الْاِحْسَانِ ۔ اَمَّا الْاِسْلَامُ
فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَ
تُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ
اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَاَمَّا الْاِيْمَانُ
فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ
وَشَرِّهٖ وَاَمَّا الْاِحْسَانُ فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ
كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ
وَقَدْ مَرَّ لَكَ اَيُّهَا الْحَبِيْبُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً
وَتَتِمَّةُ الْحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ اَفْضَلُهَا قَوْلُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى
عَنِ الطَّرِيْقِ ۔
فَالشُّعْبَةُ الْاُوْلٰى مِنْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهِيَ اَحَدُ
اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ الْخَمْسِ وَمَعْنَاهَا تَفْوِيْضُ
الْجُمْلَةِ اِلَى اللّٰهِ وَتَسْلِيْمُ الْاُمُوْرِ اِلَيْهِ بِعَيْنِ
التَّبَرِّيْ عَنِ الدَّعْوٰى وَتَمَامُ الْاِنْسِلَاخِ مِنَ

حکمت اور تمہید لطیف دین اسلام تین مدارج سے انتظام
پذیر ہے درجہ اول اسلام درجہ دوم ایمان درجہ سوم احسان
اسلام کے متعلق تو رسول اللہ صلعم کا یہ فرمان ہے اسلام یہ
کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ سوائے خداوند تعالے کے
کوئی مستحق عبادت نہیں اور محمد صلعم خداوند کے فرستادہ
ہیں نماز قائم کرے زکوۃ دے ماہ رمضان کے
روزہ رکھے بشرط طاقت زاد راہ وغیرہ خانہ
کعبہ کا حج کرے ایمان کی نسبت آپ کا ارشاد
ہے کہ ایمان لاوے تو اللہ اُس کے فرشتوں
کتابوں رسولوں اور آخرت پر اور اس بات پر کہ
نیکی اور بُرائی کا اندازہ اور تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف
سے ہے احسان کے متعلق فرمان ہے کہ خدا کی عبادت
اس طرح کر گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے اگر تو اُس کو
نہیں دیکھتا تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔ اوپر
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث گزر
چکی ہے کہ آپ نے فرمایا ایمان کے کئی اوپر ستر
شاخیں ہیں اس حدیث کا تتمہ یعنے اخیر یہ ہے کہ
ان سب شاخوں میں بزرگ تر یہ کہنا ہے کہ سوائے
اللہ تعالے کے کوئی مستحق عبادت نہیں اور سب میں
ادنے راستے سے تکلیف دینے والی چیز کا دور کرنا
پہلی شاخ ایمان کی شاخوں میں سے اس امر
کی شہادت دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت کے
نہیں اور یہ شہادت اسلام کے پانچوں ارکان میں سے
ایک رکن ہے اس کے معنے ہیں سب کچھ اللہ کے سپرد کرنا اور دعوے
سے طور پر بیزار ہو کر سب اسکے حوالہ کر دینا اور پھر جوڑ توڑ میں

الحول والقوة استبدادا واستقلالا فی حل او عقد هذا امر رؤیة الملك بحركاته وسكناته لله فالذی یقول لا اله الا الله ملاحظا اسرار هذه المعانی اعتقادا یكون مؤدیا للشهادة علی الحقیقة وهذا التسلیم لا ینافی السعی والعمل والتدبیر فان كل ذلك یكون استكشافا لسر القدر وعند بروز سر القدر یكون العبد معه بكله اعنی بقلبه وقالبه ومن اسرار هذه الكلمة كون العبد اذا اعتقد ان لا اله الحق هو الفعال المطلق فهنالك یلتزم نصرا وامر الله من غیره ویسلم بذلك من المداهنة والریاء والانقیاد للباطل والكذب ولا یطمع بمال احد ولا یمد عینیه الی ما لا یرضی الله سبحانه۔

والشعبة الثانیة الاقرار بان محمدا رسول الله ولا یكمل توحید العبد الا بها فمن اكتفی بكلمة التوحید من الكلمتین یكفر لقوله تعالی (ویریدون ان یفرقوا بین الله ورسله ویقولون نؤمن ببعض ونكفر ببعض) الآیة فمن وحد وكذب الرسول یكون مكذبا بالله عاصیا له لانه سبحانه وتعالی اختار الرسول ونبأه فهو لم یكن نبیا

بالاستقلال اپنی قوت اور طاقت سے بالکل دست بردار ہو جانا ہے اور اُسکے ساتھ یہ بھی خیال ہو کہ سلطنت عالم اپنی تمام حرکات وسکنات کے ساتھ اللہ ہی کے لیے خاص ہے تو جو شخص ان معانی کے اسرار کو مدنظر رکھکر سچے اعتقاد سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے وہی شہادت کا حق ادا کرتا ہے اور اسی طرح کی تسلیم کوشش عمل اور تدبیر کے مخالف نہیں ہے کیونکہ یہ سب کچھ تقدیر کے راز کا اظہار ہوتا ہے اور اُسکے ظہور کے وقت بندہ سارے کا سارا دل وجان سے اسکے ساتھ ہو لیتا ہے اور اس پاک کلمہ (لا الہ الا اللہ) کے اسرار میں سے یہ ہے کہ جب انسان یہ اعتقاد کر لیتا ہے کہ خدائے برحق وہی فاعل مطلق ہے تو وہ امر الٰہی کی امداد لازم سمجھتا ہے اور اُس کی بدولت چاپلوسی۔ ریاکاری۔ باطل پرستی جھوٹ سے بچتا ہے اور کسی کے مال کی طمع نہیں کرتا اور دیدہ آز کسی ایسی چیز کی طرف دراز نہیں کرتا جس میں اللہ سبحانہ وتعالی کی خوشنودی نہ ہو۔

دوسری شاخ اقرار کرنا اس امر کا کہ محمد صلعم اللہ کے فرستادہ اور رسول ہیں اور بغیر اس اقرار کے بندہ کی توحید کامل نہیں ہوتی سو جو شخص صرف کلمہ توحید پر اکتفا کرے یعنے محمد رسول اللہ نہ کہے وہ کافر ہے بدلیل قول اللہ تعالی کے (اور چاہتے ہیں یہ کہ اللہ اور اسکے رسول کے درمیان فرق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض سے انکار کرتے ہیں) آخر تک سو جو شخص خدا کو ایک جانے اور رسول صلعم کو جھٹلائے وہ اللہ کا منکر اور نافرمان ہے کیونکہ اس خدائے پاک نے رسول کو برگزیدہ

بِنَفْسِهٖ بَلْ بِسِرٍّ أُسِرَّ إِلَيْهِ دُوْنَ غَيْرِهٖ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَشَرٌ مِّثْلُنَا غَيْرَ أَنَّهُمْ بِحُكْمِ ذٰلِكَ السِّرِّ الْمُفْرَغِ إِلَيْهِمْ مِّنَ اللّٰهِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ أَتَوْا بِمَا لَيْسَ فِيْ طَاقَةِ الْبَشَرِ فَعَلِمْنَا أَنَّهُمْ خُصُّوْا بِزِيَادَاتٍ كَثِيْرَةٍ خَارِجَةٍ عَنْ مَّقْدُوْرِ الْبَشَرِ وَهِيَ مِنَ اللّٰهِ وَحْدَهٗ فَوَجَبَ عَلَيْنَا الْإِيْمَانُ بِهِمْ وَقَدْ ثَبَتَتِ النُّبُوَّاتُ بِالْمُعْجِزَاتِ وَهٰذَا ظَاهِرٌ لِّكُلِّ ذِيْ عَقْلٍ وَّلَمْ تَزَلْ تَظْهَرُ مُعْجِزَاتُ الْأَنْبِيَاءِ وَبَرَاهِيْنُهُمْ وَأَنْوَارُ شَرَائِعِهِمُ الَّتِيْ ثَبَّتَ اللّٰهُ بِهَا الْقُلُوْبَ وَأَزَالَ بِهَا الشُّكُوْكَ حَتّٰى اخْتَارَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَهُ الْأَمْرُ جَمْعَ حِكَمِ شَرَائِعِهِمْ وَبَوَاهِرِ مُعْجِزَاتِهِمْ وَوَاضِحَاتِ بَرَاهِيْنِهِمْ وَكُلِّ مَا خُصُّوْا بِهٖ مِنَ الْحَقَائِقِ وَالْكَمَالَاتِ وَالْعُلُوْمِ النَّافِعَةِ مَعَ الْجَمْعِ الْأَكْمَلِ بَيْنَ نَفْعَيِ الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ فِي الْحَبِيْبِ الْأَعْظَمِ وَالرَّسُوْلِ الْأَكْرَمِ الْمُقَدَّمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَمَ بِهِ النُّبُوَّاتِ وَأَيَّدَهٗ بِجَمِيْعِ الْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَاتِ فَوَجَبَ حِيْنَئِذٍ عَلٰى جَمِيْعِ الْخَلْقِ اتِّبَاعُهٗ وَالْأَخْذُ بِشَرِيْعَتِهٖ فَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاٰخِرُ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَهُوَ النَّبِيُّ الْحَكِيْمُ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ صَاحِبُ الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ

نہیں بن گیا بلکہ اس راز کی بدولت جو خداوند تعالی کی طرف سے صرف انہی میں ودیعت رکھا گیا انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہماری طرح آدمی ہوتے ہیں البتہ اس راز کی بدولت جو اللہ کیطرف سے انہیں ڈالا گیا ہے ایسے کام کرتے ہیں جو طاقت بشری سے برتر ہوتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوگیا کہ نبی کئی اک ایسی خصوصیات سے ممتاز کیے گئے ہیں جو طاقت بشری سے خارج ہیں اور وہ محض اللہ ہی کیطرف سے ہیں بنا برین ہم پر واجب ہے کہ ان کے ساتھ ایمان لائیں اور نبوت کا ثبوت معجزوں سے ہوتا رہا ہے اور یہ ہر عقلمند پر روشن ہے اور ہمیشہ نبیوں کے معجزے براہین اور انکی شریعتوں کے انوار ظاہر ہوتے رہے جنسے اللہ نے دلونکو مضبوط کردیا اور شک شبہے دور کردیے تاکہ اللہ نے اس بات کو پسند کیا اور اسی کو اختیار ہے کہ سب کی شریعتونکی حکمتوں روشن معجزوں کھلی دلیلوں تمام حقائق کمالات اور پرمنفعت علوم کو جن سے وہ خاص اور ممتاز کیے گئے تھے اپنی حبیب معظم رسول مکرم و مقدم ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایسے کامل طور سے فراہم کردے جس میں دین و دنیا کی منفعتیں جمع ہوجاویں دسو وہ سب کمالات آپ میں جمع کردیے، اور آپ کے ساتھ سلسلہ نبوت ختم کردیا اور تمام معجزات باہرہ سے آپ کی تائید فرمائی سو ایسی حالت میں تمام مخلوقات پر آپ کی پیروی اور آپ کی شریعت کی پابندی واجب ہے اور آپ خاتم النبیین اور آخر المرسلین ہیں ان سب پر اللہ تعالی کی رحمتیں نازل ہوں اور آپ ہیں نبی حکیم

يُعَوَّلُ عَلَيْهِ فِي كُلِّ شَانٍ دِينِيٍّ وَّدُنْيَوِيٍّ
عَيْنِيٍّ اَوْ غَيْبِيٍّ فَالْاِقْرَارُ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ
دِيْنُ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ اَفْضَلُ
الصَّلٰوةِ وَاَكْمَلُ التَّسْلِيْمِ وَلَا يَجْهَلُ سِرَّ
الْوَحْدَانِيَّةِ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ لِاَنَّ
الدَّلَائِلَ وَالْبَرَاهِيْنَ وَالْبَيِّنَاتِ الْقَاطِعَاتِ
عَلَى الْوَحْدَانِيَّةِ قَائِمَةٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى
فِي نَفْسِ الْاِنْسَانِ وَالْعُدُوْلُ عَنْ ذٰلِكَ
سَفْسَطَةٌ وَّتَدَبَّرْ اَيُّهَا اللَّبِيْبُ قَوْلَهٗ تَعَالٰى
(وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ) فَاشْهَدْ
اَيُّهَا الْعَاقِلُ سِرَّ الْوَحْدَانِيَّةِ فِي
نَفْسِكَ تَرٰى اَنَّ الْهِمَّةَ لَا تَتَوَجَّهُ اِلَى
الْاِثْنَيْنِيَّةِ وَاِذَا تَدَبَّرْتَ اَسْرَارَ الصُّنْعِ
الَّتِي اسْتَوْدَعَهَا اللّٰهُ فِيْكَ لِاِقَامَةِ الْحُجَّةِ
عَلَيْكَ هُنَالِكَ تَخْشَعُ لِجَلَالَتِهٖ وَتَخْضَعُ
لِعَظَمَتِهٖ وَتَنْصَرِفُ عَنِ الْاَغْيَارِ اِلَيْهِ وَ
تُعَوِّلُ فِيْ كُلِّ اُمُوْرِكَ عَلَيْهِ هٰذَا سَمْعُكَ
وَبَصَرُكَ وَكَلَامُكَ وَعَقْلُكَ وَحَافِظَتُكَ
وَمُخَيِّلَتُكَ وَسُبُحَاتُ خَاطِرِكَ وَعَلَائِقُ
اَوْهَامِكَ وَاَحْلَامِكَ وَحِرْصُكَ وَ
زُهْدُكَ وَعَزْمُكَ وَكَسَلُكَ وَبُخْلُكَ
وَسَخَاؤُكَ وَغَضَبُكَ وَرِضَاكَ وَحِقْدُكَ
وَصَفْحُكَ وَنَوْمُكَ وَيَقْظَتُكَ وَمَا قَامَ
فِيْ هَيْكَلِكَ مِنْ اَسْرَارِ صُنْعِهٖ كُلُّ صِفَةٍ
مِّنْهَا عَلٰى حِدَةٍ قَامَتْ بِالْوَاحِدِيَّةِ وَ

ہر ایک دینی اور دنیوی موجودہ اور غائب معاملہ میں
اعتماد اور اعتبار کیا جاتا ہے سو خداوند تعالیٰ کی وحدانیت
کا اقرار اس بزرگ نبی کا دین ہے اس پر بہترین صلوٰۃ
اور کاملترین سلام ہو اور سوائے بیوقوف احمق کے
کوئی وحدانیت کے راز سے ناواقف نہیں رہتا کیونکہ
روشن دلیلیں قاطع حجتیں خدا کی وحدانیت پر ہر ایک
چیز میں قائم ہیں حتیٰ کہ انسان کی اپنی ذات میں
اس سے اعراض اور روگردانی بے فہمی
ہے اے دانا اس آیت میں غور کرو اور تمہارے
نفسوں میں کیا تم نہیں دیکھتے ہو، اے عقلمند وحدانیت
کے راز کو اپنی ذات میں مطالعہ کر تو دیکھ لیگا
ہمت دوئی کیطرف متوجہ ہی نہیں ہوتی اور جب
تو خداوند تعالیٰ کی کاری گری میں جو اس نے تیری
ذات میں تجھ پر حجت قائم کرنے کے لیے ودیعت
رکھی ہے غور کرے تو وہیں تو اس کے جلال کے سامنے
جھک پڑے اور اسکی عظمت کے آگے پست ہو جاوے
اور اسکے غیر سے اعراض اور اسکی ذات پر ہر ایک بات
میں اعتماد کرنے پر مجبور ہو یہ تیرے کان آنکھیں گفتگو
دانشمندی۔ حافظہ۔ خیال دلی مشاغل وہموں اور
خوابوں کی شتاب روی حرص۔ زہد۔ پختہ ارادہ۔ سستی
کنجوسی۔ سخاوت۔ غصہ۔ رضامندی۔ کینہ۔ درگذر۔
نیند۔ بیداری۔ وغیرہ چیزیں تیرے وجود میں
اس کی کاری گری کے اسرار سے موجود ہیں
ان میں سے ہر ایک یگانگت کے
ساتھ قائم ہے اور اسکے ساتھ منتظم ہے

اَنْتَسَقَتْ بِهَا وَقَدْ تَعْلَمُ وُجُوْدَهَا فِيْكَ
وَتَجْهَلُ كَيْفَهَا وَلَا تُدْرِكُ لَهَا مَكَانًا وَّلَا اَوَّلًا
وَّلَا اٰخِرًا فَتَذَكَّرْ سِرَّ التَّوْحِيْدِ بِهٰذِهِ الْاَسْبَابِ
وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ وَاِذَا وَحَّدْتَّ
اٰمَنْتَ بِالنَّبِيِّ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اَرْسَلَهُ
خَالِقُكَ اِلَيْكَ وَجَعَلَهُ حُجَّةً عَلَيْكَ وَ
هُنَاكَ تَرَاكَ تَحْتَ سُلْطَانِ اَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ
مُمْتَثِلًا قَوْلَهُ تَعَالٰى (وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا) وَحَيْثُ
اَنَّ الْاَوَامِرَ النَّبَوِيَّةَ هِيَ صَادِرَةٌ عَنْ وَحْيٍ
اِلٰهِيٍّ يَدُلُّكَ عَلٰى هٰذَا قَوْلُهُ سُبْحَانَهُ (وَمَا
يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى)
فَهِيَ كَافِلَةٌ لِخَيْرَيِ الْمَعَادِ وَالْمَعَاشِ جَامِعَةٌ
لِلنَّفْعَيْنِ الْمُحَقَّقَيْنِ فِي الْاَمْرَيْنِ وَالْمُخَالَفَةُ
لِلْاَوَامِرِ النَّبَوِيَّةِ هِيَ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنْ
بَوَاعِثِ الْفِتْنَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْعَذَابِ فِي
الْعُقْبٰى قَالَ تَعَالٰى (فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ
عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ) وَالنَّبِيُّ الْاَعْظَمُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِاَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَةً لِخَلْقِ
اللّٰهِ وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ (وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ) وَلَا يَصِحُّ اِيْمَانُ الْمَرْءِ
حَتّٰى يَكُوْنَ مُتَّبِعًا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ فِيْمَا اَتٰى بِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَقَدْ قَالَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (لَا يَكُوْنُ اَحَدُكُمْ

اور تو اپنے آپ میں ان سب کے موجود ہونے کو تو جانتا ہے (مگر)
انکی کیفیت سے نا واقف ہے انکے مکان اور اول آخر
کا ادراک نہیں کرسکتا پھر ان اسباب کے ذریعہ سے سر توحید
کا تذکرہ کر عقلمند ہی یہ نصیحت حاصل کرتے ہیں جب تجھ کو توحید حاصل
ہوگئی تو تو اُس بزرگ نبی پر بھی ایمان لاوے گا جسے
خداتعالے نے تیری طرف بھیجا ہے اور اسکو تیرے اوپر
حجت گردانا ہے اور اس مقام میں تو اپنے آپ کو اُسکے
سلطان امر اور نہی کے زیر فرمان خدا پاک کے قول مذ
(جو کچھ کہ رسول نے تمہیں دیا اُسے لے لو اور جس سے اس نے
تمہیں منع کیا اُس سے باز رہو) کے تابع پاتا ہے چونکہ نبی
کے سارے احکام وحی الٰہی سے صادر ہوتے ہیں اس پر
دلیل ہے خدا تم کا قول (وہ خواہش سے نہیں بولتا بلکہ
جو کچھ وہ کہتا ہے، وہ وحی ہے جو خدا کیطرف سے نازل
ہوتی ہے) تو ضرور وہ احکام معاد و معاش کی بہتری کے
متکفل اور (دین و دنیا کی) دونوں واقعی منفعتوں پر
حاوی ہے اور شامل ہونگے اور نبی کے احکام کی مخالفت
معاذ اللہ فتنہ دنیوی اور عذاب اخروی کی باعث ہے
خداتعالی نے فرمایا (وہ لوگ جو نبی کے حکم کی مخالفت کرتے
ہیں انہیں اس امر سے خوف چاہیئے کہ انہیں کوئی بلا یا درد
دینے والا عذاب آپکڑے) اور نبی اعظم صلعم اللہ کا ایسا امر
لائے ہیں جو خلق اللہ کے حق میں رحمت محض ہے کتاب اللہ
میں ہے (ہم نے تجھے سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے)
اور انسان کا ایمان کبھی صحیح نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ
رسول اللہ صلعم کا ان امور میں متبع نہ ہو جو وہ خداوند تعالے
کیطرف سے لائے ہیں اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے (تم میں

مُؤْمِنًا حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ
وَالشُّعْبَةُ الثَّالِثَةُ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ
وَقَدْ جَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ
الْإِسْلَامِ وَالْحِكْمَةُ فِيْ ذٰلِكَ تَنْقَسِمُ إِلٰى
قِسْمَيْنِ مَادِّيٍّ وَمَعْنَوِيٍّ فَالْمَادِّيُّ هُوَ
النَّظَافَةُ الْبَدَنِيَّةُ فَقَدْ بُنِيَ الدِّيْنُ عَلَى
النَّظَافَةِ وَلَا بِدْعَ فَفِي النَّظَافَةِ نَشْطَةُ
الْبَدَنِ وَالتَّنْقِيَةُ مِنَ الْأَوْسَاخِ الظَّاهِرَةِ
الَّتِيْ رُبَّمَا تَكُوْنُ سَبَبًا لِلْأَمْرَاضِ الْكَثِيْرَةِ
وَالْعِلَلِ الْجُسْمَانِيَّةِ وَفِيْهَا اسْتِرَاحَةُ الْخَاطِرِ
بِانْبِسَاطِ الْقَلْبِ لِمَا يَطْرَأُ عَلَى الْبَدَنِ مِنْ
لَذَّةِ النَّظَافَةِ وَبِتَطْهِيْرِ الْبَدَنِ يُسْتَدَلُّ
عَلٰى لُزُوْمِ تَطْهِيْرِ الثَّوْبِ فَلَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ
إِلَّا طَاهِرَ الثَّوْبِ وَالْبَدَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ مِنَ
الْمَنَافِعِ مَا لَا يَحْتَاجُ إِلَى الْإِطْنَابِ لِكَوْنِهٖ مَعْلُوْمًا
بِالْبَدَاهَةِ وَأَمَّا الْقِسْمُ الْمَعْنَوِيُّ فَهُوَ الْإِنْتِهَاضُ
لِخِدْمَةِ الْحَقِّ طَاهِرًا مِّنْ لَوْثِ الشَّهْوَةِ وَ
رُؤْيَةِ النَّفْسِ وَاقِفًا مَعَ الْعَبْدِيَّةِ ذَلِيْلًا لِلّٰهِ
مُنْكَسِرًا تَحْتَ سُلْطَانِ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ يَرٰى
مِنْ شُمُوْلِ هٰذَا الْحُكْمِ لَهٗ وَلِغَيْرِهٖ مَعْنَى
الْمُسَاوَاةِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ غَيْرِهٖ كِبَرًا وَصِغَرًا
فَلَا يَتَعَدّٰى عَلٰى حَقِّ أَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ عَلَا
أَوْ سَفُلَ قَرُبَ أَوْ بَعُدَ وَحَيْثُ أَنَّ الطُّهُوْرَ
شَطْرُ الْإِيْمَانِ كَمَا قَالَ سَيِّدُ الْإِنْسِ وَ
الْجَانِّ حَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس امر کے تابع نہ ہو
تیسری شاخ غسل جنابت ہے جسے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داخل اسلام فرمایا اس کی
حکمت دو قسموں میں منقسم ہے مادی اور معنوی
مادی تو بدنی ستھرائی ہے کیونکہ دین کی بنیاد نظافت
(ستھرائی) پر ہے اور یہ کوئی خلاف قیاس بات نہیں سو
صفائی میں بدن کا انشراح اور ظاہری میلوں سے
تنقیہ ہے جو بہت سی بیماریوں اور جسمانی امراض کی
موجب ہوتی ہیں اور اس انبساط قلبی کی وجہ سے
جو بدن پر لذت نظافت کے طاری ہونے سے
حاصل ہوتا ہے دل میں ایک خاص طرح کی راحت
آجاتی ہے جب بدن کی صفائی ایسی مفید اور
عمدہ ہے تو کپڑوں کا صاف رکھنا بھی ایسا ہی
ضروری ہوگا سو مومن چین نہیں پاتا جب تک
لباس اور بدن پاک نہ رکھے اسکے علاوہ اس میں
اتنے فوائد ہیں جن کے متعلق طول دینا بالکل غیر ضروری
ہے کیونکہ وہ بالکل بدیہی اور روشن ہیں حکمت معنوی
یہ ہے کہ انسان خداوند تعالی کے خدمت کے لیے شہوت
نفسانی اور خود بینی کی ملاوٹ سے پاک غلامانہ رنگ
میں ذلیل اور عاجز ہو کر سلطان امر اور نہی کے ماتحت
کھڑا ہو نیز اس سے ایک مساوات کا پتہ لگتا ہے جس میں
چھوٹا بڑا امیر غریب ایک ہی امر کے مکلف ہیں اس سے
انسان سیکھتا ہے کہ وہ کسی کے حق میں تعدی اور
ظلم نہ کرے بڑا ہو یا چھوٹا قریب ہو یا بعید چونکہ صفائی
اور پاکیزگی ایمان کا جزو ہے جیسا کہ جنوں اور انسانوں

وَسَلَّمَ فَعَلَى الْمُؤْمِنِ اَنْ يُعَظِّمَ شَانَ الطُّهُوْرِ بِفَهْمِ الْمَعَانِيْ الْمَقْصُوْدَةِ مِنْهُ وَالْحَقَائِقِ الْمُنْبَجِسَةِ عَنْهُ فَاِذَا غَسَلَ الْمُغْتَسِلُ يَدَيْهِ فَلْيَشْهَدْ لُزُوْمَ تَطْهِيْرِهِمَا مِنْ اَنْ تُمَدَّ اِلَى مَا لَا يَرْضَى اللّٰهُ وَيُخَالِفُ اَوَامِرَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَضْرِبُ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّلَا يَسْلُبُ وَلَا يَاْخُذُ مَالَ اَحَدٍ وَّلَا يَمُدُّ يَدَهٗ اِلَى مَضَرَّةِ مَخْلُوْقٍ مِّنَ الْخَلْقِ بِوَجْهٍ مَّا وَاِذَا تَمَضْمَضَ فَلْيَشْهَدْ لُزُوْمَ تَطْهِيْرِ الْفَمِ مِنْ شُرْبِ مَا يَحْرُمُ وَاَكْلِ مَا يَحْرُمُ وَقَوْلِ مَا يَحْرُمُ لِيَسْتَعِدَّ لِنَفْيِ كُلِّ مَا يَخْبُثُ عَنْ فِيْهِ وَاَكْلِ مَا يَحْسُنُ كَالشَّرَابِ الطَّاهِرِ وَالْقَوْلِ الْحَسَنِ الَّذِيْ يَحْصُلُ لَهٗ بِهِ الثَّوَابُ مِنَ اللّٰهِ وَالثَّنَاءُ مِنَ النَّاسِ وَاِذَا اسْتَنْشَقَ فَلْيَقْبَلْ رَائِحَةَ الْخَيْرِ وَالْبِرِّ وَلْيَطْرَحْ رَائِحَةَ السُّوْءِ وَالشَّرِّ وَتَطْهِيْرِ الْاَنْفِ فَلْيَشْهَدِ التَّطَهُّرَ مِنَ الْاَنَفَةِ الَّتِيْ تَجُرُّ اِلَى التَّعَالِيْ عَلَى الْخَلْقِ وَعَدَمِ الْاِنْقِيَادِ لِاَوَامِرِ الْحَقِّ وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ فَلْيَشْهَدْ تَطْهِيْرَهٗ مِنَ التَّوَجُّهِ بِالْاٰمَالِ اِلَى غَيْرِ اللّٰهِ فَلَا يُصَعِّرُ خَدَّهٗ اِلَّا لِحَضْرَةِ اللّٰهِ اَوْ لِعَمَلٍ يُّرَجِّحُ اِلَى اللّٰهِ وَلْيُفْرِغْ عَلَيْهِ مَاءَ الْحَيَاءِ فَلَا يَفْتَقِرُ بِالْوَقَاحَةِ رَتْقَ الْحَيَاءِ لَا مِنَ اللّٰهِ وَلَا مِنَ النَّاسِ وَلَا يَبْذُلُ مَاءَ وَجْهِهٖ لِاَجْلِ الْاَغْرَاضِ اِلَى سِوَى الْحَقِّ

نے فرمایا ہے اس لیے مومن کا فرض ہے کہ طہارت کے مقصودہ معانی اور اس کی ظاہر شدہ حقائق پر مطلع ہو کر اُس کی شان کی تعظیم کرے سو جب غسل کرنے والا اپنے ہاتھ دھوئے تو انکی پاکیزگی کی لوازم کو اس طرح سے ملحوظ رکھے کہ وہ کہیں ایسے کام کیطرف نہ بڑھنے پائیں جو خداوند تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہو یا رسول صلعم کے اوامر کے مخالف ہو سو تو بلا وجہ کسی کو مارے نہ کسی کا مال چھینے اور نہ کسی طرح سے مخلوق کی ضرر اور تکلیف کی طرف دست درازی کرے جب کلی کرے منہ کی پاکیزگی کے لوازمات مدنظر رکھے مثلاً ایسی چیز کا پینا یا کھانا جو حرام ہو یا ایسی ہی ناجائز کلام منہ سے بولنا تاکہ ہر ایک پلید چیز کو منہ سے روکنے اور ہٹانے کے لیے مستعد رہے اور ہر ایک عمدہ چیز کے استعمال کے لیے طیار جیسے پینے کی پاک چیزیں اور اچھی کلام جس کے صلہ میں خدا کے ہاں سے ثواب اور بندوں کیطرف سے تعریف اور ثنا ہو جب ناک میں پانی ڈالے تو اسکا یہ معنے ہو کہ ہر اک نیکی اور بھلائی کی ہوا قبول کرنے کے لیے طیار رہے اور ہر اک برائی اور شرارت کی بدبو کو دور پھینکتا رہے نیز ناک کی صفائی کا یہ معنے ہے کہ ہر ایک قسم کے غرور اور متکبرانہ خیال سے صفائی حاصل کرتا ہے جو انسان کو مخلوق پر تعلی اور اوامر الٰہی سے سرکشی اور نافرمانی کیطرف لے جاتی ہے جب انسان منہ دھوئے تو اس بات کا تصور کرے کہ اسے خداوند تعالیٰ کے بغیر اور کی طرف آرزوئیں لے جانے سے پاکیزگی اور طہارت ہے سو اپنی رخسار کو نہ جھکائے مگر اللہ تعالیٰ کے حضور میں یا ایسے عمل کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا

وَفِی ھٰذَا الشَّانِ طَرْزُشَہَامَۃٍ یَعْرِفُہٗ
الْعَزَائِمُ اَھْلُ الْمُرُوْءَاتِ وَاَرْبَابُ الْھِمَمِ
الْعَالِیَاتِ وَاِذَا غَسَلَ عُنُقَہٗ فَلْیَشْھَدْ
فَکَّھَا مِنْ رِبْقَۃِ التَّعَبُّدِ لِلْھَوٰی وَالنَّفْسِ
اَوْلِشَیْءٍ غَیْرِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی فَیَکُوْنُ
مُحَرَّرًا مِّنْ رِّقِّ الْاَشْیَاءِ فَفِی الْخَبَرِ تَعِسَ
عَبْدُ الدِّرْھَمِ تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ تَعِسَ
عَبْدُ الزَّوْجَۃِ تَعِسَ عَبْدُ الْقَطِیْفَۃِ وَمَعْلُوْمٌ
بِالْبَدَاھَۃِ اَنَّ مَنْ مَّلَکَہٗ ھَوَاہُ بِمَحَبَّۃِ
الدِّرْھَمِ وَالدِّیْنَارِ لَا یَکُوْنُ صَدِیْقًا
صَادِقًا لِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ بَلْ ھُوَ عَبْدُ الزِّیَادَۃِ
اَیْنَ کَانَتْ ھُوَ مَعَھَا وَمِثْلُ ذٰلِکَ الرَّجُلِ
یَحْرِفُ الْحُقُوْقَ وَیَنْقُضُ الْعُھُوْدَ وَیَخُوْنُ
الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرُ الْکَثِیْرَ وَعَبْدُ الزَّوْجَۃِ
وَالْقَطِیْفَۃِ رَقِیْقُ شَھْوَتِہٖ یَفْعَلُ لِلشَّھْوَۃِ
لَا لِلْحَقِّ وَیَعْدِلُ بِشَھْوَتِہٖ عَنِ الْعَدَالَۃِ
فَاِذَا شَھِدَ التَّحَرُّرَ مِنْ رِّقِّ الْاَشْیَاءِ صَارَ
عَبْدًا خَالِصًا لِّلّٰہِ وَھُنَالِکَ فَالْخَیْرُ مِنْہُ
فِی الْحَالِ وَالْقَالِ مَاْمُوْلٌ وَّالْعَمَلُ الَّذِیْ
یَصْدُرُ عَنْہُ مُسْتَحْسَنٌ عِنْدَ اُوْلِی الْعُقُوْلِ
وَمَقْبُوْلٌ وَّاِذَا غَسَلَ ظَھْرَہٗ فَلْیَشْھَدْ اِزَالَۃَ
اِسْتِنَادِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَحِفْظَ غَیْبَتِہٖ مِنْ قَوْلِ
قَائِلٍ یَّقُوْلُ حَقًّا وَّیَحْکُمُ عَدْلًا وَّاِذَا غَسَلَ
صَدْرَہٗ فَلْیَشْھَدْ تَنْقِیَۃَ صَدْرِہٖ مِنَ الْغِلِّ
وَالْغُشُوْشِ وَالْحِقْدِ وَکَتْمِ الْخُدْعَۃِ وَالْمَکْرِ

اور اس شان اطہارت میں وقار کی وہ طرز ہے جسے اولو
العزم اصحاب مروت عالی ہمت لوگ جانتے ہیں جب
گردن پر پانی ڈالے تو اس سے یہ ارادہ کرے کہ ہوی
اور نفس اور اللہ کے سوا ہر چیز کی غلامی کے پٹے سے
گردن کو آزاد اور خلاص کرتا ہوں وہ تمام دنیاوی
چیزوں کی غلامی سے آزاد ہوگا حدیث شریف میں
ہے درہم دینار، جورو کمبل کا غلام تباہ ہو اکیونکہ یہ
ظاہر ہے کہ جسے درہم دینار کی محبت کے ذریعہ ہوائے
نفسانی نے غلام بنایا ہوا ہے وہ کسی انسان
کا سچا دوست نہیں ہو سکتا بلکہ وہ اپنے فائدہ کا بندہ
ہے وہیں پہنچے گا جہاں اُسے میسر ہو ایسا شخص
حق تلفی، عہد شکنی، اہل معاشرت کی خیانت بہت سا
کفران نعمت کرتا ہے اور جورو اور کمبل کا غلام
خواہش نفسانی کا بندہ ہے جو کام کرتا ہے خواہش کے
لیے کرتا ہے نہ خدا کے لیے اور خواہش کے سبب سے
انصاف سے منحرف ہو جاتا ہے سو جب انسان دنیاوی
اشیا کی غلامی سے آزاد ہو جائے تو وہ خدا کا خالص
بندہ ہو جاتا ہے اور ایسی حالت میں اُس سے حال
وقال میں نیکی کی امید ہوتی ہے اور جو کام اس سے صادر
ہوتا ہے وہ عقلمندوں کے نزدیک مقبول اور پسندیدہ
ہوتا ہے جب پیٹھ دھووے تو سمجھے کہ اس سے مراد
ہے غیر اللہ پر بھروسا کرنے سے اُسے ہٹانا اور اپنی
غیبت کو اس بات سے بچانا کہ کوئی اسکے بارے میں حق
کہے اور منصفانہ فیصلہ کرے جب سینہ دھووے
تو اُس کو غل وغش کینہ فریب دھوکے مکر سے جو مخادع

لِاَحَدٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ وَلْیَطْوِ فِیْ صَدْرِہٖ
حُسْنَ النِّیَّۃِ وَاِرَادَۃَ النَّفْعِ وَالْخَیْرِ لِلْخَلْقِ
عَلَی اخْتِلَافِ اَجْنَاسِہِمْ وَمَشَارِبِہِمْ ھٰذَا
مَعَ اِزَالَۃِ طَلَبِ التَّصَدُّرِ فِی الْمَجَالِسِ بِغَیْرِ
حَقٍّ وَّادِّعَاءِ الْعِلْمِ مَعَ الْجَھْلِ وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْ
سَیِّدِنَا اَحْمَدَ الرِّفَاعِیِّ الْحُسَیْنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ وَعَنَّا بِہٖ فَاِنَّہٗ قَالَ -
کُنْ عَالِمًا وَّارْضَ بِصَفِّ النِّعَالِ لَا تَطْلُبِ
الصَّدْرَ بِغَیْرِ الْکَمَالِ فَاِنْ تَصَدَّرْتَ بِلَا
اٰلَۃٍ یَکُوْنُ ذَالِکَ الصَّدْرُ صَفَّ النِّعَالِ ؎
وَاِذَا غَسَلَ بَطْنَہٗ فَلْیَشْہَدْ صِیَانَتَہٗ
مِنْ اَکْلِ الْحَرَامِ وَالشُّبُہَاتِ وَلْیَنْوِ وِعَاءَہٗ
مِنْ اَنْ یَّدْخُلَہٗ شَیْءٌ لَا یَرْضَی اللّٰہُ تَعَالٰی
وَاِذَا غَسَلَ الْقُبُلَ وَالدُّبُرَ وَالْفَخِذَیْنِ
فَلْیَشْہَدْ حِرَاسَتَہٗ کُلَّہٗ مِنَ الْمَنْہِیَّاتِ فِی
الْفُجُوْرِ وَالنُّہُوْضِ فِیْمَا لَا یَجُوْزُ شَرْعًا
وَّیُسْتَحْسَنُ عَقْلًا وَّاِذَا غَسَلَ السَّاقَیْنِ وَ
الْقَدَمَیْنِ فَلْیَشْہَدْ تَطْہِیْرَ کُلٍّ ذٰلِکَ مِنَ
الْمُسَارَعَۃِ بِالْمَشْیِ اِلَی اتِّبَاعِ الْھَوٰی اَوْ
اِلٰی اَمْرٍ یَّضُرُّ بِدِیْنِہٖ اَوْ یُؤْذِیْ اَحَدًا مِّنَ
الْخَلْقِ وَمَنْ کَانَ طُہُوْرُہٗ عَلٰی ھٰذَا الْمِنْوَالِ
لَا یَاْتِیْ مِنْہُ اِلَّا الْخَیْرُ لِلْمَخْلُوْقِیْنَ وَالنَّفْعُ فِی
الْاَقْوَالِ وَالْاَفْعَالِ لِجَمِیْعِ الْاَدْیَانِ فَلْیَتَدَبَّرْ
وَالشُّعْبَۃُ الرَّابِعَۃُ الْوُضُوْءُ وَھُوَ
الطَّہَارَۃُ الصُّغْرٰی اِنَّمَا ھُوَ بَابُ الْمُحَاضَرَۃِ

کے حق میں کیا جا سکتا ہے صاف رکھنے کا خیال کرے اور
خلق خدا کے مختلف جنس اور مختلف مذاہب کے لوگوں
کے حق میں نیک نیتی بہبودی اور نفع رسانی کے خیال
کو اپنے سینے میں جگہ دے ساتھ ہی بلا استحقاق مجلسوں
میں صدر نشینی اور جاہل ہو کر علم کے دعوی سے باز رہنے
کی ٹھان لے ہمارے سردار سید احمد رفاعی حسینی نے فرمایا ہے
خدا تعالے انسے اور اُن کی طفیل سے ہم سے راضی ہو۔
عالم ہو کر جوتوں کی صف میں بیٹھنے پر راضی ہو کمال کے
بغیر صدر نشینی کی خواہش نہ کر کیونکہ اگر بلا استحقاق تو صدر
نشین بھی ہو گیا تو وہ صدارت بھی جوتوں کی صف کی برابر ہے
جب پیٹ دھووے تو حرام اور شبہات کے کھانے سے
اسکے محفوظ رکھنے کا عزم کرے اور اس برتن کو ایسی چیز
کے داخل ہونے سے صاف رکھے جسے خداوند تعالے
ناپسند کرتا ہے اور جب قبل۔ دبر اور رانوں کو دھووے
تو اُن سب کو منہیات سے بچانے اور ایسے مواقع میں نشست
و برخاست کرنے سے حفاظت کا قصد کرے جو شرعاً قبیح اور
ان سب کو پاک خواہشات نفسانی کی پیروی میں دوڑنے اور ایسے
کاموں میں چلنے سے جو اس کی دین میں ضرر رساں اور مخلوق کے
حق میں نقصان دہ ہوں پاک کرنیکا قصد کرے اور جس کا غسل اس
طرز پر ہوگا وہ مجسم مخلوق کی نیکی اور بہتری ہوگا اور تمام
بنی نوع انسان کیلئے اسکے اقوال و افعال میں ایک
خاص نفع محقق ہوگا۔ سو یہ غور کا مقام
ہے ؎
چوتھی شاخ وضو ہے سو یہ چھوٹی طہارت
ہے اور نماز فرض اور سنتوں وغیرہ عبادت

مَعَ اللّٰہِ تَعَالیٰ فِی اَوْقَاتِ الْعِبَادَۃِ لِکَسْبِ حَسَنَاتِہٖ بِالصَّلٰوۃِ الْمَفْرُوْضَۃِ وَالسُّنَنِ الْمَطْلُوْبَۃِ وَ حَیْثُ اَنَّ الصَّلٰوۃَ ھِیَ مُنَاجَاۃُ الْعَبْدِ مَعَ اللّٰہِ تَعَالیٰ فَلَا تُقْبَلُ اِلَّا وَالْعَبْدُ عَلیٰ وُضُوْءٍ لِیَصْلُحَ لِلْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَلْیَکُنْ ذٰلِکَ الْوُقُوْفُ فِیْ مَوْضِعٍ طَاھِرٍ وَبَدَنٍ طَاھِرٍ وَثَوْبٍ طَاھِرٍ وَحَقِیْقَۃُ ذٰلِکَ ھِیَ الطَّھَارَۃُ مِنَ الْاَحْدَاثِ وَالْاَوْسَاخِ ظَاھِرًا وَمِنَ الْمُخَالَفَاتِ بَاطِنًا وَھُنَالِکَ تَامَنُ کُلُّھُمْ بَوَائِقَہٗ وَتُؤَمِّلُ مَنَافِعَہٗ۔

وَالشُّعْبَۃُ الْخَامِسَۃُ الصَّلٰوۃُ وَھِیَ اَکْبَرُ شُعَبِ الْاِیْمَانِ بَعْدَ کَلِمَتَیِ الشَّھَادَۃِ وَمِنْھَا فَرَائِضُ وَمِنْھَا سُنَنٌ وَفَضَائِلُ اَمَّا الْفَرَائِضُ الَّتِیْ ھِیَ کَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فَتَرْکُھَا عَمْدًا وَجَحْدًا کُفْرٌ وَتَادِیَۃُ الصَّلٰوۃِ یَتِمُّ بِاِقَامَۃِ رُکُوْعِھَا وَسُجُوْدِھَا وَتِلَاوَتِھَا وَالْاِتْیَانِ بِاَرْکَانِھَا فِیْ اَوْقَاتِھَا الَّتِیْ فَرَضَھَا اللّٰہُ تَعَالیٰ وَرُوْحُ الصَّلٰوۃِ فَھْمُ مَعَانِیْھَا قَالَ تَعَالیٰ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ فَالْقِیَامُ اِلَی الصَّلٰوۃِ ھُوَ قِیَامُ الْقَلْبِ بِخَشْیَۃِ الْجَوَارِحِ وَخُضُوْعِ الْقَالِبِ کُلِّہٖ اِلیٰ مُحَاضَرَۃِ الْحَقِّ فَیَتَخَلَّی الْمُصَلِّیْ عَنْ جَمِیْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ بِالْفَقْرِ وَالْفَاقَۃِ اِلَی اللّٰہِ فَیُجَدِّدُ عَھْدَہٗ بِالصَّلٰوۃِ مَعَ اللّٰہِ خَمْسَ مَرَّاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ فَلَا یَغْفُلُ عَنِ اللّٰہِ تَعَالیٰ

کے وقتوں میں خداوند تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہونے کا دروازہ ہے چونکہ نماز بندہ کیطرف سے اللہ تعالیٰ کی جناب میں ایک مناجات اور سرگوشی ہے اس لیے ضروری ہے کہ بندہ وضو لیے ہوئے ہو تا کہ خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے کے قابل ہو اور اس کھڑے ہونے کے لیے جگہ پاک بدن پاک۔ لباس پاک ضروری ہے اس پاکیزگی اور طہارت کی حقیقت ظاہری میلوں سے اور اندرونی مخالفات سے پاک ہوتا ہے اور ایسی حالت میں انسان سے لوگ نفع کی امید کرتے ہیں اور اسکے ضرروں سے بےخوف ہوتے ہیں۔

پانچویں شاخ نماز ہے اور یہ دنماز بعد اول کے شہادتین کے ایمان کی تمام شاخوں سے بڑی شاخ ہے نماز کی قسم ہے فرائض سنن۔ فضائل دیعنے نوافل، لیکن فرائض جیسے پنجوقتہ نماز سو اس کا جان بوجھ کر از راہ انکار چھوڑنا کفر ہے اور بظاہر نماز ادا ہوجاتی ہے جب دقیام، رکوع، سجود۔ تلاوت قرآن مجید باقاعدہ پورے کرے اور ان ارکان کو ان اوقات میں ادا کرے جو خداوند تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں دلیکن، نماز کی روح اسکے معانی کا سمجھنا ہے جیسا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے بیشک نماز بےحیائی اور برے کاموں سے منع کردیتی ہے سو قیام کا معنے یہ ہے کہ دل بعہ خشیت جوارح اور تمام قالب کی فروتنی کے خدا کے حضور میں کھڑا ہو۔ اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ نمازی تمام موجودات سے فارغ البال ہو کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں احتیاج اور نیازمندی کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے

وهناك فلا ينقض عهدا أولا يجاوز حدا
ولا يؤذي من الخلق أحدا ولا يمد لغير
الله يدا أو يعتمد على الله ولا يلجأ إلا إلى
الله ولا يخشى إلا الله ويتوكل في كل أعماله
على الله ويصير بصحة هذا النظر كالغيث
أين وقع نفع على أن خضوعه وانحناء
ظهره وتعفير جبهته بالتراب هو لله
سبحانه وتعالى ومن هذا فيكون المصلي
في كل عمل يرجع إلى الله خاشعا خاضعا
متواضعا متى طولب بالحق خضع و
متى ذكر بالله خشع ـ

والشعبة السادسة الزكوة وهي
نوعان فريضة ونافلة فالفريضة
أربعة أقسام الأول زكوة العين كالذهب
والفضة وما اتخذ منها من الحلية إلا
ما كان منها للقنية الجائزة وما لا يجوز
اقتناؤه ففيه الزكوة إذا كان نصابا فما
فوقه وحال عليه الحول عند مالكه هذا
إذا كان ملكه صحيحا والثاني زكوة الماشية
والثالث زكوة الحرث والرابع زكوة الفطر
وأما النافلة فعامة في كل شيء من نوع
البر وفي معنى الزكوة حث على اقتناء
المال فجمعه من الحلال بالصناعة
والتجارة والعمل الطيب الصالح ليملك
النصاب ويجب عليه الزكوة فيفيضها

اور اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ نہ تو وہ کبھی عہد شکنی کرتا ہے نہ
حد سے تجاوز کرتا ہے نہ خلق اللہ میں سے کسی کو ستاتا ہے
نہ خدا تعالےٰ کے سوا کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے اللہ ہی
پر بھروسا کرتا ہے اُسکے سوا کسی کے آگے التجا نہیں کرتا او
اسکے بغیر کسی سے نہیں ڈرتا اور اپنے ہر کام میں اُسپر
توکل کرتا ہے اور اس فہم اور فکر کی بدولت ایسے بادل
کی طرح ہو جاتا ہے جو جہاں پڑتا ہے وہیں سود مند اور پر
منفعت ہوتا ہے اور اسکے ساتھ یہ بات بھی ہے کہ اسکی
فروتنی اور پشت دوتا کرنا اور خاک میں جبہہ فرسائی کرنا
سب کچھ محض اللہ سبحانہ و تعالےٰ کے لیے ہے اور اسی
لاحظہ کی برکت سے نمازی اپنے تمام اعمال میں متواضع

اور چھٹی شاخ زکوۃ ہے اس کی دو قسمیں ہیں
فرض اور نفل پھر زکوۃ فرض کی چار قسمیں ہیں اول
زکوۃ زر جیسے سونا چاندی اور جو زیورات اُن سے
بنائے جاتے ہیں سوائے اُن زیورات کے جو جائز استعمال
کے لیے بنائے جائیں اور جو ایسا نہیں ہے اس میں زکوۃ
ہے جب وہ مال حد نصاب کو پہنچ جائے یا اس سے زیادہ
ہو اور اسکے مالک کے پاس اُسپر ایک سال کامل گذر چکا
ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ ملک صحیح اور جائز ہو دوسری چوپایوں
کی زکوۃ تیسری کھیتی باڑی کی زکوۃ چوتھی زکوۃ فطر
اور نفلی زکوۃ عام ہے ہر نیکی کو شامل ہے۔ اور زکوۃ کے معنے
میں ایک بڑی زبردست تحریک ہے کہ انسان حلال مال
صناعت تجارت یا پاکیزہ نیک حرفوں کے ذریعہ کما کر نصاب
مقررہ کا مالک ہو اور اس پر زکوۃ واجب ہو تاکہ قوم
کے محتاجوں اور

عَلَى الْمُحْتَاجِيْنَ وَالْمُسْتَحِقِّيْنَ لَهَا مِنَ الْأُمَّةِ
وَتَدَبَّرْ فَإِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لِلْفُقَرَاءِ حُقُوْقًا فِيْ
أَمْوَالِ الْأَغْنِيَاءِ لَيْسَ لِأَصْحَابِ الْأَمْوَالِ فِيْهَا
شَيْءٌ وَلِذٰلِكَ وَقَعَ الْوَعِيْدُ الشَّدِيْدُ عَلٰى
مَنْعِهَا وَقَدْ قَرَنَهَا اللّٰهُ بِالصَّلٰوةِ فَحَيْثُ
جَاءَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ جَاءَتْ مَقْرُوْنَةً
مَعَ الصَّلٰوةِ فَمِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى (وَ
أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ) وَتَقْدِيْرُ
هٰذَا النَّظْمِ الْمُبَارَكِ أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ لِيْ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ لِلْفُقَرَاءِ وَأَهْلِ الْحَاجَةِ إِلَيْهَا
وَنَاهِيْكَ بِهٰذَا فَخْرًا فَقَدْ قَرَنَ اللّٰهُ حَقَّ
الْفُقَرَاءِ وَالْمُحْتَاجِيْنَ بِحَقِّهِ سُبْحَانَهُ وَإِذَا
تَدَبَّرَ اللَّبِيْبُ يَرٰى أَنَّ الْوُجُوْدَ كُلَّهُ يَتَعَبَّدُ
لِلّٰهِ بِالزَّكٰوةِ عَمَلًا بِشَرِيْعَةِ الْإِسْلَامِ هٰذِهِ
الْأَرْضُ الَّتِيْ هِيَ أَقْرَبُ الْأَشْيَاءِ إِلَيْنَا
تُعْطِيْ جَمِيْعَ زَكٰوتِهَا مِنْ مَنَافِعِهَا وَنَبَاتِهَا
وَلَا تَبْخَلُ عَلٰى مَنْ عَلٰى ظَهْرِهَا بِشَيْءٍ مِمَّا
عِنْدَهَا فِيْ فُصُوْلِ الْعَامِ وَكَذٰلِكَ النَّبَاتُ
وَالْأَشْجَارُ وَالْحَيَوَانُ وَالْبَحْرُ وَالسَّمٰوٰتُ وَ
الْأَفْلَاكُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ الْكُلُّ
لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا مِنْ مَنَافِعِ جَوْهَرِيَّتِهِ وَفَوَائِدِ
مَادِّيَّتِهِ مُتَعَاوِنٌ بَعْضُهُ مَعَ الْبَعْضِ يَعْطِفُ
بَعْضُهُ عَلَى الْبَعْضِ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ فَمَانِعُ
الزَّكٰوةِ مُخَالِفٌ لِجَمِيْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ بَلْ وَ
لِلْأَرْضِيْنَ وَالسَّمٰوٰتِ فَلِذٰلِكَ وَجَبَ

مستحقوں پر فیضان کرے غور کا مقام ہے کہ خداوندتم
نے مسکینوں کے حقوق دولتمندوں کے مالوں میں مقرر
فرمائے ہیں کسی دولتمند کا ان میں کچھ بھی حصہ نہیں اسی لیے
اسکے نہ دینے پر سخت تر وعید خداوند تعالیٰ کیطرف سے
وارد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسے نماز کے ساتھ ملا دیا ہے
اور قرآن شریف میں جابجا نماز کے ساتھ ذکر ہوئی
ہے جیسے خدا پاک فرماتا ہے نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا
کرو، اس کلام بابرکت کی اصل تقدیر یوں ہے کہ نماز تو
میرے لیے پڑھو اور زکوٰۃ فقیروں اور اہل حاجت کی
طرف ادا کرو سو یہ بہت ہی بڑا فخر ہے کہ خداوند تعالیٰ
نے فقیروں کے حقوق کو اپنے حق کے ساتھ مقرون
ذکر کیا ہے اگر ایک عقلمند انسان غور کی نظر سے دیکھے
تو اسے معلوم ہوگا کہ دنیا کی کل موجودات زکوٰۃ کے طریقہ
سے خدا کی عبادت کرکے شریعت اسلامیہ پر عمل کا ثبوت
دیتی ہیں زمین ہی کو دیکھو جو سب چیزوں کی نسبت ہم
سے زیادہ قریب ہے یہ اپنی منافع اور پیداوار سب
کے سب دے دیتی ہے اور جو کچھ سال بھر کے فصلوں میں
اسے حاصل آتا ہے دنیا کے لوگوں سے کسی چیز میں بخل روا
نہیں رکھتی اسی طرح نباتات درخت حیوان سمندر آسمان
آفتاب مہتاب ستارے سب کے سب اپنی ذاتی منافع
اور اصلی فوائد میں سے کسی چیز کو ذخیرہ کے طور اٹھا کر
نہیں رکھتے خدا تعالیٰ کی طاعت میں ایک دوسرے کے
مددگار اور معاونت فرما ہیں سو زکوٰۃ کا نہ دینے والا تمام
موجودات بلکہ ساتوں زمینوں اور تمام آسمانوں کا
مخالف ہے اسی لیے بحکم شریعت

شَرْعًا قِتَالُهُ وَقَهْرُهُ وَإِجْبَارُهُ عَلَىٰ إِيتَاءِ
الزَّكٰوةِ فَتَدَبَّرْ سِرَّ هٰذَا الْحُكْمِ وَحِكْمَتَهُ
يَظْهَرْ لَكَ شَيْءٌ مِّنْ جَلِيلِ مَعَانِي الشَّرِيعَةِ
الْمُحَمَّدِيَّةِ فَفِيهَا الْبَلَاغُ۔

وَالشُّعْبَةُ السَّابِعَةُ صَوْمُ رَمَضَانَ
وَالتَّعَبُّدُ بِهِ هُوَ إِمْسَاكُ الْجَسَدِ عَمَّا يُضَادُّ
الصَّوْمَ مِنْ أَوَّلِ الْفَجْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ وَ
الصَّوْمُ وَصْفٌ مِّنْ أَوْصَافِ الرُّبُوبِيَّةِ وَ
فِي الْحَدِيثِ الْقُدْسِيِّ (اَلصَّوْمُ لِي وَأَنَا
أَجْزِي بِهِ) فَقَدْ دَعَا الْبَارِئُ إِلَى الْاِتِّصَافِ
بِصِفَتِهِ مِنْ مَعْنَىٰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللّٰهِ) وَهُوَ مِنْ أَصْعَبِ
الْأَشْيَاءِ عَلَى النُّفُوسِ لِأَنَّهَا لَا تَقُومُ الْأَجْسَادُ
إِلَّا بِمَادَّةٍ بِخِلَافِ وُجُودِ الْبَارِئِ سُبْحَانَهُ فَإِنَّهُ
الْغَنِيُّ الْمُنَزَّهُ عَنِ الْأَعْرَاضِ وَالْمَوَادِّ وَالشَّهَوَاتِ
وَقَدْ فَرَضَ الْحَقُّ الصَّوْمَ كَسْرًا لِّلشَّهَوَاتِ
النُّفُوسِ وَقَطْعًا لِّأَسْبَابِ الْاِسْتِرْقَاقِ
لِلْأَشْيَاءِ فَلَا يَكُونُ الصَّائِمُ رِقًّا لِّشَيْءٍ وَّلَا
يَسْتَرِقُّ شَيْئًا يَرَى الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا لِلّٰهِ وَهُوَ
شَيْءٌ مِّنْهَا (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) وَ
إِذَا تَحَقَّقَ الصَّائِمُ بِالتَّخَلُّقِ بِأَخْلَاقِ اللّٰهِ
فَيَكُونُ رَحِيمًا زَكِيًّا بَارًّا مُحْسِنًا كَرِيمًا حَلِيمًا
مُعْطِيًا لِلّٰهِ مَانِعًا فِيمَا لَا يَرْضَى اللّٰهُ رَؤُفًا
بِخَلْقِ اللّٰهِ قَهَّارًا لِمَنْ عَادَى اللّٰهَ عَدُوًّا لَا
مُحْصِنًا بِأَوَامِرِ اللّٰهِ جَبَّارًا عَلَىٰ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ

اس سے لڑنا اور زکوٰۃ دینے پر مجبور و مقہور کرنا واجب
ہے سو اس حکم اور اس کی حکمت میں غور کرنے سے تجھ
پر شریعت محمدیہ کے بہت سے گرانمایہ معارف و معانی
جلوہ گر ہونگے اور جتنا مذکور ہوا اس میں بقدر ضرورت کفایہ
ساتویں شاخ ماہ رمضان کا روزہ ہے اور یہ عبادت
اول صبح صادق سے آفتاب کے ڈوبنے تک جسم کو ہر
ایسی چیز سے جو روزہ کے منافی اور مخالف ہے روک
رکھنے سے ادا ہوتی روزہ صفات ربوبیت میں سے
ایک صفت ہے حدیث قدسی میں ہے (روزہ میرے
لیے ہے اور میں خود اس کی جزا دونگا) خداوند تعالے نے
اپنی صفتوں سے متصف ہونے کی طرف دعوت کی ہے
جیسا کہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں (خدا کے اخلاق سے
متخلق ہوا اور روزہ سب (عبادت) کی نسبت نفس پر گراں
ہے کیونکہ اجسام کا قوام (غذائی) مادہ کے بغیر نہیں رہ سکتا بخلاف
ذات خدائی کے کیونکہ وہ کبھی طرح کی اعراض مادوں اور
خواہشات سے پاک اور بری ہے خداوند تعالے نے روزہ
کو اس لیے فرض کیا ہے تاکہ خواہشات نفسانی ٹوٹ جائیں
اور اشیا کی غلامی کے اسباب منقطع ہوجائیں سو روزہ دار نہ
کسی شے کا غلام ہوتا ہے نہ کسی کو غلام بناتا ہے وہ سب
چیزوں کو خدا کی ملک دیکھتا ہے اور خود بھی انہیں سے
ایک چیز ہے (ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے
والے ہیں) جب یقینی طور پر روزہ دار اخلاق خداوندی
کا خوگر ہوجاتا ہے تو رحم دل، پاکیزہ۔ خوش سلوک احسان
کرنیوالا جوانمرد۔ بردبار۔ خدا ہی کے نام پر دینے والا جہاں
خدا تعالی کی رضا نہیں وہاں نہ دینے والا خدا کی مخلوق پر

ضَارًّا لِمَنْ يُؤْذِيْ خَلْقَ اللّٰهِ نَافِعًا لِكُلِّ
ذَرَّةٍ كَوْنِيَّةٍ فِيْ مُلْكِ اللّٰهِ طَعَامُهُ مِنَ
الْحَلَالِ وَاِطْعَامُهُ الْغَيْرَ مِنَ الْحَلَالِ فَفِيْ
هٰذِهِ الدَّقَائِقِ مِنَ الْحَثِّ عَلٰى جَمْعِ الْمَالِ
مِنْ طُرُقِ الْحَلَالِ مَا لَا يَخْفٰى عَلٰى ذِيْ بَصِيْرَةٍ
وَفِيْ اِجَاعَةِ الْبُطُوْنِ وَاِظْمَاءِ الْاَكْبَادِ مَا
يُذَكِّرُ بِحَالِ اَهْلِ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَيُلْزِمُ
بِالرَّحْمَةِ لَهُمْ وَبَذْلِ الْبِرِّ لِكُلِّ فَرْدٍ مِّنْهُمْ مِنْ
اَيِّ جِنْسٍ كَانَ وَمِلَّةٍ وَفِي الصَّوْمِ مَعْنَى
الْاِنْحِيَازِ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَى الْبَارِئِ سُبْحَانَهُ
فَيَكُوْنُ الصَّائِمُ حَاضِرَ الْقَلْبِ مَعَ اللّٰهِ
لَا يَرْجُوْ غَيْرَهُ وَلَا يُؤَمِّلُ اِلَّا خَيْرَهُ ۔

وَالشُّعْبَةُ الثَّامِنَةُ الْحَجُّ وَفَرْضُهُ
مَرَّةً وَّاحِدَةً فِي الْعُمُرِ مَعَ وُجُوْدِ الْاِسْتِطَاعَةِ
وَهُوَ رُكْنٌ مِّنْ اَرْكَانِ الدِّيْنِ وَقَدْ شُبِّهَ
الْبَيْتُ بِالْمُؤْمِنِ فَمَثَلُ الْحَرَمِ الْمُحِيْطِ بِالْبَيْتِ
مَثَلُ الْجَسَدِ الْمُحِيْطِ بِالْقَلْبِ وَمَثَلُ تَحْرِيْمِ
الْحَرَمِ بِاَنْ لَّا يُقْطَعَ شَجَرُهُ وَلَا يُنَفَّرَ صَيْدُهُ
مَثَلُ تَحْرِيْمِ دَمِ الْمُؤْمِنِ وَعِرْضِهِ وَكُلِّ
شَيْءٍ مِّنْهُ لِاَجْلِ قَلْبِهِ الَّذِيْ هُوَ مَحَلُّ الْاِيْمَانِ
بِاللّٰهِ وَكَمَا اَنَّ الْحَرَمَ لَا يُؤْوِيْ صَاحِبَ
جَرِيْمَةٍ بَلْ تُقَامُ فِيْهِ حُدُوْدُ اللّٰهِ كَذٰلِكَ
لَا حُرْمَةَ لِمَنْ اَمَرَ الشَّرْعُ بِاَخْذِ الْحُقُوْقِ مِنْهُ
وَفِي الْحَجِّ مَعَانٍ شَرِيْفَةٌ مَعْنَوِيَّةُ الْمِنْهَاجِ
تُوَصِّلُ اِلَى اللّٰهِ وَمَعَانٍ تَرْجِعُ اِلٰى عِمَارَةِ الدُّنْيَا

خلق آزار کے حق میں ضرر رسان ملک خداوندی کے
ذرہ ذرہ کائنات کے حق میں فیض رسان حلال کھانا کھاتا
ہے اور حلال ہی سے لوگوں کو کھلاتا ہے اور ان باریکیوں
میں حلال مال کے جمع کرنے پر ایک غیر معمولی تحریک
ہے جو کسی عقلمند پر مخفی نہیں نیز گرسنگی و تشنہ لبی کی برداشت
میں فاقہ کش بھوکوں کی یاد دہانی ہے جس میں ان پر رحم
کرنے سے اور بلا امتیاز جنس و ملت ہر ایک پر خرچ کرنے
کا داعیہ ہے اور روزہ میں ہر چیز سے یکسو ہو کر خداوند
تعالی کیطرف سمٹنے کا معنے بھی پایا جاتا ہے تو روزہ دار
بارگاہ الٰہی میں حاضر القلب ہے اسکے غیر سے نا
امید محض اسی کی عنایت کا امید
وار ہے

آٹھویں شاخ حج ہے یہ عمر میں ایک دفعہ فرض
ہے جب کہ زاد راہ وغیرہ کی طاقت ہو۔ اور یہ ارکان دین
میں سے ایک رکن ہے خانہ کعبہ کی مثال مومن کیطرح
ہے سو حرم مکہ جو بیت اللہ کے ارد گرد محیط ہے انسانی
جسم کی مانند ہے جو دل کو گھیرے ہوئے ہے اور حرم مکہ کا
ادب کہ نہ وہاں کا کوئی درخت کاٹا جائے نہ وہاں کا
شکار بھڑکایا جائے (وغیرہ وغیرہ) اسکی ایسی مثال ہے
جیسے مومن کا خون آبرو (وغیرہ) ہر چیز کی حرمت
اسکے دل کی وجہ سے ہوتی ہے جو اللہ تعالی پر ایمان لانے
کا محل ہے اور جس طرح کہ حرم کعبہ کسی مجرم کو پناہ نہیں دیتا
بلکہ حرم کے اندر حدود اللہ قائم کیجاتی ہیں اسی طرح اس
شخص کو کوئی حرمت نہیں جس سے شریعت نے حقوق
لینے کا حکم دیدیا اور حج میں بہت عمدہ معانی ہیں جو

وَحِرَاسَتِهَا بِالطَّرِيقِ الشَّرْعِيِّ الْمَرْعِيِّ فَهِيَ
كَثِيرَةٌ مِنْهَا الْإِحْرَامُ وَهُوَ التَّجَرُّدُ إِلَى اللهِ
بِكِسْوَةٍ يَرْضَاهَا تُشْعِرُ بِالذُّلِّ وَالْإِنْكِسَارِ
لَهُ سُبْحَانَهُ وَالتَّلْبِيَةُ فَهِيَ إِجَابَةٌ لِلّٰهِ فَإِنَّهُ
دَعَا الْخَلْقَ إِلَيْهِ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ إِجَابَةً
لِدَعْوَتِهِ بِالتَّلْبِيَةِ وَإِعْلَانًا بِذٰلِكَ رَغْمًا
لِمَنْ لَمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللهِ وَفِي هٰذَا مِنَ التَّجَرُّدِ
بِالْقَلْبِ وَالْقَالِبِ لِنُصْرَةِ اللهِ وَامْتِثَالِ
أَوَامِرِهِ بَلَاغٌ وَمِنَ الْمَعَانِي الدَّالَّةِ عَلَى حِرَاسَةِ
الدُّنْيَا الْخُرُوجُ عَنِ الْوَطَنِ وَالْأَهْلِ لِإِنْفَاذِ
أَحْكَامِ الْأَوَامِرِ الْإِلٰهِيَّةِ وَمِنْهَا يُفْهَمُ
تَرْكُ الْكُلِّ لِإِقَامَةِ حُصُولِ الدِّينِ فَإِذَا عُورِضَ
الْمُؤْمِنُ فِي أَمْرِ الدِّينِ انْتَصَرَ لِدِينِهِ بِتَرْكِ
وَطَنِهِ وَأَهْلِهِ وَقَبُولِ كُلِّ مَشَقَّةٍ فَهَجَرَ
الْأَوْطَانَ وَهَاجَرَ الرَّحْمٰنَ وَكَوْنُ الْحَجِّ لَا
يُقْبَلُ إِلَّا بِالْإِسْتِطَاعَةِ فَيَكُونُ الْمَرْءُ كَامِلَ
الزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ وَالْمَتَاعِ وَيَكُونُ كُلُّ ذٰلِكَ
مِنَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ فَهٰذَا كُلُّهُ يَلْزَمُ بِاقْتِنَاءِ
الْحَلَالِ مِنَ الْمَالِ وَهَلْ يَكُونُ اقْتِنَاءُ
الْمَالِ مِنَ الْحَلَالِ بِالْبَطَالَةِ وَالتَّعَطُّلِ وَ
الْكَسَلِ وَالْجَهْلِ بِأَمْرِ الدُّنْيَا وَفِي الْخَبَرِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
الرَّجُلُ رَجُلَ الدُّنْيَا أَوْ رَجُلَ الْآخِرَةِ بَلِ
الرَّجُلُ رَجُلُهُمَا وَهَلْ يَنْفَعُ جَمْعُ الْمَالِ بِالْحِيلَةِ
وَخُبْثِ الْوَسِيلَةِ وَاقْتِنَاءُهُ كَحَاطِبِ لَيْلٍ

اور طریق شرعی کی رعایت کے ساتھ دنیا کی پاسبانی کی طرف سے
اور وہ بہت سی چیزیں ہیں انکے ایک احرام ہے وہ (کیا ہے ہر چیز کو چھوڑ
چھاڑ کر ایسا لباس پہنکر جسے حق سبحانہ پسند کرتا ہے اور
خدا تعالے کیلیے بندہ کی فروتنی و انکساری پر دال ہے "
حکیلطرف یکسو ہو جانا اور لبیک پکارنا یعنے خدا وند تعالے کے
بلانے کا جواب لبیک کے ساتھ دینا کیونکہ اللہ تعالے نے
خلق اللہ کو اپنی طرف بلایا تو انہوں نے اس کی دعوت کے
قبول کرنے کیلیے لبیک کے ساتھ اپنی آوازوں کو بلند
کیا اور جنہوں نے اللہ کی دعوت کو قبول نہیں کیا اُن کے
تنگ کرنے کیلیے کو زور سے لبیک کا اعلان کر دیا اور
دلی اور بدنی تجرد میں اللہ کے دین کی امداد اور اس کے
اوامر کی اطاعت کیلیے کفایت ہے اور (احرام میں) جو
معانی حراست و پاسبانی، دنیا پر دلالت کرتے ہیں منجملہ
انکے وطن و اہل سے اوامر آلہیہ کے احکام کی بجا آوری
کے لیے نکلنا ہے اور اس سے جمیعت دین کی پائیداری کے
لیے سب کا چھوڑ دینا مفہوم ہوتا ہے تو امر دین میں مومن
کا مقابلہ کیا جاتا ہے تو وہ وطن کو اہل کو چھوڑ کر مشقت
کو قبول کر کے دین کی امداد کرتا ہے وطنوں کو چھوڑ دیتا
ہے اور اللہ تعالے کیلیے ہجرت کرتا ہے تو زاد راہ اور استطاعت
کا شرط ہونا حج کیلیے شروع ہونا اس بات پر کافی محرک
ہے کہ انسان توشہ سواری وغیرہ اسباب ضروری خالص
حلال طریق سے بہم پہنچائے اور یہ ایک فضول بے کاری ہے
دنیاوی امور سے ناواقف انسان سے ناممکن اور غیر متوقع
ہے حدیث شریف میں نبی صلعم سے وارد ہے نہ محض دنیا یا محض
آخرت کا آدمی کچھ نہیں آدمی وہ ہے جو دونوں کا ہو بھلا

مَعَ اِرَادَتِ الْاَذِيَّةِ بِسَعْيِهٖ لِلْمَخْلُوقِيْنَ وَ
الْاِضْرَارِ بِنَفْعِ النَّاسِ مِنْ مُقْتَنِيْهِ لِاَجْلِ
نَفْعِهٖ وَمَا جَامِعُ الْمَالِ مِنْ غَيْرِ الْحَلَالِ اِلَّا
كَمَنْ يَّجْمَعُ الْعَقَارِبَ وَيَنْثُرُهَا عَلٰى جِلْدِهٖ
تَلْسَعُهٗ وَتُؤْذِيْهِ وَهُوَ يَكْتُمُ اَمْرَهٗ عَنِ النَّاسِ
حَتّٰى اِذَا تَكَاثَرَتْ عَلَيْهِ السُّمُوْمُ صَرَخَ وَ
نَدِمَ حَيْثُ لَا يَنْفَعُهٗ صُرَاخُهٗ وَنَدَامَةٌ وَ
فِي الْحَجِّ مَزِيَّةُ التَّعَرُّفِ لِلنَّاسِ
وَالتَّعَارُفِ مَعَهُمْ وَالْوُقُوْفِ عَلٰى
اَحْوَالِ الْاُمَمِ وَبَرَكَةُ النَّظَرِ وَالْاِسْتِدْلَالِ
بِالشُّؤُوْنِ الْعُمُوْمِيَّةِ وَالْمَظَاهِرِ الْكَوْنِيَّةِ
فَبِرُؤْيَةِ الْعُلَمَاءِ مِنَ النَّاسِ يَنْهَضُ لِاقْتِنَاءِ
الْعِلْمِ وَبِرُؤْيَةِ اَرْبَابِ الْمَالِ وَالتِّجَارَةِ وَالصِّنَاعَةِ
يَسْمُوْ عَزْمُهٗ لِمِثْلِ ذٰلِكَ وَبِرُؤْيَةِ الْاَتْقِيَاءِ
يَنْتَهِضُ لِخِدْمَةِ اللّٰهِ وَبِرُؤْيَةِ اَهْلِ الْاَدَبِ
وَالنَّفْعِ لِلنَّوْعِ الْاِنْسَانِيِّ تَتَشَوَّقُ هِمَّتُهٗ
لِتِلْكَ الْمَزَايَا الْعَالِيَةِ وَبِرُؤْيَةِ اَرْبَابِ الْقُوَّةِ
وَالْمُكْنَةِ تَعْلُوْ اَفْكَارُهٗ لِمُشَارَكَتِهِمْ فِيْ وَصْفِهِمْ
وَبِرُؤْيَةِ اَرْبَابِ الْفَاقَةِ وَالذُّلِّ تَتَسَلّٰى
عَزِيْمَتُهٗ لِدَفْعِ الْفَاقَةِ وَالذُّلِّ لَهٗ عَنْهُ وَ
عَنْ اِخْوَانِهٖ وَفِيْهِ ذِكْرُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَ
الْقُدُوْمِ عَلَى اللّٰهِ فَيَكُوْنُ مُتَنَبِّهًا لِدُنْيَاهُ
وَلِاٰخِرَتِهٖ وَلِذٰلِكَ قَالَ شَيْخُ الرِّجَالِ
سُلْطَانُ الْاَوْلِيَاءِ الْاَبْطَالِ مَوْلَانَا السَّيِّدُ
اَحْمَدُ الرِّفَاعِيُّ الْكَبِيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ایذا رسانی ہو اور اپنے فائدہ کے لیے جمع کرنے والے سے
خلق اللہ کے منافع کو ضرر پہنچے اور روپیہ ناجائز طور سے
مال جمع کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بہت
سے بچھوؤں کو اٹھا کر اپنے بدن پر چھوڑ دے وہ تو اسے
کاٹتے اور ستاتے ہیں اور وہ لوگوں سے اس بات کو مخفی رکھتا
ہے یہاں تک کہ جب زہر زیادہ ہو جاتی ہے تو چلاتا اور
پشیمان ہوتا ہے جہاں چلانا اور پشیمانی اُسے کچھ بھی مفید
نہیں اور حج میں ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ مختلف لوگوں
سے شناسائی اور تعارف کا موقع ملتا ہے اور مختلف قوموں
کے حالات سے واقف ہونے کا اتفاق ہوتا ہے عام
حالات اور دنیا کے عجائبات سے نظر و استدلال کی برکت
حاصل ہوتی ہے سو علماء کے زیارت سے تحصیل علم کی رغبت
اٹھتی ہے دولتمندوں سوداگروں۔ کاریگروں کو دیکھ کر
ایسے کاموں کے لیے ہمت بلند ہوتی ہے پرہیزگاروں کے
دیدار سے خداوند تعالیٰ کی خدمت اور عبادت پر تحریک
ہوتی ہے اہل ادب و رفاہی لوگوں سے ملاقات کر کے اُن
اعلیٰ مدارج کی طرف ہمت جھانکنے لگتی ہے ارباب قوت
و مقدرت کے دیکھنے سے انکے اوصاف میں اُنکے ہم پلہ ہونے
کیطرف فکر بلند ہوتی ہے فاقہ مست اور خاکساروں
کیطرف نگاہ کرنے سے اُس کی عزیمت اپنے اور ابنائے جنس
سے ذلت و مسکنت ہٹانے کی کیطرف قدم بڑھاتی ہے
اور حج میں حشر و نشر اور خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش ہونے
کی یاد دہانی ہے جس سے انسان اپنی دنیا اور آخرت کے
لیے متنبہ اور خبردار ہو سکتا ہے ایسے فرمایا جوانمردوں
کے پیشوا اور اولیا کرام کے بادشاہ مولانا سید احمد رفاعی

مَنْ حَجَّ وَلَمْ تَظْهَرْ عَلَيْهِ اٰثَارُ الْبَرَكَةِ فِيْ عَقْلِهٖ وَعِرْفَانِهٖ وَدُنْيَاهُ وَاٰخِرَتِهٖ فَكَاَنَّهٗ لَمْ يَحُجَّ بَلْ طَوَى الْقِيْعَانَ وَالْتَقٰى بِرُؤْيَةِ الْجُدْرَانِ وَزَمْزَمَةِ الرَّكْبَانِ وَذٰلِكَ حَجُّ مَنْ لَمْ يَكْشِفْ حُجُبَ الْمَظَاهِرِ وَيَقِفْ بِجَهْلِهٖ مَعَ الظَّوَاهِرِ فَقَصْدُهُ الْبَيْتُ وَقَصْدُ الْعَارِفِيْنَ رَبُّ الْبَيْتِ وَلِذٰلِكَ تَرَاهُمْ فِيْ كُلِّ حُكْمٍ مِّنَ الْاَحْكَامِ فِيْ حَضْرَةِ الْفَهْمِ يَسْتَكْشِفُوْنَ حِكْمَتَهُ الَّتِيْ طَوَاهَا فِيْهِ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ (انتهٰى كَلَامُهُ الشَّرِيْفُ)

فَتَدَبَّرْ اَيُّهَا اللَّبِيْبُ اَسْرَارَ الْحَجِّ وَافْهَمْ مَا هَزَّكَ اِلَيْهِ دِيْنُكَ وَاعْلَمْ اَنَّكَ لَا تَقْدِرُ عَلٰى اِيْفَاءِ فُرُوْضِكَ اِلَّا بِقُوَّةٍ وَازِعَةٍ تُمْنَعُ عَنْكَ اَعْدَاءَ اللّٰهِ وَاَعْدَاءَكَ وَتَحْرُسُ نَفْسَكَ وَمَالَكَ وَتُؤَمِّنُ لَكَ الطَّرِيْقَ وَتُنَشِّطُ لَكَ الرَّفِيْقَ وَكُلُّ هٰذَا لَا يَتِمُّ اِلَّا بِوُقُوْفِ الْهَيْئَةِ الْجَمْعِيَّةِ تَحْتَ الرَّايَةِ الْحَاكِمَةِ بِحِفْظِ حُقُوْقِ الشَّرْعِ وَكَشْفِ اَسْرَارِ الْاَحْكَامِ بِعَزِيْمَةِ الْحِكْمَةِ وَتَاْيِيْدِ قَانُوْنِ الْاَمْرِ الْاِلٰهِيِّ بِكُلِّ مَا تَقْتَضِيْهِ الْحَالُ مِنْ قُوَّةٍ وَّخَيْلٍ وَّرِجَالٍ وَهِمَمِ الرِّجَالِ تَقْلَعُ الْجِبَالَ ـ

وَالشُّعْبَةُ التَّاسِعَةُ الْجِهَادُ وَ

جس نے حج کیا اور اُس کی عقل اور معرفت دنیا و آخرت میں برکت کے آثار نمایاں نہوے تو اسنے گویا حج کیا ہی نہیں بلکہ اُسنے صرف بیابان نوردی کی اور دیواروں اور شتر سواروں کے قافلے دیکھنے پر کفایت کی یہ اس شخص کا حج ہے جس نے ظاہر کے حجابات کو نہیں اُٹھایا اور جہالت کے سبب ظواہر کے ساتھ ٹھہر ا رہا اُس کا مقصود خانۂ کعبہ ہے اور عارفوں کا مقصود خانۂ کعبہ کا رب ہے اسی لیے تو اہل عرفان کو دیکھتا ہے کہ دسلطان، فہم کے دربار میں احکام خداوندی میں سے ہر حکم کی حکمت کو کھول دیتے ہیں جو خدائے حکیم علیم نے اسکی تہ میں مطوی کر رکھی ہے اور نہیں القا کیا جاتا اُن حکمتوں کا مگر انہیں لوگوں کو جو صابر ہیں اور نہیں عطا کی جاتیں یہ نعمتیں مگر اُسی شخص کو جو بڑا خوش نصیب ہے یہاں تک سید رفاعی کی بزرگ

سوا اے عقلمند حج کے اسرار میں غور کر اور جس چیز کی طرف تجھے تیرا دین ابھارتا ہے اسکو دریافت کر اور بخوبی سمجھ لے کہ تو اپنے فرائض کے ادا کرنے پر قادر نہیں مگر قوت منتظمہ کے ساتھ جو تجھ سے دشمنان خدا اور تیرے اپنے دشمنوں کو ہٹا رکھے اور تیرے جان و مال کی حفاظت کرے اور تیرے لیے راستے پر امن بنا دے اور تیرے لیے بانشاط ہمراہی بہم پہنچا دے اور ان سب امور کا پورا ہونا اس پر موقوف ہے کہ تمام رعیت ہیئت اجتماعی کے ساتھ ایک ایسی حکومت کے جھنڈے کے تحت میں کھڑی ہو جائے جو حقوق شرع کی محافظت اور حکمت و دانائی کے جد و جہد کے ساتھ احکام آلہی کے اسرار کے اظہار اور مطابق مقتضائے حال طاقت گھوڑوں سپاہ وغیرہ سامان جنگ سے)

نویں شاخ جہاد ہے اور اُس امر

٥٧ [illegible] [illegible] اصطلاحی الفاظ ہیں ١٢

الْإِجْمَاعُ مُنْعَقِدٌ عَلَى أَنَّهُ فَرْضٌ إِلَّا أَنَّهُمْ
قَالُوا فَرْضُ كِفَايَةٍ يَحْمِلُهُ الْبَعْضُ عَنِ الْبَعْضِ
وَهٰذَا الْأَصْلُ لَا يُخْرِجُهُ عَنْ كَوْنِهِ مُتَعَلِّقًا
عَلَى الْكُلِّ فَإِنَّ الْعَدُوَّ إِذَا غَشِيَ الْأَرْضَ
كُلَّهَا صَارَ الْجِهَادُ فَرْضًا مُعَيَّنًا عَلَى جَمِيعِ
أَهْلِ الْأَرْضِ وَمِنْ فُرُوضِهِ حُسْنُ النِّيَّةِ
فِيهِ فَيُجْعَلُ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا
وَأَنْ يَكُونَ فِي الْمُجَاهِدِ قُوَّةٌ عَلَى الْقِتَالِ
وَأَخْذِ السِّلَاحِ وَالثَّبَاتِ عِنْدَ اللِّقَاءِ
وَتَرْكِ الْغُلُولِ وَالْمُرَادُ مِنَ الْجِهَادِ مَا جَاءَ
فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ
الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ وَالْفِتْنَةُ إِيقَاعُ الشَّرِّ وَ
الْأَذِيَّةِ فِي النَّوْعِ الْأَدَمِيِّ وَسَلْبُ رَاحَةِ
الْمَخْلُوقِينَ وَمَدُّ الْأَيْدِي لِاسْتِلَابِ
أَمْوَالِهِمْ وَأَوْطَانِهِمْ وَهَدْمُ مَنَافِعِهِمْ
فَعَلٰى هٰذَا يُقَاتَلُ فَاعِلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَرْجِعَ
إِلَى الدِّينِ الْحَقِّ الَّذِي مَهَّدَ سُبُلَ النَّفْعِ
لِلنَّوْعِ الْأَدَمِيِّ مُطْلَقًا وَصَانَ الْحُقُوقَ وَ
عَصَمَ الدِّمَاءَ وَالْأَمْوَالَ وَأَقَامَ النَّاسَ
فِي مَقَامِ الْعَدْلِ عَلٰى صَعِيدٍ وَاحِدٍ أَوْ
يُعْطِي ذٰلِكَ الْجَرِيُّ الْجِزْيَةَ وَهُوَ صَاغِرٌ
لِيَتَقَوّٰى بِهَا حِزْبُ اللّٰهِ عَلٰى وِقَايَةِ حُقُوقِ
خَلْقِ اللّٰهِ وَذٰلِكَ الْجَرِيءُ الْمُضِرُّ لِخَلْقِ
اللّٰهِ يَضْعُفُ عَنْ إِيصَالِ الْأَذِيَّةِ لِأَحَدٍ
مِنَ الْمَخْلُوقِينَ وَهٰذَا فِي أَمْرِ الْجِهَادِ

پر اجماع منعقد ہوچکا ہے کہ جہاد فرض ہے مگر اتنی بات ہے
کہ علماء نے کہا فرض کفایہ ہے بعض اس کام کو کر کے دوسروں
سے اُس کی فرضیت اُٹھا دیتے ہیں تاہم یہ قاعدہ اسکو سب کے
ذمے لازم ہونے سے برطرف نہیں کرتا کیونکہ جب دشمن ساری
زمین کو ڈھانپ لے تو اُس وقت تمام اہل زمین پر جہاد
فرض عین ہوجاتا ہے اور جہاد کے فرائض میں سے ہے
نیک نیتی تو جہاد اسی لیے کیا جاوے کہ خدا کا بول بالا ہو
اور یہ بھی فرض ہے کہ جہاد کرنے والے میں لڑنے ہتھیار اُٹھانے
مڈبھیڑ کے وقت ثابت قدمی اور مال غنیمت میں خیانت سے
پرہیز کرنے کی طاقت ہو اور مراد جہاد سے وہ ہے جو کتاب اللہ
میں ہے دیکھئے تاکہ فتنہ مٹ جائے اور دین سارا کا سارا
خدا ہی کا ہو جائے فتنہ سے مراد ہے بنی نوع انسان میں
شر و ایذا کا پھیلانا مخلوق خدا کا آرام کھو دینا خلق اللہ کے
اموال و اوطان کے چھیننے اور انکے منافع کے مسمار کرنے
کی طرف دست درازی کرنا سو ایسے کاموں پر انکے کرنے
والے سے لڑائی کیجاتی ہے تاکہ وہ اس دین حق کیطرف "
جس نے عام بنی نوع انسان کے نفع کی راہیں صاف کی ہیں
حقوق کو نگہ رکھا ہے خونوں اور مالوں کی حفاظت کی
ہے اور تمام لوگوں کو ایک ہی زمین پر انصاف کے
مقام میں کھڑا کیا ہے" رجوع کرے یا وہ گستاخ ذلیل
ہوکر جزیہ دے جس سے خدائی گروہ کو
حقوق خلق اللہ کی حفاظت میں تقویت ہو اور وہ
شریر خلق آزار اتنا ضعیف ہوجائے کہ کسی متنفس کو ایذا
دینے کے قابل نہ رہے سو جہاد کے مسئلہ میں یہ ہے
دین کا

نِظَامُ هٰذَا الدِّيْنِ وَانْظُرْ اَيُّهَا الْمُحِبُّ فَاِنَّكَ تَرٰى اَنَّ كِتَابَ اللّٰهِ اَمَرَنَا اَنْ نَسْتَعِدَّ كُلَّ الْاِسْتِعْدَادِ لِلْكَفَرَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَالْخَائِنِيْنَ وَالْمَارِقِيْنَ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ بِنَصِّ (وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ) وَالْاِسْتِطَاعَةُ غَايَةُ الْجُهْدِ وَالْقُوَّةُ عَلٰى قِسْمَيْنِ مَعْنَوِيٌّ وَّمَادِيٌّ فَالْمَعْنَوِيُّ اَنْ لَّا يَدْخُلَ بَوَاطِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الرُّعْبُ وَالْوَحْشَةُ فَقَدْ ضَعُفَتْ تِلْكَ الْقُوَّةُ يَجِدُ الْعَدُوُّ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ سَبِيْلًا وَّمَدْخَلًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (يُوْشِكُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمُ الْاُمَمُ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ عَلٰى قَصْعَتِهَا) قَالَ قَائِلٌ وَّمِنْ قِلَّةٍ نَّحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ كَثِيْرُوْنَ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ قُلُوْبِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ وَتَدَبَّرْ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ (وَيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا) فَلَوْلَا الْعُجْبُ لَمَا اُصِيْبُوْا وَحَيْثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَايَةِ النَّزَاهَةِ وَالْبَرَاءَةِ مِنَ الْعُجْبِ هُوَ وَمَنْ كَانَ حَوْلَهٗ فَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ وَنَصْرَهٗ عَلَيْهِ

انتظام ہے اے مہربان غور کرو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کتاب اللہ نے ہمیں کافروں منافقوں خیانتیوں اور باغیوں کی سرکوبی کے لیے جو ملک میں اصلاح کو چھوڑ کر فساد مچاتے ہیں پورے طور پر مستعدی کا حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا (اور طیار کرو اُن کی سرکوبی کے لیے جو کچھ تم سے ہو سکے طاقت (و سامان جنگ) اور گھوڑوں کے باندھنے سے) استطاعت کے معنے ہیں پہلے درجہ کی کوشش اور قوت کی دو قسمیں ہیں معنوی اور مادی معنوی یہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں رعب و وحشت داخل نہ ہونے پائے کیونکہ جس قدر یہ طاقت کمزور ہو گی اس قدر دشمن کو مسلمانوں کیطرف گھسنے کی راہ ملے گی جیسا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا (قریب ہے کہ تمہاری برخلاف قومیں ایک دوسرے کو بلائیں گی جیسے کھانے والے اپنے پیالہ کیطرف بلاتے ہیں) کسی نے عرض کی یا حضرت کیا یہ اُن ایام میں ہم لوگوں کی قلت کے سبب سے ہوگا آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم لوگ گنتی اور شمار کے اعتبار سے بہت سے ہو گے لیکن رو کی جھاگ کی طرح بے وقعت ہو گے اور خدا تعالے تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دیگا اور تمہارے دلوں میں سستی ڈال دیگا اسنے عرض کیا سستی سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے نفرت اور اے مہربان، یوم حنین کے بارے میں جو خدا تعالی کا فرمان ہے اس میں غور کرو اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر نازاں تھے سو وہ تمہیں کچھ کارآمد نہ ہوئی، اگر یہ ناز یا غرور نہ ہوتا تو انہیں کوئی مصیبت نہ پہنچائی جاتی اور چونکہ رسول اللہ صلعم عجب سے آپ اور آپکے ہمراہی لوگ بالکل بری اور بے لوث تھے

صلى الله عليه وسلم تهزم باذن الله اعداءه ونصره الله عليهم وفي يوم احد لما عصوا الرسول وجد العدو مدخلا عليهم بعصيانهم فما سلط على المسلمين العدو يوما الا بما يحدث منهم من المخالفات والعصيان وضعف العزيمة في القول والعمل انحطاطا عن مرتبة الاتباع الكامل والوقوف مع اسرار الشرع الشريف ولذلك قال صلى الله عليه وسلم (لن تضلوا ما ان تمسكتم بسنتي) والامر كذلك فانه صلى الله عليه وسلم لم يرض لنفسه الطاهرة من هذه الدنيا الدنية الا البلغة واكتفى بالله وبذل همته الشريفة لاعلاء كلمة الله ونجاة خلق الله وقام بنفع النوع الادمي ووطد الراحة لكل ذرة من ذرات العالم الكياني فمن ضل عن سنته السنية ضل وزل واحاطت به الاسقام والعلل

واما القسم المادي فهو ان يقابل العدو ويماثله فيما يكيده من سلاح وكراع ورجال ومال وعلم ورأي وسداد عزم وعزيمة ولا يقوم ذلك الا بالقوة العلمية النظرية والصناعية فان النظرية صحة الاراء المستندة للعلم الشرعي النير الذي جمع المعقولات كلها واوضح المناهج السياسية بصحيح الفراسة ودقائق

اور آنحضرت صلعم کے دشمنوں کو شکست دی اور آپ کو انپر فتحیاب کیا اور احد کے دن چونکہ مسلمانوں نے آنحضرت صلعم کی نافرمانی کی لہذا انکی نافرمانی کی نحوست سے دشمن انپر راہ پا گئے غرض خدا تعالے نے مسلمانوں پر کبھی دشمن کو مسلط نہیں کیا مگر انکی قولی و عملی مخالفتوں نافرمانی پست ہمتی کی وجہ سے جو اتباع کامل کے درجہ اور اسرار شرع شریف کے ساتھ واقفیت کے مرتبہ سے گرجانے کے سبب اُن سے صادر ہوتی رہیں اسی لیے رسول اللہ صلعم نے فرمایا (تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے جبتک میرے طریقے پر کاربند ہوگے) اور حقیقت میں بات ہے بھی اسیطرح کیونکہ آنحضرت صلعم نے اپنی ذات کے لیے اس فرومایہ دنیا سے سوائے قدر ضرورت کے کسی چیز کو پسند نہیں فرمایا اور اللہ ہی کے ساتھ اکتفا کیا (اللہ بس باقی ہوس) اور اپنی تمام ہمت شریف کو اسی امر کے لیے مبذول فرمادیا کہ اللہ کے کلمہ کا اعلا ہو اور خلق اللہ کو نجات ملے اور بنی نوع انسان کے نفع کے لیے کوشش کرنے کا حق ادا کیا اور عالم کون کے تمام ذرات میں سے ذرہ ذرہ کے لیے راحت کے سامان بہم پہنچا دیے

ولیکن (دوسری) قسم (یعنے) قوۃ مادی سو وہ یہ ہے کہ دشمن کا مقابلہ کرے ہر چیز کے ساتھ جو اُس کے داؤ کو ٹلا دے مثلاً ہتھیار گھوڑے فوج مال علم رائے اور قصد و عزم کی استواری بہم پہنچا کر اور اس کا قوام نہیں ہوسکتا مگر قوت علمیہ نظریہ اور قوت صناعیہ سے سو قوۃ نظریہ صحیح و درست ہونا آراء سیاسیہ سلطنت کا جن کا استناد علم شرعی پر نور سے ہو جس نے تمام معقولات کو اپنے اندر جمع کیا اور جس نے امور سیاسیہ کے طرق کو فراست صحیحہ اور عمدہ تدابیر لطیفہ

التَّدَابِيرِ الْجَيِّدَةِ وَمِنَ الصِّنَاعِيَّةِ الْحِرَاثَةُ وَالتِّجَارَةُ وَالْاِهْتِمَامُ بِكُلِّ صِنَاعَةٍ لَازِمَةٍ يَسْتَوِي فِيهَا مَا يَؤُلُ لِلْحَرْبِ وَالْقِتَالِ وَمَا يَؤُلُ لِلرَّفَاهِ فِي الْعَيْشِ وَلِلْحَالِ وَلِذٰلِكَ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ الشَّرِيفِ (اِنَّ اللّٰهَ يَكْرَهُ الْعَبْدَ الْبَطَّالَ) وَمَا فَرَّقَ اَهْلُ الْجَهْلِ بَيْنَ زُهْدِ الْمُسْلِمِينَ وَجَلِيلِ اَعْمَالِهِمْ وَلِذٰلِكَ لَزِمَ اَنْ نُبَيِّنَ زُهْدَ الْمُسْلِمِينَ مُجْمَلًا بِمَا فِيهِ الْكِفَايَةُ نَقُولُ الْمُسْلِمُ مَأْمُورٌ اَنْ يَعْمَلَ لِنَفْسِهِ عَمَلَ مَنْ يَرَى الْمَوْتَ مُحِيطًا بِهِ فِي كُلِّ طَرْفَةٍ وَاَنْ يَعْمَلَ لِلْاُمَّةِ عَمَلَ مَنْ يَجْزِمُ اَنَّهُ لَا يَمُوتُ هٰذَا الْبَابُ مَا اَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَضٰى عَلَيْهِ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ وَالْاٰلُ الطَّاهِرُونَ وَالْاَصْحَابُ الْمَرْضِيُّونَ الْعَارِفُونَ وَالصِّدِّيقُونَ فَاِذَا جَمَعَ الْمُسْلِمُ بَيْنَ هٰذَيْنِ السِّرَّيْنِ كَانَ مُسْلِمًا ذَا عَمَلٍ جَلِيلٍ وَزُهْدٍ كَامِلٍ وَاتِّبَاعٍ صَحِيحٍ وَاِلَّا فَلَا وَلَا يَنْصُرُ الشَّرْعَ الشَّرِيفَ جَهْلُ الْجَاهِلِ وَلَا عَذْلُ الْعَاذِلِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ـ

وَالشُّعْبَةُ الْعَاشِرَةُ الْهِجْرَةُ وَهِيَ وَالْجِهَادُ مُرْتَبِطَانِ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ لَا يُجَاهِدُ اِلَّا مَنْ هَجَرَهُ وَاِلَّا اِذَا اَحَبَّهُ وَلَمْ يَهْجُرْهُ فَلَمْ يُجَاهِدْهُ وَهِيَ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ وَاَهَمُّهَا الْفِتَنُ الدِّينِيَّةُ فَالْفِرَارُ بِالدِّينِ

کے ساتھ واضح کردیا اور منجملہ قوت صناعیہ کے ہے فن زراعت تجارت اور ہر ایک ضروری صناعت و حرفت کا اہتمام کرنا برابر ہے کہ اس صنعت و حرفت) کا مرجع رزم و قتال کیطرف ہو یا بزم و عیش کیطرف اسی لیے حدیث شریف میں وارد ہے (بیشک خداوند تعالے اور بیکار انسان کو پسند نہیں کرتا) اور چونکہ جہلا نے مسلمانوں کے زہد و دیگر اعمال جلیلہ میں فرق ڈالدیا کچھ کا کچھ بنا دیا، لہذا ہمیں مجبوراً بالاجمال بقدر کفایت مسلمانوں کے زہد کا بیان کرنا پڑا سو ہم کہتے ہیں کہ مسلمان کو حکم ہے کہ اپنی ذات کے لیے اس شخص کی طرح کام کرے جو ہر دم موت کو اپنے آس پاس دیکھ رہا ہے اور قوم کی خاطر اس شخص کی طرح کام کرے جو جانتا ہے کبھی اس کو مرنا ہی نہیں یہ تمام اس طرز عمل کا خلاصہ ہے جس کا رسول اللہ صلعم نے حکم فرمایا اور خلفاء راشدین آل پاک پسندیدہ اصحاب اور حق پرست، عارفوں (راستبازوں) صدیقوں نے موافقت کی تو جب مسلمان ان دونوں رازوں کو جمع کرلیتا ہے اسوقت صاحب عمل جلیل و زہد کامل صحیح الاتباع مسلمان ہوجاتا ہے ورنہ تو نہیں اور شرع شریف کی نصرت جاہل کی جہالت سے نہیں ہوتی اور نہ ملامت گر کی ملامت سے دکافی ہے ہمیں اللہ اور وہی عمدہ کارساز ہے ۔)

دسویں شاخ ہجرت ہے اور ہجرت و جہاد کا آپس میں ارتباط ہے کیونکہ انسان اس شخص سے جہاد کرتا ہے جسے اسنے ترک کردیا ورنہ جب تک اسے دوست رکھے اس سے قطع تعلق نہ کرے تب تک اس سے جہاد بھی نہیں ہوسکتا اور ہجرت کے معنے ہیں فتنوں سے بھاگنا

أشرف أقسام الهجرة كالفرار من بين ظهراني المشركين وذلك واجب على كل مسلم وبعده ترك كل موضع يخاف فيه الفتنة في الدين من ظهور بدعة سيئة أو ما يجر إلى كفر في أي بلد كان فالهجرة منه واجبة إلى أرض الله الواسعة قال تعالى (قالوا ألم تكن أرض الله واسعة فتهاجروا فيها) وعن النبي صلى الله عليه وسلم لا تنقطع الهجرة حتى تنقطع التوبة ولا تنقطع التوبة حتى تطلع الشمس من مغربها ولا يكون الرجل رجلا كاملا إلا إذا اقتدر على هجر الوطن والأهل بل وجميع المألوفات لله تعالى فقد قال شيخنا وملاذنا الإمام السيد أحمد الرفاعي الحسيني رضي الله عنه من كان حلس عادته لا يجيء منه شيء والرجل متى علت عزيمته وسمت همته إلى ترك الوطن والأهل في الله لا بد وأن يكون من أنصار الله الذين ينصرون الحق ويخذلون الباطل ويأبون الضيم۔

والشعبة الحادية عشرة الاستقامة وهي ترك ما خالف المنهج الأحمدي في الأقوال والأفعال والاستقامة باللسان والجوارح على طريقته صلى الله عليه وسلم قال تعالى (وأن لو استقاموا

ہجرت بزرگترین اقسام میں سے ہے مثلاً مشرکین کے اندر بود و باش کرنے سے بھاگنا اور یہ ہر مسلمان پر واجب ہے اور اسکے بعد ہر ایسے جگہ کا وطن چھوڑ دینا جہاں کسی دین کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو مثلاً وہاں ظاہر طور پر کوئی بدعت سیئہ رائج ہو یا کوئی ایسا عمل شائع و ذائع ہو جو کشاں کشاں کفر کی حد تک لیجاتا ہے خواہ کیسی ہی شہر میں کیوں نہ ہو وہاں سے خدا تعالے کی وسیع زمین کیطرف ہجرت واجب ہے خدا پاک نے فرمایا ہے (اُن فرشتوں نے کہا کیا خدا تعالی کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم لوگ اس میں ہجرت کر جاتے) نبی صلعم سے مروی ہے ہجرت منقطع نہیں ہوگی جب تک کہ توبہ کا دروازہ بند ہوا ور توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوگا جبتک کہ آفتاب مغرب کیطرف سے طلوع نہ کرے اور انسان مرد کامل نہیں ہوتا جبتک خدا تعالے کے لیے ترک وطن و اہل بلکہ تمام مالوفات کے چھوڑنے پر قادر نہ ہو اسلیے ہمارے شیخ ہماری جائے پناہ امام سید احمد رفاعی حسینی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جو شخص عادت کی جھول بن جائے اس سے کچھ نہیں ہو سکتا اور جب انسان اولوالعزم عالی ہمت بن جائے کہ وطن اور اہل کو اللہ کے لیے چھوڑ سکے تو ضرور ہے کہ وہ خدا وند تعالے کے ان مددگاروں

گیارہویں شاخ استقامت ہے یعنے جو کچھ قانون شریعت احمدی کے برخلاف ہے کیا اقوال کیا افعال سب کو ترک کرنا اور زبان اور دیگر اعضاء و جوارح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طریق و سنت پر مستقیم ہو جانا خدا تعالے نے فرمایا ہے (اور یہ کہ اگر وہ لوگ راہ راست

عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقًا) فَلَا
تَمِيلُ النَّفْسُ إِلَى الْأَغْرَاضِ الذَّمِيمَةِ
وَالْمَذَاهِبِ الْمُعْوَجَّةِ قَالَ تَعَالَى (إِنَّ
الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ
عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا
وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ)
قَالَ سَيِّدُنَا الْفَارُوقُ الْأَعْظَمُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَى عَنْهُ فِي مَعْنَى ثُمَّ اسْتَقَامُوا أَيْ لَمْ يَرُوغُوا
كَرَوَغَانِ الثَّعَالِبِ وَحَقِيقَةُ الْاِسْتِقَامَةِ
زَوَالُ الْاِعْوِجَاجِ وَفِيهَا فَرِيضَةٌ وَفَضِيلَةٌ
فَالْفَرِيضَةُ أَنْ لَّا يَدْخُلَ فِي مَذَاهِبِ
الْمُبْتَدِعِينَ وَالزَّائِغِينَ أَهْلِ الْإِلْحَادِ
الَّذِينَ يُدْخِلُونَ عَلَى الدِّينِ الْفَسَادَ فَهُمُ
الَّذِينَ عَنَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ وَإِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ
عَلَى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِينَ فِرْقَةً اثْنَتَانِ وَ
سَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ
فَسُئِلَ عَنْ تِلْكَ الْوَاحِدَةِ فَقَالَ الَّذِينَ
هُمْ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي وَالْفَضِيلَةُ
هِيَ تَقْوِيمُ الظَّوَاهِرِ وَتَهْذِيبُهَا بِآدَابِ
الشَّرْعِ حَتَّى كَأَنَّ الْمَرْءَ يَمْشِي عَلَى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيمٍ يَقُولُ فَصْلًا وَّيَحْكُمُ عَدْلًا وَّلَا
يَكُونُ فَظًّا غَلِيظًا وَّلَا مُشَادًّا الدِّينَ
فَمَا شَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا وَغَلَبَهُ وَ
الْاِفْتِرَاقُ الْمَذْكُورُ فِي الْحَدِيثِ الشَّرِيفِ

استقامت کرتے تو ہم انہیں بہت کثرت سے پانی پلاتے یعنے
بہت بارشیں برساتے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نفس کمینہ اغراض اور
ناراست مذہبوں کیجانب مائل نہیں ہوتا خدا پاک نے فرمایا ہے
(بیشک جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر
استقامت کی انپر فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم
کھاؤ اور خوشخبری پاؤ اُس بہشت کی جس کا تمہیں وعدہ دیا
جاتا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں (ثم
استقاموا) کی تفسیر میں کہ وہ لومڑی کی طرح ادھر اُدھر
نہیں جھانکتے استقامت کی اصل حقیقت یہ ہے کہ کجی اور
ٹیڑھا پن بالکل دُور ہو جاے اسکی دو قسمیں ہیں (ایک) فرض
(دوسری) فضیلت سو فرض تو یہ ہے کہ انسان بدعتیوں
اور کجرو ملحدوں کے مذاہب میں نہ داخل ہو جو دین میں
رخنہ ڈالتے ہیں اور انہیں لوگوں کو مراد رکھا رسول اللہ
صلعم نے اس حدیث میں (کہ یہ امت تہتر فرقوں پر پھوٹ
جائے گی جن میں بہتر فرقے دوزخ میں جاینگے اور
ایک فرقہ بہشت میں جائیگا آپ سے اس ایک فرقہ ناجیہ
کی نسبت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ وہ لوگ
ہیں جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر قائم ہیں اور
دوسری قسم فضیلت یہ ہے کہ اپنے ظاہر کو آداب شرع
کی (پابندی) سے ٹھیک اور مہذب کیا جائے یہانتک کہ
انسان (ایسا پابند ہو جائے) گویا ناک کی سیدھ پر جا رہا ہے
کہے تو صفائی کی بات فیصلہ کرے تو انصاف کے ساتھ
تند طبع درشت خو نہ ہو جائے دین میں سخت گیری کرنے
والا نہ ہو کیونکہ جو دین میں سخت گیری کرتا ہے دین اس پر
غالب آجاتا ہے اور یہ افتراق جو حدیث بالا میں مذکور ہے

الَّذِی ذَکَرْنَاہُ یَنْحَصِرُ فِی اَرْبَعِ طَوَائِفَ
الْقَدَرِیَّۃِ وَھُمْ اِفْتَرَقُوْا عَلٰی ثَمَانِیَ عَشَرَۃَ فِرْقَۃً
وَّالْمُعْتَزِلَۃِ وَھُمْ اِفْتَرَقُوْا اَیْضًا فِی اعْتِزَالِہِمْ
ثَمَانِیَ عَشَرَۃَ فِرْقَۃً وَّالرَّافِضَۃِ وَھُمْ اَیْضًا
اِفْتَرَقُوْا فِی تَشَیُّعِہِمْ عَلٰی ثَمَانِیَ عَشَرَۃَ فِرْقَۃً
وَّالْخَوَارِجِ وَھُمْ کَذٰلِکَ افْتَرَقُوْا عَلٰی ثَمَانِیَ
عَشَرَۃَ فِرْقَۃً وَّالثَّالِثَۃُ وَالسَّبْعُوْنَ الْفِرْقَۃُ
النَّاجِیَۃِ وَھُمْ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَ
الْوُقُوْفِ عَلَی الطَّرِیْقَۃِ الْمُثْلٰی وَالْمَرْتَبَۃِ
الْوُسْطٰی مِنْ دُوْنِ اِفْرَاطٍ وَّلَا تَفْرِیْطٍ
فَاَعْمَالُھُمْ وَاَقْوَالُھُمْ فِی مِیْزَانِ الْاِعْتِدَالِ
فَھُمُ الْعُقَلَاءُ النُّجَبَاءُ الْاَتْقِیَاءُ الْاَصْفِیَاءُ
بِہِمْ تَجْتَمِعُ الْکَلِمَۃُ وَتَصْلُحُ شُؤُوْنُ الْاُمَّۃِ
وَیَحْسُنُ بِہِمْ حَالُھَا فِی اَمْرَیِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا
فَمَنْ وَّفَّقَہُ اللّٰہُ وَاتَّبَعَ سَبِیْلَہُمْ وَکَانَ
مِنْھُمْ فَقَدْ فَازَ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ
یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

وَالشُّعْبَۃُ الثَّانِیَۃَ عَشَرَ الْجَمَاعَۃُ
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ
جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا) وَحَبْلُ اللّٰہِ الَّذِیْ اُمِرْنَا
بِالْاِعْتِصَامِ بِہٖ ھُوَ الْقُرْاٰنُ وَالْقُرْاٰنُ بَحْرٌ عَمِیْقٌ
لَا یُدْرَکُ سَاحِلُہٗ وَلَا تَنْقَضِیْ عَجَائِبُہٗ
وَالْمُفَسِّرُ لِدَقَائِقِہٖ وَالْمُبْرِزُ لِحَقَائِقِہٖ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ
تَعَالٰی (وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ

چار طائفہ میں منحصر ہے (۱) قدریہ آگے پھر کے
اٹھارہ فرقے بن گئے (۲) معتزلہ پھر یہ بھی اپنے اعتزال
میں اٹھارہ فریق ہوگئے (۳) رافضی انہیں سے بھی
مذہب تشیع میں اٹھارہ شاخیں پھوٹ نکلیں (۴) خارجی
یہ بھی بدستور سابق اٹھارہ فرقوں میں متفرق ہوگئے
تہتروان فرقہ ناجیہ کے اہل سنت والجماعت کا
گروہ ہے جو افضل طریقہ پر قائم ہیں اور افراط
تفریط کو چھوڑ کر درمیانہ مرتبہ پر ٹھہرے ہوئے
ہیں اور انکے افعال و اقوال اعتدال کے ترازو
میں تلے ہوئے ہیں سو وہ شریف پرہیزگار۔ دانا
برگزیدہ لوگ ہیں جن کی بدولت کلمہ اسلام وملت
کی جمعیت حالات قوم وامت کی صلاحیت ہوتی
ہے انہیں کی طفیل قوم کا حال امور دین و دنیا
کے لحاظ سے درست ہوتا ہے جسے خدا تعالٰے نے توفیق
دی اور انکی راہ چل پڑا اور انہیں کا ایک ہوگیا وہ کامیاب
ہوا بیشک فضل اللہ تعالٰے کے ہاتھ میں ہے جسے
چاہتا ہے دیتا ہے اللہ بڑی فضل کا مالک ہے۔

بارھویں شاخ جماعت ہے خدا پاک نے فرمایا
(سب کے سب ملکر خدا تعالٰی کی رسی کے ساتھ مضبوط
پنجہ مارو اور آپسمیں پھوٹ نہ ڈالو) اور خدا تعالٰے کی
رسی جسکے ساتھ پنجہ مارنے کا ہمیں حکم ہوا ہے وہ قرآن
کریم ہے اور قرآن کریم بحر عمیق و دریا ناپیدا کنار ہے
جسکے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے اور قرآن کی دقائق
کی تفسیر اور اسکے حقائق کا اظہار کرنیوالا خدا کا رسول
ہے صلعم چنانچہ خدا پاک نے فرمایا ہے اور جو کچھ تمہیں رسول

نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا) فَكُلُّ مَا جَآءَنَا عَنْهُ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِوَاسِطَةِ اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَهُوَ دِيْنُ اللّٰهِ
وَحُكْمُ الْقُرْاٰنِ وَلَهٗ فِيْهِ الْاَمْرُ وَعَلَيْنَا
الْاِمْتِثَالُ فَاِنَّ الْاٰلَ وَالْاَصْحَابَ خَزَائِنُ
عِلْمِهٖ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَمَنْ
زَاغَ عَنْ مِنْهَاجِهِمْ وَاَخَذَ بِالتَّفْرِقَةِ
فَهُوَ ضَالٌّ اِذْهُمُ الْجَمَاعَةُ الَّذِيْنَ اُلْزِمْنَا
اَنْ نَكُوْنَ مَعَهُمْ وَاخْتِلَافُ اَهْلِ السُّنَّةِ
بِالْمَذَاهِبِ وَالْفَتْوٰى لَيْسَ بِالْخِلَافِ بَلْ
هُوَ مِنَ الْاِتِّسَاعِ وَتَرْكِ التَّضْيِيْقِ وَالْحَرَجِ
فَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ (وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ
مِنْ حَرَجٍ) وَفِيْ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِخْتِلَافُ اُمَّتِيْ رَحْمَةٌ اِذِ
الْخِلَافُ خِلَافٌ فِي الطَّرِيْقِ وَخِلَافٌ فِي
الْمَقْصَدِ وَالْاِخْتِلَافُ اِخْتِلَافٌ فِي الطَّرِيْقِ
وَمُوَافَقَةٌ فِي الْمَقْصَدِ لَا بِمَعْنَى الْاِخْتِلَافِ
الَّذِيْ هُوَ الشَّتَاتُ وَالْفُرْقَةُ وَحَيْثُ
اتَّحَدَ الْقَصْدُ فَلَا عِبْرَةَ بِاخْتِلَافِ الطُّرُقِ
وَالْاٰلُ وَالْاَصْحَابُ اِمَامُهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَرْوَاحُنَا
لَهُ الْفِدَاءُ سَاقَهُمْ كُلَّهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَدَلَّهُمْ
عَلَى اللّٰهِ وَعَلَّمَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ
اَبْعَدَهُمْ عَنِ الشِّقَاقِ وَقَرَّبَهُمْ مِنَ الْوِفَاقِ
وَلَا زَالُوْا حَتّٰى صَارُوْا اِخْوَانًا بِاللّٰهِ مُتَقَابِلِيْنَ

باز رکھے اس سے باز رہو) سو جو کچھ رسول صلعم کیطرف
سے آل اور اصحاب کے ذریعہ ہمیں پہنچا ہے وہ خدا کا
دین اور قرآن کا حکم ہے اسکے بارہ میں حکم دینا اسکے
اختیار ہے اور ہمارا فرض ہے ماننا کیونکہ آپ کی آل
اور اصحاب صلعم آپ کے علم کے خزانے ہیں سو جو کوئی
انکی منہاج سے برطرف ہوا اور تفرقہ کیا وہ گمراہ ہے
کیونکہ جماعت جسکے ساتھ ہونا ہمپر لازم کیا گیا ہے
انہیں صاحبوں سے عبارت ہے اور اہلسنت والجماعت
کا مذاہب (تتبعی) اور فتوی کے لحاظ سے مختلف ہونا
ایسا خلاف نہیں بلکہ توسع فی الدین اور ترک حرج و تنگی
کے قبیل سے ہے قرآن شریف میں ہے (خدا تعالی
نے دین میں تم پر کوئی دشواری نہیں رکھی) حضرت صلعم
کی کلام میں ہے (میری امت کا اختلاف رحمت ہے)
خلاف تو یہ ہے کہ طریق اور مقصد دونوں مخالف
ہوا اور اختلاف یہ ہے کہ طریق میں اختلاف ہو اور مقصد
میں اتفاق (اور جس اختلاف امت کو آنحضرت صلعم نے
رحمت فرمایا یہ وہ اختلاف نہیں جس کا ثمرہ پھوٹ اور
تفرقہ ہے اور جہاں مقصد متحد ہو صرف اختلاف طرق کا کچھ
مضایقہ نہیں اور آل اور اصحاب کے امام تو رسول
خدا صلعم ہیں اور آنحضرت صلعم نے (آپ پر ہماری جانیں
(فدا ہوں) قربان ان سب کو اللہ تعالی کی طرف چلایا اور خدا
تعالی کا رستہ بتلایا اور ان کو کتاب اللہ اور حکمت
اور دانائی کی تعلیم دی اور تفرقے سے انہیں دور
ہٹایا اور اتفاق کے قریب پہنچایا اور ہمیشہ اتفاق سے
رہتے رہا یہانتک کہ بفضل تعالی آپس میں بھائی بھائی بنگئے

عَلٰى سُرُرِ الْاَمَانَةِ وَالصِّيَانَةِ قَائِمِيْنَ عَلَى الْحَقِّ
لَا يَقُوْلُوْنَ اِلَّا حَقًّا وَلَا يَحْكُمُوْنَ اِلَّا عَدْلًا
مُمْتَثِلِيْنَ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ
وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ)
وَحُكْمُ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْكَرِيْمَةِ تَنْبِيْهُ الْحَثِّ
عَلَى الْجَمَاعَةِ وَالْمُوَفِّقُ هُوَ اللّٰهُ ـ

وَالشُّعْبَةُ الثَّالِثَةَ عَشَرَ النَّصِيْحَةُ
وَهِيَ اِرَادَةُ الْخَيْرِ لِمَنْ تُبْذَلُ لَهُ قَالَ رَسُوْلُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ الدِّيْنُ
النَّصِيْحَةُ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالُوْا
لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِكِتَابِهٖ
وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ جَعَلَ النَّبِيُّ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ النَّصِيْحَةَ مُعْظَمَ
الدِّيْنِ كَمَا يُقَالُ الْحَجُّ عَرَفَةُ اَيْ مُعْظَمُ اَرْكَانِهٖ
وَمُلَخَّصُ مَا قَالَ شَيْخُنَا الْقُطْبُ الْكَبِيْرُ السَّيِّدُ
مُحَمَّدُ بَهَاءُ الدِّيْنِ مَهْدِيُّ اٰلِ خِزَامِ
الصَّيَّادِيُّ الرِّفَاعِيُّ الشَّهِيْرُ بِالرَّوَّاسِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ
فِيْ كِتَابِهِ الْمُسَمّٰى بِالْحِكَمِ الْمَهْدَوِيَّةِ النَّصِيْحَةُ
لِلّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يُذْكَرَ وَيُشْكَرَ وَلَا يُكْفَرَ وَاَنْ
يُعْبَدَ وَيُحْمَدَ وَلَا يُشْرَكَ بِهٖ شَيْءٌ وَاَنْ
يُطَاعَ وَلَا يُعْصٰى وَالنَّصِيْحَةُ لِكِتَابِ اللّٰهِ
تَعَالٰى اَنْ يُقَدَّسَ وَيُصَانَ وَيُؤْمِنَ الْمَرْءُ
كُلَّ الْاِيْمَانِ وَيَجْتَنِبَ مَا نُهِيَ عَنْهُ وَيَعْمَلَ
بِمَا اَمَرَ بِهٖ وَاَنْ يُنْصَرَ وَلَا يُخْذَلَ وَيُحْفَظَ

امانت اور حفاظت کے تختوں پر ایک دوسرے کے آمنے
سامنے اور حق پر استوار ہیں۔ سے بات نہیں نکالتے مگر سچی
کی فیصلہ نہیں کرتے مگر انصاف کا۔ فرمانبرداری کرتے ہوئے
اللہ کے اس قول کی (نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے
کی مدد کرو گناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو) اس آیت
کریمہ کا مضمون سوسائٹی قائم کرنے پر ترغیب دینے کا تنبیہ

تیرھویں (۱۳) شاخ نصیحت ہے اور اس کا معنے ہے
کہ جسکو نصیحت کی جائے اسکے حق میں نیکی کا ارادہ ہو
آنحضرت صلعم نے دین خیر خواہی ہے دین خیر خواہی ہے دین خیر
خواہی ہے تین مرتبہ آپ نے اس کلمہ کو فرمایا صحابہ نے
دریافت کیا یا حضرت کس کی خیر خواہی آپ نے جواب دیا
اللہ کی اسکے رسول کی اس کی کتاب کی اور مسلمان
بادشاہوں اور عام مسلمانوں کی تو رسول خدا صلعم نے
نصیحت کو دین کا جزو اعظم قرار دیا جیسے کہا جاتا ہے
حج تو عرفہ ہے یعنی رکن اعظم حج کا عرفہ ہے ہمارے شیخ
بڑے قطب سید محمد بہاؤالدین مہدی آل خزام
صیادی رفاعی معروف رواس نے کیے بیان کا خلاصہ
جو آپ نے اس حدیث شریف کے معنے میں اپنی کتاب
موسومہ حکم مہدویہ میں فرمایا ہے یہ ہے کہ خدا کے
حق میں خیر خواہی اور نیک ارادہ کا یہ مطلب ہے
کہ خدا کو یاد کیا جائے اس کی نعمتوں کا شکر کیا جائے
(اسکی) ناشکری نہ کی جائے اسکی عبادت کی جائے تعریف
کی جائے اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے اس
کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے اللہ کی کتاب
کی خیر خواہی یہ ہے کہ اسے مقدس مانا جائے اس کی

فَلَا يُهْمَلَ وَيُتْلَى بِاللِّسَانِ وَيُعْتَقَدَ
بِالْجَنَانِ وَالنَّصِيحَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يُّطَاعَ وَيُتَّبَعَ وَيُحَبَّ اَكْثَرَ مِنَ النَّفْسِ
وَالْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَاَنْ تُحْيٰى سُنَّتَهُ
وَلَا تُمَاتَ وَاَنْ يُّسْتَقَامَ عَلٰى طَرِيقَتِهٖ حَتَّى
الْمَمَاتِ وَاَنْ يُّنْصَرَ اَمْرُهٗ وَيُشَاعَ ذِكْرُهٗ وَ
اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
تَعْظِيْمًا لَّهٗ وَاِعْزَازًا لِّشَانِهٖ وَاَنْ يُّحَبَّ اٰلُهٗ
وَيُعَظَّمَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْصَارُهٗ وَاَتْبَاعُهٗ وَاَشْيَاعُهٗ
وَنُوَّابُهٗ فِيْ اَمْرِهٖ وَدِيْنِهٖ وَحَالِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ
وَالنَّصِيحَةُ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُّعَانُوْا
عَلٰى اِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَتَاْيِيْدِ سُنَّةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِعْزَازِ الدِّيْنِ
وَحِرَاسَةِ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَذْلِيْلِ الظّٰلِمِيْنَ
وَتَوْقِيْرِ الصّٰلِحِيْنَ وَهَدْمِ قَوَاعِدِ الْمُبْتَدِعِيْنَ
وَاِذْلَالِ الْغَاشِّيْنَ وَالْمُفْسِدِيْنَ وَمِنَ النَّصِيحَةِ
لِلْاَئِمَّةِ قَوْلُ كَلِمَةِ الْحَقِّ لَهُمْ بِلِسَانِ الشَّرْعِ
الشَّرِيْفِ لِيَكُوْنَ فِي الْحَقِيْقَةِ النَّاصِحُ النَّاطِقُ
هُوَ الْمُخْبِرُ الصَّادِقُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَلِكِ السَّلَامِ
اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ وَالنَّصِيحَةُ
لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ التَّعَاوُنُ مَعَهُمْ عَلَى الْبِرِّ
وَالتَّقْوٰى وَاِبْعَادُهُمْ عَنِ الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَصَفَاءُ النِّيَّةِ وَالْبِشْرُ لِكُلٍّ مِّنْهُمْ وَكَفُّ
الْاَذٰى عَنْهُمْ وَاِرَادَةُ الْخَيْرِ لَهُمْ بِشَاهِدِ
لَا يَكُوْنُ اَحَدُكُمْ مُؤْمِنًا حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ

اُسے چھوڑ نہ دیں زبان سے پڑھیں اور دل سے اُس کا
اعتقاد رکھیں رسول اللہ صلعم کے حق میں نصیحت یہ ہے
کہ آپکی اطاعت و پیروی کیجائے اپنی جان اہل مال اور
اولاد سے زیادہ آنحضرت صلعم کو دوست رکھا جاوے
آپکی سنت مطہرہ کو زندہ کیا جائے ملیا میٹ نہ کیا جائے
مرتے دم تک آپکی طریقہ پر استقامت کیجائے آپکے حکم کی مدد
کی جائے آپکا ذکر خیر دنیا میں پھیلایا جائے آپکی تعظیم اور
عزت مرتبت کی وجہ سے آپ پر درود پڑھا جائے آپکی
آل سے محبت رکھی جائے آپکے یاروں مددگاروں پیرو
کی اور جو لوگ آپکے امر دین و حال میں آپکے گروہ و جا
نشین ہیں اُنکی تعظیم و تکریم کیجائے اور مسلمانوں کے بادشاہوں
کی نصیحت یہ ہے کہ خدا کے کلمہ کا بول بالا کرنے میں رسول اللہ
صلعم کی سنت کی تایید میں دین کو عزت دینے میں مسلمانوں کے
شہروں کی حراست میں ظالموں کی تذلیل صالحین کی توقیر
بدعتیوں کی بنیاد کے مسمار کرنے میں دغابازوں بدکاروں
کے رسوا کرنے میں انکی امداد کیجائے اور بادشاہوں کی
نصیحت میں یہ بھی داخل ہے کہ شرع شریف کی زبان
سے انکو حق کا کلمہ کہدیا جائے تاکہ درحقیقت ناصح ناطق
وہ مخبر صادق ہوں صلعم عام مسلمانوں کے حق میں نصیحت
یہ ہے کہ نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں اُن کی
مدد کیجائے اور گناہ اور تعدی سے اُن کو روکا جائے
ان میں سے ہر ایک کیلیے نیت اور چہرہ صاف
ہو سب سے تکلیف دور کیجائے نیکی کا ارادہ رکھا
جائے جیسا کہ وارد ہے تم میں سے کوئی آدمی مومن
نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کیلیے وہ

مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ) وَلَیْسَ الدِّیْنُ اِلَّا مَکَارِمُ
الْاَخْلَاقِ وَ تَوْحِیْدُ الْخَلَّاقِ وَالْاِعْتِصَامُ
بِسُنَّةِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
(اِنْتَهٰی مُلَخَّصًا)۔

وَلَعَلَّ الْجَاهِلَ یَفْهَمُ مِنْ حَصْرِ
النَّصِیْحَةِ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ عَدَمَ النَّصِیْحَةِ
لِغَیْرِهِمْ فَیَقَعُ فِیْ وَهْدَةِ الْغَلَطِ السَّقِیْمِ فَاِنَّ
النَّصِیْحَةَ لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْهَا اَنْ یُّطَاعَ سُبْحَانَهٗ
فَلَا یُعْصٰی وَقَدْ عَرَّفَنَا رَسُوْلُهُ الْکَرِیْمُ سَیِّدُنَا
مُحَمَّدُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَنَّ الْخَلْقَ کُلَّهُمْ عِیَالُ اللّٰهِ وَاَحَبُّ الْخَلْقِ
اِلَی اللّٰهِ اَنْفَعُهُمْ لِعِیَالِهٖ فَهٰذَا الْحَدِیْثُ
الشَّرِیْفُ اَفْصَحَ عَنْ اِرَادَةِ النَّفْعِ لِلْمَخْلُوْقِیْنَ
جَمِیْعًا وَالنَّصِیْحَةُ مَعْنَاهَا اِرَادَةُ الْخَیْرِ وَ
النَّفْعِ لِمَنْ تُبْذَلُ لَهُ النَّصِیْحَةُ مِنَ النَّاصِحِ
یُؤَیِّدُ ذٰلِکَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی (یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا
رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ
خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا) وَهٰذَا اِلْزَامٌ بِرِعَایَةِ
الرَّحِمِ الْاِنْسَانِیِّ وَالتَّوَادُدِ وَالتَّحَابُبِ لِلنَّوْعِ
الْاٰدَمِیِّ وَاَشْرَفُ التَّوَادُدِ النَّصِیْحَةُ وَاِرَادَةُ
النَّفْعِ فِی الْاَمْرَیْنِ الدِّیْنِیِّ وَالدُّنْیَوِیِّ وَ
نِظَامُ الدِّیْنِ الْمُحَمَّدِیِّ اَبَّدَ اللّٰهُ اَحْکَامَهٗ
وَنَشَرَ فِیْ مُلْکِهٖ اَعْلَامَهٗ اٰمِیْنَ۔

وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةَ عَشَرَةَ وَالْخَامِسَةَ
عَشَرَةَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ

جیسے وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے، دین صرف ان تین چیزوں کا
نام ہے عمدہ اخلاق۔ خدائے پروردگار کی توحید۔ محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے طریقے پر چلنا انکی کلام کا خلاصہ ختم ہوا۔

شاید کوئی جاہل آدمی عام مسلمانوں کے حق میں
نصیحت کے حصر سے یہ سمجھ جاوے کہ انکے غیر کے لیے
نصیحت نہیں ہے اور اس وجہ سے غلطی کے گڑھے
میں پڑ جائے (اسکا جواب یہ ہے) کہ اللہ کی نصیحت
سے مراد یہ ہے کہ اسکی اطاعت کیجائے اور نافرمانی
نہ کیجائے اور ہمیں خدا تعالے کے بزرگ فرستادہ ہمارے
سردار محمد صلعم نے جو (خلق اللہ پر) نہایت شفیق اور بڑے
رحمدل ہیں یہ جتلایا ہے کہ تمام مخلوق خداوند تعالی کا
کنبہ ہے اور اللہ تعالے کے نزدیک تمام خلق اللہ میں سے
پسندیدہ تر وہ شخص ہے جو اس سبحانہٗ تعالے کے کنبے کے
حق میں زیادہ تر مفید ہو اس حدیث شریف سے تمام خلق
کے حق میں فیض رسانی کا مراد ہونا صاف ظاہر کردیا اور
نصیحت کا معنے یہ ہے کہ جس کو نصیحت کیجائے نصیحت کرنے
والا اسکے حق میں نیکی اور فیاضی کا ارادہ کرے اسکی
تائید کرتا ہے اللہ تعالے کا یہ فرمان (لوگو اللہ سے ڈرو
جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے
اس کا جوڑا بنایا) یہ فرمان (واجب الاذعان) رحم
انسان کی رعایت اور تمام نوع آدمی کے آپس میں
محبت رکھنے اور باہم دوستی کرنے کو لازم کر رہا ہے

چودھویں اور پندرھویں شاخ نیک کام کا
حکم کرنا اور برے کام سے روکنا ہے

فرضا شعبتان الواحدة منهما مرتبطة
بالاخرى لا تنفك عنها فالامر بالمعروف
يتضمن النهي عن المنكر وكذلك النهي
عن المنكر يتضمن الامر بالمعروف وصورة
الامر بالمعروف والنهي عن المنكر ان
ينظر المرء نفسه فيامرها بانواع البر و
التقوى والعمل بها وينهاها عن المنكر
باطنا وظاهرا ثم يتعدى الى عياله و
اهل داره فيامرهم بالمعروف وينهاهم
عن المنكر ثم الى جيرانه وهلم جرا
والمعروف النفع الشامل للامرين امر
الدنيا وامر الاخرة والمنكر الاذى الشامل
للامرين المذكورين ولذلك جاء في
الخبر اهل المعروف في الدنيا هم اهل
المعروف في الاخرة وكل من الشعبتين
فرض على كل مسلم فعلى المسلم ان راى
منكرا ان يغيره بيده فان لم يستطع
فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك
اضعف الايمان هكذا اعرفنا وعلمنا
نبينا الاعظم صلى الله عليه وسلم وقال
كثير من ائمة الدين رضي الله عنهم
تغيير المنكر باليد للامراء وباللسان
للعلماء وبالقلب للعامة ويجب على
كل قوم من افرادها الوقوف مع من
يامر بالمعروف وينهى عن المنكر فيكونون

سو ایسی دو شاخیں ہیں کہ ایک دوسری سے وابستہ
ہیں ایک دوسری سے جدا نہیں سو بھلائی کا حکم
کرنا برائی سے منع کرنے کو متضمن ہے اور اسی طرح برائی
سے منع کرنا بھلائی کے حکم کرنے پر مشتمل ہے اور امر معروف
اور نہی عن المنکر کا طریق یہ ہے کہ انسان اپنی ذات
میں غور کرکے اُسے طرح طرح کی نیکی پرہیزگاری اور
اپنے عمل کرنے کا حکم کرے اور اندرونی بیرونی برائیوں
سے منع کرے پھر اپنے کنبے اور گھر والوں کیطرف
بڑھے اور انہیں بھلائی کا حکم کرے اور برائی سے
روکے پھر اپنے پڑوسیوں کیطرف بڑھے اور علیٰ ہذا القیاس
اپنا اثر بڑھاتا جاوے معروف سے مراد منفعت
ہے جو دین اور دنیا دونوں امروں پر شامل ہے اور
منکر سے مراد ضرر ہے خواہ دینی ہو یا دنیوی اسی لیے
حدیث شریف میں آیا ہے جو دنیا میں بھلائی والے
ہیں وہ آخرت میں بھی بھلائی والے ہیں اور یہ دونوں
شاخیں امر معروف و نہی منکر ہر مسلمان پر فرض ہیں
تو مومن کا فرض ہے کہ اگر کوئی ناروا کام دیکھے تو حتی
المقدور اُسے اپنے ہاتھ سے روکے اگر اسکی طاقت
ہو تو زبان سے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے اور یہ
ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے یہ وہ تعلیم ہے جو ہمیں اپنے
عظیم الشان نبی صلعم نے دی ہے بہت سے ائمہ دین نے
فرمایا ہے کہ برائی کو ہاتھ سے روکنا امرا کا کام ہے
اور زبان سے علما کا اور دل سے عام لوگوں کا اور
ہر قوم میں سے ہر ہر فرد کا فرض ہے کہ امر معروف
اور نہی منکر کرنے والے کی ہمراہی کرے تاکہ سب ادم

اَلْکُلُّ اَخَوَانًا لَہٗ عَلٰی مَرْتَبَتَیِ الْاَمْرِ وَالنَّہْیِ الْمَذْکُوْرَیْنِ عَمَلًا بِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی (وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی) وَیَجِبُ عَلٰی مَنْ یَّاْمُرُ وَ یَنْہٰی اَنْ لَّا یَنْسٰی نَفْسَہٗ فَیَصِیْرُ ھَدَفًا لِسِہَامِ قَوْلِہٖ تَعَالٰی (اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ) وَالْھَمْزَۃُ مِنْ اَتَاْمُرُوْنَ ھِیَ لِلتَّوْبِیْخِ وَھُنَا سِرٌّ اٰخَرُ یَجِبُ عَلَی الْاُمَّۃِ نَصْرُ الْاٰمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ النَّاھِیْ عَنِ الْمُنْکَرِ مِنْ دُوْنِ تَجَسُّسٍ عَلَیْہِ فَیَقُوْلُ الْجَاھِلُ لَہٗ اَنْتَ کَذَا وَکَذَا فَلِمَ تَاْمُرُ بِکَذَا وَتَنْہٰی عَنْ کَذَا وَھٰذَا مِنْ وَسَاوِسِ الشَّیْطَانِ بَلْ عَلَیْہِ اَنْ یَّقِفَ مَعَ الْحَقِّ وَ یُعِیْنَ اَھْلَہٗ وَعَلَی الْاٰمِرِ اَنْ یَّتَحَقَّقَ بِمُوَافَقَۃِ الْحَقِّ وَبِالْمُبَاعَدَۃِ عَنْ ضِدِّہٖ وَکُلٌّ یُؤَدِّیْ مَا عَلَیْہِ وَبِالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّہْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ الْحَیٰوۃُ الطَّیِّبَۃُ لِلْاُمَّۃِ لِاَنَّہٗ لَا یَکْمُلُ نِظَامُ الرَّاحَۃِ لِلْعَامَّۃِ اِلَّا بِہَاتَیْنِ الشُّعْبَتَیْنِ فَہُمَا عِصَامُ لِمَصَالِحِ الْاُمَّۃِ بِہِمَا یَاْمَنُ الضَّعِیْفُ بَوَائِقَ الْقَوِیِّ وَیَسْلَمُ الْمَظْلُوْمُ مِنْ شَرِّ الظَّالِمِ وَبِہِمَا تَقِفُ النَّاسُ عِنْدَ الْحُدُوْدِ وَتُصَانُ الْمَقَادِیْرُ وَتُحْمَی الْحُرُوْمَاتُ وَکَوَامِیْسُ الْاُمَّۃِ وَتَعْلُوْا اَحْکَامُ الشَّرْعِ وَیَسْمُوْ مَنَارُ الدِّیْنِ وَیَکْبُرُ شَرَفُ الْاِمَامَۃِ الْکُبْرٰی وَیَجِلُّ مَجْدُ الْخِلَافَۃِ الْعُظْمٰی وَیَعِزُّ الْعُلَمَاءُ وَیُوَقَّرُ الْکُبَرَاءُ وَیَاْمَنُ الضُّعَفَاءُ۔

اور نہی مذکور کی خوبی میں مددگار او رخداوند تعالےٰ کے اس فرمان پر عمل کرنے والے ہوں (نیکی اور پرہیزگاری پر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو) اور امر معروف و نہی عن المنکر کرنے والے کا فرض ہے کہ اپنے نفس کو بھولکر اس آیت کے تیروں کا نشانہ بنجائے جو خدا تعالیٰ کا فرمان ہے (تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپکو بھولجاتے ہو) اتامرون میں ہمزہ توبیخ (اور ڈانٹنے) کے لیے ہے یہاں ایک اور راز ہے وہ یہ ہے کہ نیکی کا حکم کرنیوالے اور برائی سے روکنیوالے کی امداد قوم پر فرض ہے بدون اسکے کہ اس (واعظ) کے بارہ میں کسی قسم کا تجسس کریں اس صورت میں جاہل اسے کہیگا کہ تو ایسا اور ویسا ہے پھر کیوں یوں اور یاں حکم کرتا ہے اور فلان فلان باتوں سے منع کرتا ہے یہ شیطان کے پوشیدہ مکروں سے ہے بلکہ اسکا فرض ہے کہ حق کے ہمراہ کھڑا ہوجائے اور حق والوں کی مدد کرے اور امر کرنیوالے پر لازم ہے کہ حق کی موافقت کرے اور اس کی ضد سے دور رہ کر نمونہ بنجاوے اور ہر ایک عامی اور واعظ ۔۔۔ اپنا اپنا فرض ادا کرے اور امر معروف و نہی عن المنکر ہی قوم کے لیے پاکیزہ زندگانی ہے کیونکہ عوام کے آرام کا انتظام ان دونو شعبوں کے بغیر نہیں ہوسکتا یہ دونوں قوم کی مصلحتوں کا سررشتہ ہیں انہیں کی طفیل زیردست زبردست کے تعدی و دست درازی سے مامون ہوتا اور مظلوم ظالم کے شر سے بچتا ہے اور انہیں دونوں کی بدولت لوگ حدوں پر ٹھیرتے اور حفظ مراتب ہوتا ہے لوگوں کے ننگ و ناموس محفوظ رہتے ہیں شریعت کے احکام بلند دین کے شاہراہ کا نشان اونچا رہتا ہے امامت کبری (سلطنت) کی شوکت بڑھتی ہے خلافت عظمیٰ کی شان بزرگ ہوتی ہے علماء عزت پاتے ہیں بڑوں کی توقیر ہوتی ہے زیردست امن میں ہوتے ہیں

وَتَطِيبُ قُلُوبُ الْاَغْنِيَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَقَدْ
رَوٰى سَيِّدُنَا عَلِيُّ الْاِمَامُ الْكَرَّارُ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عَمِّهٖ سَيِّدِ الْمَخْلُوقِيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ (لَنْ تُقَدَّسَ
اُمَّةٌ لَا يُؤْخَذُ فِيْهَا لِلضَّعِيْفِ حَقُّهٗ مِنَ
الْقَوِيِّ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ) وَهٰذَا لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِالْاَمْرِ
بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ تَعَالٰى
(اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ) فَقَدْ اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَتَبَارَكَ مِمَّنْ يُمَكِّنُهُمْ فِي الْاَرْضِ وَيُوَلِّيْهِمْ
اَمْرَ الْخَلْقِ اِقَامَةَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءَ الزَّكٰوةِ
وَالْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
بِهٰذِهِ الْاَوْصَافِ الْحَمِيْدَةِ تَدُوْمُ
مُكْنَتُهُمْ وَتَعْظُمُ شَوْكَتُهُمْ وَتَنْمُوْ قُدْرَتُهُمْ
وَبِالْاِنْفِكَاكِ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ عَنْ هٰذِهِ
الْاَوْصَافِ ضِدُّ الْمُكْنَةِ كَالْوَهْنِ وَالْعَجْزِ
وَفِيْ هٰذَا بَلَاغٌ ـ

وَالشُّعْبَةُ السَّادِسَةَ عَشَرَةَ
الْعَدْلُ وَهُوَ ضِدُّ الظُّلْمِ وَمَعْنَاهُ
اِعْطَاءُ كُلِّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ وَاِيْضَاحُ ذٰلِكَ
الْحُكْمُ بِالْحَقِّ وَوَضْعُ الْحُقُوْقِ مَوَاضِعَهَا
اَيْ لَا يَبْخَسُ اَحَدًا مِّنْ حَقِّهٖ شَيْئًا وَ
لِلْعَدْلِ مَعْنًى لَفْظِيٌّ وَهُوَ الْوَسَطُ
بَيْنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فَالشَّهَادَةُ

دولتمندوں اور مسکینوں کے دل پاک ہوتے ہیں ہمارے
سردار علی امام کرار اپنے چچازاد بھائی سید مخلوق رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ
نے فرمایا کوئی امت پاک نہیں ہوتی جب تک اس میں
بے کھٹکے زبردست سے زیردست کا حق نہ لیا جاوے اور
یہ بغیر امر معروف اور نہی عن المنکر کے حاصل نہیں ہو سکتا
خدا پاک نے فرمایا وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم اُن کو زمین میں
قدرت دیں تو وہ نماز قائم کریں زکوۃ دیں بھلائی کا
حکم کریں بُرائی سے روکیں جنہیں خداوند تبارک و
تعالٰے دنیا میں مکنت دے اور خلقت کے امور کا والی بنائے
اُنسے وہ یہ چاہتا ہے کہ نمازیں قائم کریں زکوۃ دیں
نیکی کا حکم کریں برائی سے روکیں ان ہی پسندیدہ
صفات کی طفیل اُنکی مکنت ہمیشہ رہیگی اُنکی شان و شوکت
بڑھیگی قدرت زیادہ ہوگی اور ان صفات سے علیحدہ
ہونیسے خدانخواستہ سستی عاجزی وغیرہ صفات
مذموم ترقی پکڑیں گی داخلہ
یہ جو کہا گیا، اُس میں
کفایت ہے

سولھویں شاخ انصاف ہے یہ ضد ہے ظلم
کی اسکے معنے ہیں ہر حقدار کو حق دینا اور اس کی
توضیح یہ ہے کہ حق کے مطابق فیصلہ کرنا اور حقوق
کو اپنی اپنی جگہ پر رکھنا یعنے کسی کے حق میں کچھ بھی
کمی نہ کرے عدل کے ایک معنی تو لفظی ہیں یعنے
زیادتی اور نقصان کے درمیان درمیان رہنا سو شہادت
بھی عدالت

لَا تَكُونُ اِلَّا بِالْعَدَالَةِ وَهِيَ اَنْ لَّا يَمِيلَ بِهَا الشَّاهِدُ اِلٰى جَانِبٍ دُونَ اٰخَرَ وَضِدُّهَا الزُّورُ وَهُوَ الَّذِيْ يَمِيلُ بِهٖ صَاحِبُهٗ عَنِ الْوَسَطِ وَالْمِيْزَانُ الْعَدْلُ الَّذِيْ يَكُونُ لِسَانُهٗ فِيْ وَسَطِ الْقَبَّةِ وَقَدِ اسْتَعْبَدَ اللّٰهُ الْخَلْقَ بِذٰلِكَ اَيْ بِاَنْ يَّكُونُوْا قَائِمِيْنَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ مَخْلُوْقَاتِهٖ فِيْ شَهَادَتِهِمْ لِلّٰهِ وَلِلْخَلْقِ بِالْقِسْطِ فَيُعْطُوا اللّٰهَ حَقَّهٗ وَهُوَ مَعْنَى الرُّبُوْبِيَّةِ وَالْخَلْقَ حَقَّهُمْ وَهُوَ الْعُبُوْدِيَّةُ فَمَنْ اَضَافَ اِلَى الْمَخْلُوْقَاتِ شَيْئًا مِّنْ مَّعَانِي الرُّبُوْبِيَّةِ اَوْ اِلَى الرُّبُوْبِيَّةِ شَيْئًا مِّنْ مَّعَانِي الْعُبُوْدِيَّةِ فَقَدْ ظَلَمَ وَانْحَرَفَ عَنِ الْعَدَالَةِ اِلَى الظُّلْمِ (اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ) وَمَتٰى اَسْقَطَ الرَّجُلُ عَنْ نَّفْسِهٖ اِسْمَ الْعَدَالَةِ فَقَدْ سُمِّيَ بِاِسْمِ الظُّلْمِ لِاَنَّهٗ وَضْعُ الشَّيْءِ فِيْ غَيْرِ مَحَلِّهٖ وَمِنَ الْعَدْلِ اِعْطَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّهٗ وَهُوَ اَنْ يُّتَّبَعَ وَيُطَاعَ وَيُنْظَرَ بِعَيْنِ التَّوْقِيْرِ وَالْاِجْلَالِ وَالْاِعْظَامِ وَتَرَاهُ فِي الْمَرْتَبَةِ الَّتِيْ جَعَلَهُ اللّٰهُ فِيْهَا وَهَيْهَاتَ مِنْ اَيْنَ لَنَا ذٰلِكَ وَقَدْ قَرَنَ اللّٰهُ اسْمَهٗ مَعَ اسْمِهٖ وَقَالَ (وَلَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ)

کے بغیر نہیں ہو سکتی یعنے گواہ اس میں ایک جانب سے دوسری طرف نہ جھکے اس کی ضد زور (جھوٹی گواہی) ہے اور زور یہ ہے کہ اس کا صاحب میانہ روی سے جھک جاوے اور میزان عدل اس ترازو کو کہتے ہیں جس کا زبانہ ڈنڈی کے درمیان ہو اور خدا تعالے نے خلقت کو اس (عدل و انصاف) کا تعبدی حکم دیا ہے یعنے اللہ اور اسکی مخلوقات کے درمیان انصاف کے ساتھ کھڑے رہیں اللہ کے حق اور مخلوق کے حق میں انصاف کی گواہی دیں سو اللہ کو اسکا حق دیں یعنے ربوبیت اور مخلوق کو اسکا حق دیں یعنے بندگی تو جسنے مخلوقات کیطرف صفات ربوبیت میں سے کوئی صفت منسوب کی یا جناب ربوبیت کیطرف اوصاف عبودیت میں سے کوئی صفت منسوب کی تو واقعی اُسنے ظلم کیا انصاف سے ظلم کیطرف انحراف کیا (بیشک شرک بڑا ظلم ہے) جب کسینے اپنے آپ سے اسم عدالت (کا مصداق) کھو دیا وہ ظلم کے نام سے نامزد ہو گیا کیونکہ ظلم کا معنے ہے چیز کو اسکے غیر محل میں رکھنا اور منجملہ عدل کی ہے نبی صلعم کو انکا حق دینا اور وہ یہ ہے کہ آپکی پیروی اور اطاعت کیجاوے اور توقیر اور عزت اور تعظیم کی نگہ سے آپکی طرف نظر کیجاوے اور جو قدر و منزلت اللہ تعالے نے آپ کو عطا کی ہے اسی مرتبہ میں ہم آپکو دیکھیں او ہو کہاں ہم اور کہاں آپکا مرتبہ آپ کے علو مکان کی تو یہ شان ہے کہ اللہ تعالے نے آپکے نام نامی کو اپنے پاک نام کے قرین کیا ہے اور فرمایا ہے (تم لوگ نبی کی آواز پر اپنی آوازیں بلند نہ کرو اور نہ اس طرح کی اونچی بات اس سے کرو جیسا تم آپس میں

فَالَّذِي رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَهُ عِنْدَهُ حَتّٰى تُحْبَطُ اَعْمَالُ الْاِسْلَامِ مِنْ اَجْلِ رَفْعِ الصَّوْتِ عِنْدَهُ لَقَدْ جَلَّ قَدْرًا وَّعَظُمَ مُقَامًا وَّعَزَّ رُتْبَةً وَّمَنْزِلَةً وَمِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ رَفْعُ الْآرَاءِ عَلٰى سُنَّتِهٖ وَالتَّهَاوُنُ بِكَلَامِهٖ فَالْاَدَبُ مُلْزِمٌ بِلَحْظِ سُنَّتِهِ الْمُطَهَّرَةِ كَمَا يُلْحَظُ شَخْصُهُ الشَّرِيْفُ الْاَطْهَرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنَ الْعَدْلِ فِيْ حَقِّهٖ كَثْرَةُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ وَالْاِيْثَارُ لَهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ دُوْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْقِيَامُ بِنَصْرِ اَمْرِهٖ وَاِعْزَازِ شَاْنِ شَرِيْعَتِهٖ وَالْمَحَبَّةُ لِاٰلِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَلِاَصْحَابِهٖ وَخُدَّامِ شَرِيْعَتِهٖ وَلِلْمُتَمَسِّكِيْنَ بِسُنَّتِهِ الْمُتَاَدِّبِيْنَ بِاٰدَابِهٖ فِي الْاَقْوَالِ وَالْاَفْعَالِ الذَّابِّيْنَ عَمَّا جَاءَ بِهِ الْمُرْغِمِيْنَ لِاَهْلِ الزَّيْغِ وَالْاِلْحَادِ اُولِي الرَّاْيِ الْمُؤَدِّيْ اِلَى الْاِنْحِرَافِ وَالْفَسَادِ وَمِنَ الْعَدْلِ فِيْ حَقِّهِ الْحُكْمُ بِمَا جَاءَ بِهٖ فَقَدْ وَفَتْ شَرِيْعَتُهُ الطَّاهِرَةُ الْاٰدَمِيَّةَ حَقَّهَا وَلَمْ تَبْخَسْ شَيْئًا مِّنْ اَشْيَاءِ النَّاسِ بَلْ وَلَمْ تَهْضِمْ حَقَّ ذَرَّةٍ مِّنَ الذَّرَّاتِ وَقَدْ اَلْزَمَتِ الْمَرْءَ بِاَنْ يَّكُوْنَ مَعَ النَّاسِ كَاَسْنَانِ الْمُشْطِ لَا يَزْحَمُ مِنْهُمْ اَحَدٌ عَلَى الْاٰخَرِ فِي الْحُقُوْقِ فَكُلٌّ بِنَظَرِ الْوِقَايَةِ مَلْحُوْظٌ وَّكُلُّ حَقٍّ لَهٗ مَصُوْنٌ وَّمَحْفُوْظٌ لَا يُظْلَمُ وَلَا يُحْقَرُ وَلَا يُهَانُ بِحَقٍّ مَهْضُوْمٍ وَّكُلٌّ لَهٗ فِيْ قِسْطِ الشَّرْعِ الْاَطْهَرِ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ

سو جس انسان کا خداوند تعالےٰ نے اسقدر رتبہ بلند کیا ہے کہ اسلام کے سب عمل اُسکے سامنے آواز بلند کرنے کی وجہ سے زائل ہو جاتے ہیں تو واقعی اسکی قدر و منزلت اور اس کا رتبہ و مقام نہایت عزت و عظمت و جلالت کو پہنچا ہوا ہے اور یہ بھی رفع صوت کی قسم سے ہے کہ آراء رجال کو آپکی سنت مطہرہ پر بڑھا دیا جاوے اور آپ کے کلام پاک کی قدر نہ کیجاوے ادب کا لازمی تقاضا ہے کہ آپکی سنت کو بھی اس نگہ سے دیکھا جائے جس نگہ سے آپکا جسم مبارک دیکھا جاتا ہے آپ پر اللہ کی رحمتیں اور سلام ہوں اور منجملہ عدل کے آپکے حق میں یہ ہے کہ آپ پر کثرت سے سلام اور درود پڑھا جائے اور سوائے خدا تعالےٰ کے ہر چیز سے آپ کو مقدم کیا جاوے اور آپ کے حکم کی مدد میں کھڑا ہونا اور آپکی شریعت کی عزت کرنا اور آپ کے آل اولاد اصحاب اور خادمان شریعت سے محبت کرنا اور اُن لوگوں سے بالفت پیش آنا جو آپ کی سنت پر کاربند اور قول و فعل میں آپ کے آداب سے متادب ہوں جو چیز آپ اللہ کیطرف سے لائے ہیں اُس سے مخالفین کے حملوں کی مدافعت کریں کج رو ملحدوں کو خوار کرنے والے اور مفسدوں کو تباہ کرنے والے ہوں اور منجملہ عدل کے آپ کے حق میں یہ بھی ہے کہ جو کچھ آپ اللہ کیطرف سے، لائے ہیں اسکے مطابق فیصلہ کیا جائے کیونکہ آپکی شریعت پاک نے نوع انسان کو اسکے تمام حقوق پورے پورے دیدیے ہیں اور لوگوں کی مفید چیزوں میں سے کسی چیز میں کمی نہیں کی بلکہ ذات عالم میں سے کسی ذرہ کی حق تلفی نہیں کی اور آدمی پر یہ لازم

فمن وفّی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
حقہ علیٰ ھذا المنوال فی الاقوال و
الافعال فقد قام بالعدل الذی
ینجیہ غدا یوم القیمۃ ویصونہ من
موجبات الخزی والندامۃ ومن العدل
ایضا العدل بالنفس والاھل والولد
والجار والارحام والمسلمین وجمیع
الادمیین وذرات الوجود واصناف
الحادثات فی الکائنات یقف مع
کل ذرۃ مخلوقۃ بما یلیق لھا من حکم
الصنع وسر الوضع ومن العدل ان
یبصر بعین الانصاف ما علیہ کما
یبصر ما لہ فلا یکلف احدا ما لم یکن
یرضیہ ان یکلف بہ بل ولا ینظر الی
احد من صنوف المخلوقین نظرۃ لم
یرد ان ینظر بمثلھا من غیرہ وعکس
ذلک ظلم وما للظالمین من انصار و
من العدل التانی عند تلاطم الشبھات
فی الشئون ففی الخبر ادرأوا الحدود
بالشبھات وفی کلام الامام الرفاعی
رضی اللہ عنہ رب الشبھۃ یتطرق
الشبھۃ والخیر لا یبطن الا خیرا ومن
لم یدرأ الحد بالشبھۃ فمن دون ریب
یقیم الحد بالشبھۃ وحینئذ یکون
مخالفا للامر بالعدل للنبی العادل صلی اللہ

سو جس شخص نے اقوال افعال میں اس طریق پر آنحضرت
صلعم کا حق ادا کیا واقعی اس نے عدل کا داد دیا جو اسے
کل قیامت کے دن نجات دیگا اور خواری اور ندامت
کے بواعث سے اُسے محفوظ رکھیگا اور منجملہ اقسام عدل
کے یہ بھی ہے کہ اپنے نفس اہل اولاد پڑوسیوں قرابت
والوں مسلمانوں تمام انسانوں وجود کے سارے
ذرات اور جہان مینا کی کائنات کے تمام اقسام سے
عدل اور انصاف سے پیش آنا چاہئیے انسان پیداوار
کے ہر ذرہ کے ساتھ ٹھہر کر اُسکی حال کے مناسب جو کاریگری
کی حکمتیں اور قدرت کے راز اس میں لکھے ہوئے ہیں
انپر مطلع ہو اور منجملہ عدل کے یہ بھی ہے کہ انسان اپنے
عیوب کو انصاف کی نظر سے اسی طرح دیکھے جسطرح اپنی
خوبیوں کو دیکھتا ہے سو کسی کو ایسی تکلیف نہ دے جسے خود
برداشت کرنا پسند نہیں کرتا بلکہ اصناف مخلوق الٰہی
میں سے کسی کی طرف ایسی طرح کی نگہ بھی نہ کرے جو وہ
پسند نہیں کرتا کہ کوئی اُسکی طرف اُس قسم کی نگاہ سے
دیکھے اور عکس اُسکا ظلم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار
نہیں ہے اور منجملہ اقسام عدل کے ہے واقعات میں
شبہات کے موجزن ہونیکے وقت تأمل سے کام لینا
حدیث شریف میں ہے مشتبہات سے حدوں کو ٹالو
امام رفاعی کے کلام میں ہے جو خود مشتبہ ہو وہ شبہ کی
راہ پر چلتا ہے اور نیک آدمی کا گمان ہمیشہ نیک ہی
ہوتا ہے سو جو شخص حد کو شبہ سے نہ ٹالے ضرور وہ شبہ
کے ساتھ حد قائم کریگا تو اُسوقت وہ مخالف ہوگا اُس نبی
عادل کا جو عدل کے ساتھ حکم کرنے والے ہیں انپر اور انکی

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ (فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ) —

وَالشُّعْبَةُ السَّابِعَةَ عَشَرَةَ الْاَمَانَةُ وَهِيَ ضِدُّ الْخِيَانَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَى الْاِيْمَانَ عَمَّنْ لَمْ يَكُنْ بِاَمِيْنٍ فَقَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كُلُّ خَلَّةٍ يُطْبَعُ عَلَيْهَا الْمُؤْمِنُ اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكِذْبَ فَالْاَمَانَةُ قَدْرُهَا عَظِيْمٌ وَهِيَ مِنْ اَشْرَفِ الْاَخْلَاقِ الَّتِيْ يَتَّصِفُ بِهَا اَهْلُ الْهِمَمِ وَاَرْبَابُ الْمُرُوَّاتِ يُؤَدِّي الرَّجُلُ الْمُتَّصِفُ بِهَا الشَّيْءَ الَّذِيْ اُؤْتُمِنَ عَلَيْهِ وَاسْتُوْدِعَهٗ وَهِيَ عَلٰى ضُرُوْبٍ مِنْهَا اَمَانَةُ اللّٰهِ وَاَمَانَةُ الرَّسُوْلِ وَاَمَانَةُ الْخَلْقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمَانَاتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ) وَمَعْنَى الْاٰيَةِ الْكَرِيْمَةِ لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ فِيْمَا اَئْتَمَنَكُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ وَلَا تَخُوْنُوا الرَّسُوْلَ فِيْمَا اَئْتَمَنَكُمْ عَلَيْهِ مِنَ الدِّيْنِ وَبَلَّغَكُمْ اِيَّاهُ مِنَ الْاَحْكَامِ وَلَا تَخُوْنُوْا بَعْضَكُمْ فِيْمَا اُؤْتُمِنْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ كَلَامٍ اَوْ مَالٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَقَدْ اَمَرَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِعَدَمِ الْمُظَاهَرَةِ وَالْاِعَانَةِ لِلْخَائِنِيْنَ فَقَالَ سُبْحَانَهٗ

آل پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام ہو اور خدا تعالے نے فرما دیا ہے جو لوگ رسول کے امر کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ اُنپر کوئی آفت آوے یا انکو کوئی درد دینے والا عذاب پہنچے —

سترھویں شاخ امانت ہے یہ خیانت کی ضد ہے اور رسول اللہ صلعم نے ایمان کی نفی کی ہے اس شخص سے جو امانتدار نہیں فرمایا جس شخص میں (صفت) امانت نہیں وہ ایماندار نہیں اور فرمایا ہر عادت پر مومن کی سرشت ہو سکتی ہے مگر خیانت اور جھوٹ امانت کا بڑا درجہ ہے اور یہ اُن بزرگترین اخلاق میں سے ہے جن سے اہل ہمت اور صاحب مروت اشخاص متصف ہوتے ہیں جس شخص میں یہ صفت ہو وہ اُس چیز کو جس پر وہ امین بنایا جاوے اور اس کے پاس امانت رکھی جائے پوری پوری ادا کرتا ہے اور اُسکی کئی قسمیں ہیں (۱) اللہ کی امانت (۲) رسول کی امانت (۳) مخلوق کی امانت خدا پاک نے فرمایا ہے مسلمانو خدا اور رسول کی خیانت مت کرو اور اپنی امانتوں میں جان بوجھ کر خیانت نہ کیا کرو (اس آیت شریف کے معنے یہ ہیں کہ جن باتوں پر خدا تعالے نے تمہیں امین بنایا یعنے امر و نہی (وغیرہ) اُن میں اُسکی خیانت مت کرو اور نہ رسول کی خیانت کرو دین کے اُن احکام میں جنپر اُس نے تمہیں امین بنایا اور تمہارے پاس خدا تعالیٰ کیطرف سے پہنچائے اور نہ تم آپس میں ایک دوسرے کی خیانت کرو اس کلام یا مال وغیرہ میں جسپر تم امین بنائے گئے بیشک خدا تعالے اور رسول صلعم نے حکم دیا ہے کہ خیانتی لوگوں کی مدد اور اعانت نہ کرو چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالے نے فرمایا

وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا) وَقَدْ نَفَى
الشَّارِعُ الْأَمِيْنُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
الْإِيْمَانَ عَنِ الْخَائِنِ وَالْكَذَّابِ بِنَصِّ
الْحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ الَّذِيْ تَقَدَّمَ فَأَمَانَةُ
النَّاسِ مَعَ بَعْضِهِمْ هِيَ الْوَدَآئِعُ فِي الْأَمْوَالِ
وَالْأَهْلِيْنَ وَالْأَسْرَارِ وَمِنْهَا حِفْظُ
الْحُقُوْقِ وَالْمَقَادِيْرِ فِي الْغَيْبَةِ وَالْحُضُوْرِ
وَإِنَّ مِنْ صِفَةِ الْمُنَافِقِ إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ
فَمَنِ اتَّصَفَ بِالْأَمَانَةِ تَقِفُ عِنْدَ
حُدُوْدِ اللّٰهِ فَلَا يَنْقُضُ عَهْدًا وَّلَا يَهْدِمُ
لِلْأَمْرِ وَالنَّهْيِ رُكْنًا وَّيَصُوْنُ كُلَّ فَرْدٍ مِّنْ
أَفْرَادِ خَلْقِ اللّٰهِ إِعْظَامًا لِّجَلَالِ اللّٰهِ وَ
يَحْفَظُ حُقُوْقَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ دِيْنِهٖ وَشَرِيْعَتِهِ الْمُطَهَّرَةِ وَذُرِّيَّتِهٖ
وَأَصْحَابِهٖ وَخُلَفَآئِهِ الْكِرَامِ عَلٰى تَوَالِي
الْأَجْيَالِ وَالْأَيَّامِ وَيَصُوْنُ مَقَادِيْرَ أُمَّتِهِ
الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ وَعَلَى الْمَرْءِ أَنْ لَّا
يَخُوْنَ نَفْسَهٗ بِإِضَاعَةِ حُقُوْقِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَتٰى كَمُلَ لَهُ
الْإِتِّصَافُ بِالْأَمَانَةِ الشَّرْعِيَّةِ أَعْنِيْ
أَمِنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَوَائِقَهٗ كَانَ مُؤْمِنًا
أَمِيْنًا مُّتَحَلِّيًا بِأَشْرَفِ شُعْبَةٍ مِّنْ شُعَبِ
الْإِيْمَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَّجِيْءُ يَوْمَ الْعَرْضِ عَلَى
اللّٰهِ أَمِيْنًا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَالْمُوَفِّقُ اللّٰهُ۔

وَالشُّعْبَةُ الثَّامِنَةَ عَشَرَ الصِّدْقُ

(خیانتی لوگوں کیطرف سے جھگڑنے والا نہ بن اور شارع
امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیانتی اور جھوٹے کو بے
ایمان ٹھہرایا ہے جیسا کہ گذشتہ حدیث شریف سے
معلوم ہو چکا ہے آپس میں امانت یہی مالی خانگی و دیگر
اور رازوں میں ہیں اور غیبت اور حضور میں حقوق
و مراتب کا پاس رکھنا یہ بھی منجملہ امانت کے ہے نیا فق
کی صفت ہے جب اُسکے پاس کوئی امانت رکھی جائے
تو اسمیں خیانت کرے جس شخص میں امانت کی صفت ہو
وہ خدا کی حدوں پر ٹھہر جاتا ہے نہ عہد شکنی کرتا ہے
نہ ہی کسی امر یا نہی کے کسی رکن کو گراتا ہے اور خداوند
تعالیٰ کی جاہ و جلال کی عظمت کو مد نظر رکھ کر خلق اللہ
کے افراد میں سے ہر فرد کی حفاظت کرتا ہے اور رسول
اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حقوق آپ کے دین شریعت پاک
اولاد، اصحاب، خلفائے کرام کے متعلق ہر مجلس میں
ہمیشہ پورے طور پر نگہ رکھتا ہے اور امت میں سے ہر
چھوٹے بڑے کا مرتبہ ملحوظ رکھتا ہے اور یہ بھی انسان
کا فرض ہے کہ خدا اور رسول صلعم کے حقوق ضائع کر کے
اپنے نفس کی خیانت نہ کرے اور جب انسان امانت شرعیہ
سے متصف ہو جائے یعنے لوگ اُسکے آفات سے بے
خوف ہو جائیں تو وہ مومن امین یعنے ایمان کے بزرگتر
فروع سے مزین اور آراستہ ہوگا اور انشاء اللہ تم
قیامت کے دن خداوند تعالےٰ کے روبرو امین ہو کر
پیش ہوگا اور اللہ تعالےٰ ہی توفیق دینے
والا ہے۔

اٹھارھویں شاخ سچائی ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ (وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ)
وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا یَزَالُ
الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی
یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا (الحدیث) وَ
مِنْ حَدِیْثٍ اٰخَرَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کَذُوْبًا
قَالَ لَا وَالصِّدْقُ ھُوَ ضِدُّ الْکِذْبِ فَھُوَ
الْحَقُّ وَالْکِذْبُ ھُوَ الْبَاطِلُ فَالصَّادِقُ
فِیْ اَقْوَالِہٖ وَاَفْعَالِہٖ عَلٰی حَالٍ مَا اتَّصَفَ
بِہٖ قَلْبُہٗ وَقَدْ سَاَلَ الْخَلِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ
رَبَّہٗ تَعَالٰی فَقَالَ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ
فَالصَّادِقُ الْحَقِیْقِیُّ ھُوَ الَّذِیْ عَرِیَ مِنَ
النِّفَاقِ وَطَھُرَ مِنْہُ فَلَمْ یَبْقَ فِیْہِ مِنْہُ
شَیْءٌ لِاسْتِوَاءِ ظَاھِرِہٖ وَبَاطِنِہٖ وَالْمُنَافِقُ
عَکْسُہٗ لَمْ یَبْقَ فِیْہِ شَیْءٌ مِّنَ الْحَقِّ لِاخْتِلَافِ
ظَاھِرِہٖ وَبَاطِنِہٖ وَلْیَتَدَبَّرْ فَاِنَّ مِنْ شَرْطِ
النَّبِیِّ الصِّدْقُ وَالْعِصْمَۃُ مِنَ الْکِذْبِ
فَلَوْلَا صِدْقُ الْاَنْبِیَاءِ مَا ظَھَرَ لَھُمْ بُرْھَانُ
نُبُوَّۃٍ وَّلِذٰلِکَ عُدَّتْ اٰخِرُ دَرَجَاتِ
الصِّدِّیْقِیْنَ اَوَّلُ دَرَجَاتِ الْاَنْبِیَاءِ وَ
الْکَذَّابُ لَا یَکُوْنُ اَمِیْنًا وَّلَا صِدِّیْقًا فَاِنَّ
الْکِذْبَ دَوْرَتُہُ الْخِیَانَۃُ فَمَتٰی ارْتَفَعَ
الرَّجُلُ اِلٰی دَرَجَۃِ الْکِذْبِ سَقَطَ اِلَی الْخِیَانَۃِ
(لَطِیْفَۃٌ) اَلْکِذْبُ عَلَی الطِّفْلِ وَالزَّوْجَۃِ
فِیْمَا یَتَطَلَّبَانِہٖ مِنْ سَعَۃِ الْعَیْشِ الزَّائِدَۃِ

خدا تعالے نے فرمایا راست بازونکا ساتھ لو، حدیث
شریف میں آیا ہے انسان سچ بولتا سچ کی قصد کرتا ہے
یہانتک کہ اسکا نام خداوند تعالے کے ہاں صدیق
لکھا جاتا ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ سے
سوال کیا گیا کہ کیا مومن جھوٹا بھی ہوتا ہے فرمایا
نہیں اور سچائی جھوٹ کی ضد ہے کیونکہ سچائی حق ہے
اور جھوٹ باطل سو سچا آدمی اپنی باتوں اور کاموں
میں اسی حالت پر ہوتا ہے جسکے ساتھ اُس کا دل
موصوف ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے خداوند
تعالے سے سوال کیا تو کہا کہ خدایا مجھے راست گو
زبان دے۔ سو اصلی راست باز وہ شخص ہے جو
نفاق سے صاف اور پاک ہو اور اس میں نفاق کا
کوئی حصہ باقی نہ رہے اسلیے اُس کا ظاہر باطن یکساں
ہے اور منافق اسکے برعکس ہوتا ہے اسمیں حق کا نام
تک نہیں ہوتا کیونکہ اس کا ظاہر باطن یکساں نہیں سوچنے
کی بات ہے۔ کہ نبیؑ کی شرط ہے صداقت اور جھوٹ سے
معصوم ہونا تو اگر انبیا کی سچائی (مجرب) نہ ہوتی تو انکے
لیے کبھی نبوت کا برہان ظہور پذیر نہ ہوتا اس لیے
راست بازوں کا اخروی درجہ نبیوں کا پہلا درجہ
شمار کیا گیا ہے جھوٹا آدمی نہ ہی تو امین ہو سکتا ہے
نہ صدیق کیونکہ جھوٹ خیانت کی کھڑکی ہے جب
جھوٹ کیطرف انسان بڑھتا ہے توجھٹ خیانت کے
گڑھے میں گر جاتا ہے (لطیفہ یعنے عمدہ بات)
بچے بیوی سے جب وہ زیادہ خوش حال زندگی
کی طلب کریں جھوٹ کہدینا

وَعَلَى الظَّالِمِ لِلْاِسْتِخْلَاصِ مِنْ ظُلْمِهٖ وَعَلٰى رَبِّ الدَّيْنِ بِنِيَّةِ الْوَفَاۤءِ الْجَازِمَةِ وَاِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ لَمْ يَعُدَّهُ الْعُلَمَاۤءُ مِنَ الْكَذِبِ وَمَعَ ذٰلِكَ فَالصِّدْقُ فِيْ كُلِّ الشُّؤُنِ زَيْنٌ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا۔

وَالشُّعْبَةُ التَّاسِعَةَ عَشَرَ اَلْوَفَاۤءُ بِالْعُهُوْدِ وَالْمَوَاعِيْدِ وَالْوَفَاۤءُ بِالْعَهْدِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ اَلْاَوَّلُ فِيْ حَقِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحَقِّ نَبِيِّهٖ وَدِيْنِهٖ وَالثَّانِيْ فِيْ حَقِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالثَّالِثُ فِيْ حَقِّ غَيْرِهِمْ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ فَالْوَفَاۤءُ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَلْوُقُوْفُ عِنْدَ حُدُوْدِهٖ وَتَعْظِيْمُ شَعَاۤئِرِهٖ وَاِجْلَالُ دِيْنِهٖ وَاِعْظَامُ شَاْنِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّمَسُّكُ كُلَّ التَّمَسُّكِ بِسُنَّتِهٖ وَالتَّخَلُّقُ بِاَخْلَاقِهٖ وَالْاِنْتِصَارُ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ وَاللِّسَانِ لِاَحْكَامِ شَرِيْعَتِهٖ وَاِعْزَازُ وُلَاةِ اُمُوْرِ الْاُمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ اِعْلَاۤءً لِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَاِجْلَالًا لِشَاْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالْوَفَاۤءُ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَهُوَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا وَعَدَ اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ وَعْدًا اَوْ عَاهَدَ عَهْدًا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يُخْلِفَهٗ بِوَجْهٍ اِلَّا عَنْ عُذْرٍ صَحِيْحٍ حَاۤئِلٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْوَفَاۤءِ وَحِيْنَئِذٍ فَمِنَ الْوَفَاۤءِ بِالْعَهْدِ قَبُوْلُ الْعُذْرِ الْمَقْبُوْلِ وَمِنَ الْعَهْدِ اَنْ لَّا يَغْدِرَ الْمُؤْمِنُ بِمُؤْمِنٍ فَيَظْلِمَهٗ

ظالم سے اسکے ظلم سے نجات پانے کے لیے خلاف کہدینا قرضخواہ سے ادا کرنے کی پختہ نیت کے ساتھ کچھ جھوٹ کہدینا ایسا ہی دو انسانوں کے درمیان صلح کرنیکی غرض سے جھوٹ کہدینا یہ سب ایسے جھوٹ ہیں جنہیں علماء نے جھوٹ قرار نہیں دیا یا ایں ہمہ سب حالات میں

انیسویں شاخ وعدوں اور عہدوں کو وفا کرنا عہد کا پورا کرنیکی تین قسمیں ہیں پہلی خداوند تعالی کے حق میں اور اسکی دین اور نبی کے حق میں دوسرے جملہ مومنین کے حق میں تیسری غیر مسلمان عام مخلوق کے حق میں سو خدا تعالے کے عہد کی وفا یہ ہے اسکی مقررہ حدوں پر ٹھہرنا اس کی شعائر کی تعظیم کرنا اس کی دین کو بزرگ سمجھنا اسکے نبی صلعم کی شان بڑھانا اور اسکی سنت کے ساتھ پوری طرح تمسک کرنا اور آپکے پاک اخلاق حاصل کرنا اور آپکی شریعت کے احکام کی جان مال۔ اور زبان سے مدد کرنا اور اسکے بعد قوم کے معاملات کے والیوں (حکام) کی عزت کرنا تاکہ خدا کا بول بالا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان بزرگ ثابت ہو مومنوں سے وفا کا یہ معنے ہے کہ جب ایک مومن اپنے مومن بھائی سے وعدہ کرلے یا کوعہد کرے تو اسپر لازم ہے کہ کسی طرح اسکا خلاف نہ کرے سوائے اسکے کہ کوئی زبردست عذر اسکے اور وفا کے درمیان حائل ہوجائے سو اس وقت وفا یہ ہے کہ عذر قبول قبول کرلیا جائے اور منجملہ عہد کے ہی کہ مومن کسی مومن کو دھوکا نہ دے جس سے اس کی جان

فِي نَفْسِهٖ اَوْ مَالِهٖ اَوْ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ
الدِّيْنُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ لَّا يُخَادِعَ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَّلَا يَمْكُرَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ
فَمَنِ انْفَلَتَ عَنْ هٰذَا الْحُكْمِ وَغَدَرَ
اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ اَوْ ظَلَمَهٗ اَوْ اَرَادَ كَيْدًا لَّهٗ
فَهُوَ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَمِنَ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ
الْاِرْتِبَاطُ بِبَيْعَةِ خَلِيْفَةِ الزَّمَانِ فِيْ
كُلِّ اٰنٍ اَعْنِيْ بِهِ السُّلْطَانَ الَّذِيْ اجْتَمَعَ
النَّاسُ عَلٰى تَوْلِيَتِهٖ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ فَمَنْ لَّمْ
يَرْتَبِطْ بِبَيْعَتِهٖ وَيُصَدِّقْ لَهٗ وَيَكُوْنُ نَاصِحًا
لَّهٗ فِيْ دِيْنِهٖ وَنَفْسِهٖ وَمُلْكِهٖ يَكُوْنُ نَاقِضًا
لِّمِيْثَاقِ الْبَيْعَةِ الَّذِيْ اَلْزَمَهُ الشَّرْعُ
الشَّرِيْفُ بِحِفْظِهٖ وَذٰلِكَ خُرُوْجٌ عَنْ
اَحْكَامِ الشَّرْعِ حَمَانَا اللّٰهُ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَمِنَ
الْعَهْدِ قِيَامُ الْعُلَمَاءِ فِيْ كُلِّ زَمَنٍ بِبَيَانِ
حَقَائِقِ الشَّرِيْعَةِ الْمُطَهَّرَةِ وَاِفَاضَةِ
سِرِّ الْعِلْمِ الدِّيْنِيِّ فِي الْاُمَّةِ فَقَدْ اُخِذَ
عَلَيْهِمُ الْعَهْدُ لَيُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُوْنَهٗ
وَلَوْ اُوْذُوْا فِي اللّٰهِ فَذٰلِكَ مِنَ الْوَفَاءِ بِعَهْدِ
اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْبِيَاءِ اللّٰهِ اَجْمَعِيْنَ فَكَمَا
اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ قَدْ كَلَّفَهُمُ اللّٰهُ
تَعَالٰى تَبْلِيْغَ مَا اَمَرَهُمْ بِهٖ اِلَى الْاُمَمِ فَكَذٰلِكَ
وُرَّاثُهُمُ الْعُلَمَاءُ مُكَلَّفُوْنَ بِاِظْهَارِ
الْعِلْمِ وَعَدَمِ كِتْمَانِهٖ وَتَعْلِيْمِهٖ لِلْاُمَّةِ
وَقَوْلِ الْحَقِّ وَنَصْرِ الشَّرْعِ وَاِعْزَازِ اَوَامِرِ

یا اُس کے معاملے میں اُسپر ظلم ہو۔ دین نے مسلمانوں پر یہ
واجب ٹھہرایا ہے کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو دھوکا
نہ دے اور نہ ہی کوئی کسی دوسرے سے مکر یا فریب کرے
جو شخص اس حکم سے بے قید ہو جاوے اور اپنے مومن
بھائی کو دھوکا دے یا اُسپر ظلم کرے یا اُسکی برائی
کا ارادہ کرے وہ منافق ہے وفاء عہد میں یہ بھی داخل
ہے کہ خلیفہ وقت کے ساتھ بیعت کا تعلق ہو خلیفہ
سے مراد وہ بادشاہ ہے جس کی ولایت پر لوگ
ہر وقت میں اتفاق کریں سو جو شخص اُس سے تعلق
بیعت پیدا نہ کرے اور صدق دل سے اُسکا مطیع نہ ہو
کہ ویسے دینی اور اُسکی ذاتی اور ملکی معاملات
میں خیر خواہانہ ارادت رکھتا ہو تاہم کم از کم بیعت کے
عہد کو توڑنے والا ضرور ہو گا جس کی حفاظت شرع
شریف نے لازم ٹھہرائی ہے اور یہ احکام شریعت
سے نکلنا ہے خدا ہمیں اس سے نجات دے اور جملہ
مسلمانوں کو اور منجملہ عہد کے یہ بھی ہے کہ ہر وقت کے
علما شریعت مطہرہ کے حقائق بیان کرنے اور علوم دین
کے اسرار کو امت میں پھیلانے کے ساتھ قیام کریں کیونکہ
ان سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ وہ دین کو صاف صاف
لوگوں سے بیان کریں اور اُس کو نہ چھپائیں اگرچہ انہیں
کتنی ہی تکلیفیں خدا کے راستے میں دی جاویں سو یہ خدا
اور اُسکے رسول اور تمام انبیا کے عہد کی وفا ہے اور جس
طرح انبیا اور مرسلین کو خداوند تعالے نے اپنے احکام
لوگوں تک پہنچانے کی تکلیف دی ہے ایسے ہی اُنکے
وارث علما بھی مکلف ہیں کہ علم کو ظاہر کریں اور اُسے

اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ وَکُلُّ ذٰلِکَ عَھْدُ اللّٰہِ الَّذِیْ عَھِدَ
بِہٖ اِلَی الْاَرْوَاحِ قَبْلَ اِنْتِظَامِھَا بِالْقَوَالِبِ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَجْسَادِ
بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ) فَفِیْ عَالَمِ الْاَرْوَاحِ حِیْنَ
خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْوَاحَ اسْتَوْدَعَھَا عَھْدًا بِاَنْ
تَشْھَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَمَتٰی وَحَّدَتْ
اٰمَنَتْ بِہٖ سُبْحَانَہٗ وَبِکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَ
مَلٰٓئِکَتِہٖ وَتَمَّتْ کَلِمَۃُ اللّٰہِ فَقَوْمٌ حَجَبَھُمْ
کَوْنُھُمْ عَنِ الْحَقِّ وَقَوْمٌ غَلَبَتْ شَوَارِقُ
اَرْوَاحِھِمْ عَلٰی حُجُبِ قَوَالِبِھِمْ فَوَقَفُوْا بَعْدَ
الْبُرُوْزِ مَعَ الْحَقِّ وَاٰمَنُوْا بِاللّٰہِ تَعَالیٰ وَ
صَدَّقُوْا رُسُلَہٗ وَوَفَوْا لَہٗ بِعَھْدِہٖ فَھُمْ مَعَ
الْحَقِّ لَا مَعَ الْغَرَضِ کَاَنَّھُمْ کَالْمَطَرِ النَّافِعِ
وَھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی وَاَمَّا الْوَفَاءُ فِیْ حَقِّ
غَیْرِ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ کَاَھْلِ الذِّمَّۃِ
وَالْمُعَاھِدِیْنَ عَلَی الصُّلْحِ وَالسِّلْمِ فَیَجِبُ لَھُمُ
الْوَفَاءُ بِمَا عُوْھِدُوْا عَلَیْہِ اَوْ صُوْلِحُوْا مِنْ
کُلِّ نَصٍّ اِشْتَمَلَ عَلَیْہِ الْعَھْدُ وَحَرُمَ ظُلْمُھُمْ
وَنَقْضُ الْعَھْدِ الَّذِیْ عُوْھِدُوْا عَلَیْہِ وَ
یَحْرُمُ ظُلْمُ غَیْرِ الْمُسْلِمِیْنَ کُلِّھِمْ وَقَدْ اَوْجَبَ
الدِّیْنُ الْمُحَمَّدِیُّ اَنْ لَّا یَظْلِمُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ
وَلَا فِیْ اَمْوَالِھِمْ خُصُوْصًا الْمُسْتَاْمِنُ مِنْھُمْ
فَمَنْ قَتَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احکام کی عزت کریں وہ
عہد ہے جو خداوند تعالے نے روحوں سے اُن کے
قالب میں آنے سے پیشتر لیا تھا آنحضرت صلعم نے فرمایا
(خداوند تعالے نے روحوں کو جسموں سے پچاس ہزار
سال پہلے پیدا کیا سو عالم امر میں جب خدا تعالے نے
تمام روحوں کو پیدا کیا تو اُنسے یہ عہد لیا کہ وہ گواہی
دیں کہ سوائے اللہ تعالے کے کوئی لائق عبادت کے
نہیں اور جب ارواح نے توحید کی گواہی دی تو بہ
سبحانہ وتعالی پر اُسکی کتابوں اُسکے رسولوں اسکے
فرشتوں پر ایمان لائے اور خدا کا کلمہ پورا ہو گیا
پھر ایک قوم تو ایسی ہے کہ انکو اپنے وجود کے حجاب
نے حق سے محجوب کر دیا اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ
انکے ارواح کے انوار جسمانی پردوں پر غالب آگئی سو
(اس عالم میں) ظاہر ہونیکے بعد حق کے ساتھ ٹھیر گئے اور خدا تعالے
پر ایمان لائے اسکے رسولوں کو سچا مانا اور خدا تعالے
کا عہد اس سے پورا کیا سو وہ حق کے ساتھ ہیں نہ غرض
کے ساتھ وہ سب مفید بارش کی طرح ہیں اور خدا کی
ہدایت وہی ہدایت ہے لیکن وفا سوائے مسلمانوں کے
اور لوگوں سے جیسے ذمیوں سے یا اُن لوگوں سے
جنکے ساتھ صلح اور امن عہد کا ہو چکا ہے سو اُن کے
لیے اس عہد کا پورا کرنا واجب ہے جو اُنسے معاہدہ
ہوا یا جس امر پر صلح واقع ہوئی جہانتک عہدنامے کے
صریح الفاظ سے پتہ لگتا ہو اور اُنپر ظلم کرنا اور
جو عہد اُنسے ہوا ہے اُسکا توڑنا حرام ہے اور تمام غیر
مسلمین پر ظلم کرنا بھی حرام ہے دین محمدی نے واجب

قتل ذمیاً وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام
انا اولیٰ من وفیٰ بذمتہ وکلّھم فی الحقوق
مع المسلمین بمنزلۃ واحدۃ لھم ما لنا
وعلیھم ما علینا الا ان یتحد واحدود
اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

الشعبۃ العشرون کف الاذیٰ

عن الناس فالکامل لا یؤذی شیئاً من
المخلوقات لان العبد اذا کف اذاہ عن
جمیع المخلوقات کان کاملاً ویجب علی
العبد ان لا یؤذی اللہ ولا رسولہ ولا
انبیاءہ واولیاءہ وھنالک فلا ینسب
لذات اللہ تبارک وتقدس ما لا یلیق
بہ من مجانسۃ الحادثات ومشابھۃ
المصنوعات وینزھہ سبحانہ عما
یستحیل علیہ وان لا یؤذی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھدم شیٔ من
احکام شریعتہ ولا بظلم احد من
امتہ او باحتقار رجل من ذریتہ وخدام
سنتہ واصحابہ وانصارہ حیا کان او
میتا وان لا یؤذی نبیاً من الانبیاء
ولا ولیاً من الاولیاء فان ذلک یغضب
اللہ وفاعل ذلک یکون محاربا للہ و
علی المسلم ان یکف اذاہ عن المسلمین
فقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ

قتل کیا تھا قتل کرڈالا اور آپنے فرمایا میں ساتھ عہد کے لائق
ہوں تمام اُنلوگوں سے جو اپنی ذمہ (عہد) کو پورا کرتے ہیں تمام اہل
ذمہ حقوق میں مسلمانوں کے ساتھ برابر ہیں جو امر ہمارے
حق میں فائدہ بخش ہے وہ اُنکی حق میں بھی مفید ہے
اور جو ہمپر مضر ہے وہ انپر بھی مضر ہے ہاں اگر خدا کی حدود

بیسویں شاخ لوگوں سے ایذا کا روکنا ہے کامل
انسان مخلوقات میں سے کسی چیز کو ایذا نہیں دیتا
کیونکہ بندہ جب اپنی ضرر کو تمام مخلوقات سے روکے
تو وہ کامل انسان ہوجاتا ہے اور انسان پر فرض ہے
کہ اللہ اور اسکے رسول اور اسکے دیگر انبیا اور اولیا
کو ایذا نہ دے اور اسی مقام کے متعلق ہے کہ خدائے
تقدس وتعالے کی ذات کیطرف ایسی چیز کو منسوب کرے
جو اسکے شان کے شایان نہیں ہے مثلاً حادثات کی
مجانست اور مصنوعات کی مشابہت اور جو امور اسکی ذات
پر محال ہیں انسے تنزیہ کرے اور (نیز اس مقام کے متعلق
ہے) کہ نبی صلعم کی پاک شریعت کے احکام میں سے کسی
حکم کو ڈھاکر اور نہ آپکی امت میں سے کسی شخص پر ظلم کرکے
یا آپکی اولاد، خادمان سنت اور یاروں مددگاروں
میں سے کسی زندے یا مردے کو حقارت کی نگہ سے دیکھ
کر آپ کو ایذا نہ دے اور (نیز) یہ کہ انبیا میں سے کسی نبی کو
اور اولیاء اللہ میں سے کسی ولی کو ایذا نہ دے کیونکہ یہ امر
خداوند تعالے کو غضب لاتا ہے اور اس کا ارتکاب
کرنے والا خدا تعالے لڑنے والا ہوتا ہے اور مسلمانوں کا
فرض ہے کہ اپنی اذیت مسلمانوں سے روکے کیونکہ رسول
اللہ صلعم فرماتے ہیں مسلمان وہ ہے جسکے زبان اور ہاتھ سے

وَبِيَدِهٖ وَالْاَذٰى عَلٰى صُنُوْفٍ مِّنْهَا فِى
الْاَمْوَالِ بِالسَّرِقَةِ وَالنَّهْبِ وَالسَّلْبِ وَ
الْحِيْلَةِ وَمِنْهَا بِالسَّبِّ وَالضَّرْبِ وَالْقَهْرِ
وَالْغَمْزِ وَاللَّمْزِ وَالْحَسَدِ وَالْغِلِّ وَالْبَغْضَاءِ
وَالْكِبْرِ وَالْفِرْيَةِ وَسُوْءِ الظَّنِّ وَقِلَّةِ
الرَّحْمَةِ وَالْقَسْوَةِ وَعَلَى الْمُسْلِمِ اَنْ يَّسْلَمَ
النَّاسُ مِنْ شَرِّ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَجَوَارِحِهٖ
وَاَنْ تَسْلَمَ نَفْسُهٗ مِنْ اَنْ يُّؤْذِيَهَا بِكُفْرَانِ
نِعْمَةِ اللّٰهِ وَالْاِيْذَاءِ لِلّٰهِ وَلِخَلْقِ اللّٰهِ وَيُقَالُ
النَّمْلُ لَا يُؤْذِي الذَّرَّ فَمَنْ تَحَقَّقَ بِكَفِّ الْاَذٰى
عَنِ النَّاسِ لَا بُدَّ وَاَنْ يَّكُوْنَ نَافِعًا لِّلنَّاسِ
وَخَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ وَشَرُّ النَّاسِ
مَنْ يُّؤْذِي النَّاسَ وَفِى الشَّرْعِ مِنْ عَلَامَاتِ
اَهْلِ النَّارِ اَنْ يُّخَافَ الرَّجُلُ لِشَرِّهٖ وَلَا
بِدْعَ فَمِنْ عَلَامَاتِ اَهْلِ السَّعَادَةِ اِنْ شَاءَ
اللّٰهُ اَنْ يُّحَبَّ الرَّجُلُ لِخَيْرِهٖ وَبِرِّهٖ۔

وَالشُّعْبَةُ الْاَحَدُ وَالْعِشْرُوْنَ
الْبُرُوْرُ وَاَرْفَعُهَا مَنْزِلَةً بِرُّ الْبَارِئِ سُبْحَانَهٗ
وَبِرُّ اَنْبِيَائِهٖ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ثُمَّ
بِرُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْبِرُّ الْعَامُّ لِكُلِّ ذَرَّةٍ مَّصْنُوْعَةٍ
فَبِرُّ الْبَارِئِ هُوَ الطَّاعَةُ الْخَالِصَةُ لَهٗ
وَبُرُوْرُ الْاَنْبِيَاءِ تَعْظِيْمُهُمْ وَتَعْظِيْمُ مَا
جَاؤُا بِهٖ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ اِنْ كَانَا حَيَّيْنِ
الْقِيَامُ بِحَقِّهِمَا طُوْلَ الْحَيٰوةِ وَاَنْ يُّحْسِنَ
اِلَيْهِمَا بِمَالِهٖ وَقَوْلِهٖ وَيُؤْثِرُهُمَا عَلٰى نَفْسِهٖ

ہیں اور اذیت کی کئی قسمیں ہیں ایک تو اذیت ہے مال میں
یعنے چوری۔ لوٹنا چھیننے۔ حیلہ اور مکر سے مال لے لینا
دوسری گالی مار۔ دباؤ۔ چغل خوری۔ عیب جوی
حسد۔ غل۔ بغض۔ تکبر۔ بہتان۔ بدظنی۔ بے رحمی۔ سخت
دلی وغیرہ سے ایذا دینا اور مسلمان پر لازم ہے
کہ مسلمان اُسکی زبان اور ہاتھ اور دیگر جوارح کی بدی
سے سلامت رہیں اور نیز (لازم ہے) کہ اُس کا
نفس سلامت رہے اس سے کہ وہ خدا کی نعمتوں کی نا
شکرگذاری کرکے اور اللہ اور اُسکی مخلوق کو ضرر دے کر
اپنے آپ کو ایذا دے اور کہا جاتا ہے کہ کیک چیونٹی
کو بھی دکھ نہیں دیتا سو جو لوگوں کو دکھ نہیں دیگا وہ
ضرور ہے کہ لوگوں کے لیئے نفع بخش اور مفید ہوگا لوگوں
میں سے اچھا وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے اور
بُرا وہ ہے جو لوگوں کو ایذا دے اور شرع شریف
دوزخی کی علامات میں سے ایک علامت ہے کہ اُسکی
شرارت کیوجہ سے لوگ اُس سے ڈریں اور یہ کوئی تعجب
کی بات نہیں اور بطور نتیجہ انشاء اللہ تعالے اہل سعادت کی علامت یہ ہے کہ لوگ اُسکی نیکی اور بھلائی کی وجہ سے اس سے محبت کریں

اکیسویں شاخ نیکی اور خوش سلوکی ہے سب سے
بلند تر رتبے میں خدا تعالے اُسکے نبیوں کے ساتھ نیکی اور
خوش سلوکی ہے پھر والدین کے ساتھ پھر عام لوگوں کے
ساتھ حتی کہ موجودات کے ساتھ ذرہ ذرہ سے سو خدا تعالے
سے خوش سلوکی اُسکی خالص بندگی ہے اور نبیوں سے
نیکی اُنکی اور اُنکی شریعتوں کی تعظیم ہے اور والدین اگر
زندہ ہوں تو اُنکے ساتھ خوش سلوکی مرتے دم تک اُنکی
خدمت کرنا مال سے زبان سے اُنکے ساتھ احسان کرنا اور
نہیں اپنی جان بیوی بچوں پر مقدم

وَزَوْجِهٖ وَبَنِيْهِ وَاِنْ كَانَا مُحْتَاجَيْنِ اِلَيْهِ
فِيْ اَمْرِ الدِّيْنِ اَنْ يُّعَلِّمَهُمَا وَيُنَبِّهَهُمَا عَلٰى
كُلِّ مَا يَضُرُّهُمَا وَيَنْفَعُهُمَا بِرِفْقٍ وَّرَحْمَةٍ وَّ
اَنْ يَّتَاَدَّبَ لَهُمَا غَايَةَ الْاَدَبِ وَلَا يَرْفَعَ
صَوْتَهٗ عَلَيْهِمَا وَلَا يُحِدَّ النَّظَرَ اِلَيْهِمَا
وَاَنْ يَّتَطَلَّبَ فِيْ كُلِّ اٰنٍ رِضَاهُمَا وَاِنْ
كَانَا مَيِّتَيْنِ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّدْعُوَ لَهُمَا فِيْ كُلِّ
وَقْتٍ وَّيَتَصَدَّقَ عَنْهُمَا وَيَفْعَلَ مَا يَسْتَطِيْعُ
مِنَ الْخَيْرِ وَالْبِرِّ وَيُرْسِلَ ثَوَابَهٗ اِلَيْهِمَا
وَيَحْفَظَ وُدَّهُمَا وَيُدْخِلَ عَلَيْهِمَا السُّرُوْرَ
عَلَى التَّوَالِيْ بَعْدَ مَوْتِهِمَا وَاِنْ كَانَا عَلٰى
غَيْرِ الْاِسْلَامِ فَلْيُحْسِنْ اِلَيْهِمَا مُدَّةَ حَيَاتِهِمَا
بِالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاللِّبَاسِ وَبِكُلِّ مَا
يَحْتَاجَانِ اِلَيْهِ هٰذَا مَعَ لِيْنِ الْكَلِمَةِ وَ
الرِّفْقِ بِهِمَا وَعَلَيْهِ رِعَايَةُ حَقِّهِمَا اَنْ
يُّقَدِّمَ لَهُمَا النَّصِيْحَةَ بِاتِّبَاعِ الْاِسْلَامِ
وَالْعَمَلِ بِمَا جَاءَ بِهٖ سَيِّدُ الْاَنَامِ عَلَيْهِ
اٰلِهٖ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاِذَا مَاتَا فَلْيَتْرُكْ
اَمْرَهُمَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبِرُّ الْعَامُّ اَنْ يَّجْهَدَ
جُهْدَهٗ بِاِيْصَالِ النَّفْعِ مِنْهُ لِلذَّرَّاتِ اِعْظَامًا
لِشَانِ الْخَالِقِ الْقَدِيْمِ وَعَمَلًا بِشَرِيْعَةِ
نَبِيِّهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ
وَالشُّعْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ
صِلَةُ الرَّحِمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کرنا اگر دین کے معاملہ میں اسکے محتاج ہوں تو انہیں سکھانا
اور نرمی اور رحمت کے ساتھ ہر ضرر رسان اور سود مند
چیز پر تنبیہ کرنا انکا حد سے زیادہ ادب کرنا اُنپر آواز بلند
نہ کرنا نہ تیز نگاہ سے انکی طرف دیکھنا اور ہر وقت انکی رضا
مندی اور خوشنودی کا خواہاں رہنا اوراگر وہ (والدین)
وفات پا چکے ہوں تو ہمیشہ اُنکے حق میں دعا کرتے رہنا
اُن کیطرف سے صدقہ کرنا جو نیکی اور بھلائی ہو سکے کرتے
رہنا اور اس کا ثواب اُن کو پہنچانا اُنکی دوستی کو نگہ رکھنا
اور انکے مرنے کے بعد ہمیشہ متواتر انہیں خوش کرتے رہنا
اگر وہ مسلمان نہوں تو زندگی بھر انسے نیکی اور احسان
کرتا رہے یعنے کھانے پینے لباس وغیرہ ضروریات سے
انکی دلجوئی کرتا رہے یہ سب نہایت نرم کلام اور
نہایت ادب کے ساتھ اور اُنکی حق کی پاسداری کیلیے
اسپر یہ بھی لازم ہے کہ اتباع اسلام اور شریعت
محمدیہ صلعم کی اطاعت کی نصیحت کرتا رہے اور جب وہ مر
جائیں تو انکا معاملہ خدا پاک پر چھوڑ دے عوام
سے نیک سلوک یہ ہے کہ خالق قدیم کے شان کی
تعظیم مد نظر رکھکر اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم پر عمل کرنے کو ملحوظ رکھکر مخلوق کے ہر ایک
ذرہ کو نفع پہنچانے
کی جہانتک ممکن ہو
کوشش
کرے

بائیسویں شاخ صلہ رحمی ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ)
وَهِيَ اَعْنِي الرَّحِمَ عَلٰى قِسْمَيْنِ رَحِمُ قَرَابَةٍ
وَوِلَادَةٍ وَّرَحِمُ اِيْمَانٍ وَّاِسْلَامٍ وَّرَحِمُ الْقَرَابَةِ
اَيْضًا عَلٰى قِسْمَيْنِ الْاَوَّلُ يَرِثُ وَالثَّانِيْ لَا
يَرِثُ وَمِنْهُمْ مَنْ تَجِبُ نَفَقَتُهٗ مِثْلُ الْاٰبَاءِ
وَالْاَبْنَاءِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّا تَجِبُ بِالْحُكْمِ مِثْلُ
الْاِخْوَةِ وَالْاَخَوَاتِ وَالْخَالِ وَالْخَالَاتِ وَ
سَائِرِ الْقَرَابَاتِ وَلٰكِنْ بِالصِّلَةِ وَالْاِحْسَانِ
وَاَمَّا رَحِمُ الْاِيْمَانِ فَهِيَ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَ
الْاِيْمَانِ قَالَ تَعَالٰى (اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
اِخْوَةٌ) وَالصِّلَةُ تَكُوْنُ بِالْمَالِ وَالزِّيَارَةِ
وَالْاِحْسَانِ وَبِالصَّفْحِ فِي الْاَقْوَالِ وَبِالْعَوْنِ
فِي الْاَفْعَالِ وَبِالْاُلْفَةِ وَالْمَحَبَّةِ وَقَطْعِ
التَّقَاطُعِ وَالتَّدَابُرِ وَتَرْكِ الْهِجْرَانِ اِلَّا مَا
اَبَاحَهُ الشَّرْعُ وَتَعْلِيْمِهِمْ وَتَنْبِيْهِهِمْ
وَاِعَانَتِهِمْ عَلَى الْخَيْرِ وَلَوْ تَدَبَّرْتَ هٰذِهِ
الْمَوْجُوْدَاتِ رَاَيْتَهَا كُلَّهَا مُتَعَبِّدَةً لِّلّٰهِ
بِصِلَةِ الرَّحِمِ الْكَوْنِيِّ فَلَا تَجِدُ شَيْئًا اِلَّا
مُعِيْنًا لِلشَّيْءِ الْاٰخَرِ اَلْمَاءُ بِرِيِّهٖ وَالطَّعَامُ
بِمَادَّتِهٖ وَالنَّسِيْمُ بِسَرَيَانِهٖ وَالضِّيَاءُ
بِلَمَعَانِهٖ وَكُلُّ شَيْءٍ بِحُكْمِ جَوْهَرِيَّتِهٖ
الْقَائِمَةِ بِذَاتِهٖ وَمِنْ اَقْسَامِ الرَّحِمِ قِسْمُ
الرَّحِمِ الْاِنْسَانِيِّ الْمَعْنِيُّ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى
(يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ) فَعَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَّصِلَ

(قطع رحمی کرنے والا انسان بہشت میں داخل نہیں
ہوگا اور وہ یعنے رحم دو قسم ہے (۱) رحم قرابت اور
ولادت کا (۲) رحم ایمان اور اسلام کا اور رحم قرابت
کی پھر دو قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے جو وارث ہوتے
ہیں دوسری وہ جو وارث نہیں ہوتے اور اُنہیں سے
ایک تو وہ ہیں جن کا خرچ واجب ہوتا ہے جیسے باپ
بیٹے دوسرے وہ جنپر خرچ کرنا حکماً (اور قضاءً) واجب
نہیں جیسے بھائی بہنیں ماموں خالائیں اور باقی
قرابتیں ہاں البتہ صلہ اور احسان کے لحاظ سے انپر
بھی خرچ کرنا لازم ہے) اور (دوسری قسم) رحم
ایمان وہ اسلام اور ایمان کی برادری ہے خدا پاک
فرماتا ہے (بات یہی ہے کہ مسلمان بھائی بھائی ہیں)
اور صلہ (وسلوک) کبھی مال سے ہوتا ہے کبھی ملاقات
سے اور احسان سے باتوں میں درگذر کرنے اور
کاموں میں مدد دینے سے اور الفت و محبت سے اور
قطع تعلق بدسلوکی اور ترک ملاقات کو یک قلم چھوڑدینے
سے سوائے اسکے جسکی شریعت نے اجازت دی ہو اور انکو
علم سکھانے اور خبردار کرنے سے اور نیکی پر اعانت کرنے
سے اگر تو ان سب موجودات میں غور کرے تو اُن کو
پائیگا کہ سب رحم کونی کی صلہ رحمی سے خدا کی عبادت
کر رہے ہیں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی جو دوسری
چیز کی مدد نہ کر رہی ہو مثلاً پانی اپنی سیرابی سے کھانا
اپنے مادہ سے ہوا اپنے سرایت کرنے سے روشنی اپنی
چمک سے علی ہذا القیاس ہر ایک چیز اپنی جوہر ذاتی
سے دوسرے کو مدد کرتی ہے اور رحم کے اقسام میں سے ہے

الرَّحِمِ الْاِنْسَانِیِّ بِالشَّفَقَةِ وَالنَّصِیْحَةِ وَلِاِرَادَةِ الْخَیْرِ الدِّیْنِیِّ وَالدُّنْیَوِیِّ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ عُدَّ رَجُلًا كَامِلًا وَاللّٰهُ الْمُعِیْنُ

وَالشُّعْبَةُ الثَّالِثَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

اِكْرَامُ الْجَارِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ) قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ (اَلَّذِیْ لَا یَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ) فَقَدْ نَفَی الشَّارِعُ الْعَظِیْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاِیْمَانَ عَنِ الَّذِیْ لَمْ یَتَحَقَّقْ بِهٰذِهِ الشُّعْبَةِ وَاِكْرَامُ الْجَارِ فَرْضٌ وَّاجِبٌ عَلَى الْجَارِ وَذٰلِكَ اَنْ لَا یُؤْذِیَهُ وَلَا یَضُرَّهُ وَیَكُفَّ عَنْهُ بَصَرَهُ وَشَرَّهُ وَكُلَّ حَالٍ یَسُوْئُهُ وَاَنْ یُحْسِنَ اِلَیْهِ وَیَصِلَهُ بِمَا قَدَرَ وَیَاْمُرَهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَیُقَابِلَهُ بِالْبِشْرِ وَلِیْنِ الْكَلِمَةِ وَاِذَا لَمْ یَقْدِرْ عَلَى الْاِحْسَانِ فَلْیَكُفَّ عَنِ الْاَذٰى قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَیُوَرِّثُهُ) وَمِنْ هٰذَا النَّصِّ الْمُبَارَكِ یَتَعَیَّنُ وُجُوْبُ رِعَایَةِ الْجَارِ وَاِكْرَامِهِ وَفِیْهِ الْكِفَایَةُ۔

وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

اِكْرَامُ الضَّیْفِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

انسانی کو بلاوے شفقت و نصیحت اور دینی و دنیوی خیر خواہی سے جب یہ کریگا تو مرد کامل شمار کیا جاویگا اور اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

تیئیسویں شاخ پڑوس کی عزت کرنا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا خدا کی قسم مومن نہیں خدا کی قسم مومن نہیں خدا کی قسم مومن نہیں، عرض کی گئی کون یا رسول اللہ آپ نے جواب دیا جس کا پڑوسی اُس کی تکلیفوں سے امن میں نہیں ہے، شارع عظیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے ایسے شخص کے ایمان کی نفی کردی ہے جو اس شاخ پر کاربند نہ ہو پڑوسی کی عزت کرنا پڑوسی پر واجب ہے اور یہ اس طرح پر کہ اُسے کوئی دکھ نہ دے کوئی ضرر نہ دے اس سے اپنی آنکھ اور شر کو بند رکھے اور ہر ایک ایسی حالت سے علیحدہ رہے جو اُسے بُری لگتی ہو اس سے نیک سلوک کرے اور اس سے حتی الامکان میل ملاپ کرے اور حکیمانہ پند نصیحت سے اسے نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اور خندہ پیشانی اور نرم کلامی سے ملاقات کرے اگر خدانخواستہ احسان پر قادر نہ ہو تو ایذا ہی نہ دے (مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان) آنحضرت صلعم نے فرمایا ہمیشہ جبرائیل مجھے پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے یہاں تک مجھے گمان ہو گیا کہ یہ اسے وارث بنادینگے اس نص مبارک سے ہمسایہ کی رعایت اور اسکی خاطر داری کا واجب ہونا صاف صاف ظاہر ہوتا ہے اور اس میں کفایت ہے

چوبیسویں شاخ مہمان نوازی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ
الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جَائِزَتَہٗ)
قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ (یَوْمٌ
وَّلَیْلَۃٌ وَالضِّیَافَۃُ ثَلَاثَۃُ اَیَّامٍ فَمَا کَانَ
بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ صَدَقَۃٌ عَلَیْہِ وَلَا یَحِلُّ
لَہٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ وَ
یُؤْثِمَہٗ) قَالُوْا کَیْفَ یُؤْثِمُہٗ قَالَ (یُقِیْمُ
عِنْدَہٗ وَلَیْسَ عِنْدَہٗ مَا یَقْرِیْہِ بِہٖ)۔

وَالشُّعْبَۃُ الْخَامِسَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ

الصَّمْتُ اِلَّا عَنِ الْخَیْرِ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ (مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ) وَالْکَلَا
قِسْمَانِ خَیْرٌ وَّشَرٌّ وَالْکَلَامُ مِنَ الْعَمَلِ
لَا یَکُوْنُ اِلَّا فِیْمَا یَعْنِیْ وَیَجِبُ عَلَی الْعَبْدِ
الْعَاقِلِ اَنْ یَّصُوْنَ لِسَانَہٗ مِنَ الْکِذْبِ
وَالزُّوْرِ وَالْھَمْزِ وَالْاِسْتِھْزَآءِ وَالنَّمِیْمَۃِ
وَالْبُھْتَانِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْفِرْیَۃِ عَلَی النَّاسِ
وَاَنْ یَّضْبِطَ لِسَانَہٗ وَیَحْفَظَہٗ کَحِفْظِہٖ
سَائِرَ الْجَوَارِحِ وَلَا یَتَکَلَّمُ اِلَّا بِمَا فِیْہِ
الْخَیْرُ وَمِنَ الْعَقْلِ اَنْ یَّکُوْنَ کَلَامُ الْمَرْءِ
مَبْنِیًّا عَلَی الْحِکْمَۃِ وَقَدْ رَاَیْتُ بَعْضَ
الْعَارِفِیْنَ یَتَکَلَّمُ بِالْمُضْحِکَاتِ فِی اللَّطَائِفِ
مِنَ الْکَلِمَاتِ فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ
یَا وَلَدِیْ ھٰذَا زَمَانٌ سَائَتْ فِیْہِ
الْاَخْلَاقُ عَلَی الْغَالِبِ فَتَرَی النَّاسَ

فرماتے ہیں (جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان
رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا جائزہ اچھی
طرح سے کرے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ
جائزہ سے کیا مراد ہے آپنے فرمایا ایک دن اور ایک
رات کی دعوت اور مہمانی تین دن ہے اور اسکے بعد
جو کچھ ہو خیرات ہے اور مہمان کے لیے جائز نہیں کہ
میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اُسے تنگ کر دے
اور گناہ میں ڈالے اصحابوں نے پوچھا وہ اسے گناہ میں

پچیسویں شاخ کلمہ خیر کے سوا ہر وقت چپ
رہنا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص خدا پر
اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ نیک
کلام کرے ورنہ چپ رہے اور کلام کی دو قسمیں ہیں (۱)
نیک اور (۲) بُری اور لایعنی کلام عمل سے شمار نہیں ہوتا
عقلمند انسان پر واجب ہے کہ اپنی زبان کو کذب اور
جھوٹ طعنہ ٹھٹھا چغلی بہتان غیبت اور لوگوں پر
جھوٹ باندھ لینے سے بچائے اور باقی اعضاء کی
حفاظت کی طرح اپنی زبان کو بھی ضبط کرے اور
محفوظ رکھے اور سوائے نیکی کے اور کچھ نہ بولے عقلمندی
یہ ہے کہ انسان کی کلام حکمت پر مبنی ہو میں نے بعض
عارفین کو دیکھا کہ خوش طبعی کی باتوں اور لطیفہ آمیز
کلمات سے گفتگو فرماتے تھے میں نے اس کی وجہ
دریافت کی تو فرمانے لگے بیٹا یہ ایسا زمانہ ہے
جس میں غالباً
اخلاق بگڑ گئے ہیں
لوگوں کو دیکھتے ہو

يستلذون بالقال والقيل وغيبة بعضهم والبهتان امام بعضهم الكذب على بعضهم والجدال مع بعضهم فلحسم هذه المفاسد رايت امرار الوقت بالمزاح اللطيف الذي يرتاض به الفكر ولا يتعلق باحد فعجبت لذلك السر وامعنت النظر به فرايته من اشرف الاسباب لسد تلك الابواب فليتدبر والمؤمن لا يستخدم لسانه الا بذكر او شكر او قول صالح يرجع الى نفع الناس كنصيحة في امر الدين او في امر الدنيا ونشر علم طيب وبث حكمة او موعظة حسنة وعلى المؤمن ان لا يسكت عن الحق ليظهر سلطان الحق على اهل الباطل سيما ارباب الزيغ والضلالة الذين يدسون على الدين ويفسدون في الارض ولا يصلحون فعلى العبد ان قدر ان يظهر زيغهم وزيفهم وان يدفع بالحق باطلهم ويدل الخلق على الحق وسكوت مثل ذلك العالم العارف لا يجوز بل يجب عليه الكلام والا فيتوجه عليه الملام

الشعبة السادسة والعشرون الغيرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يغار وان المؤمن يغار وقد جعل الرسول عليه الصلوة

مزے لیتے ہیں قال وقیل سے اور بعض لوگوں کے آگے کسی کی غیبت و بہتان کر کے کسی پر جھوٹھ باندھ کر اور کسی کے ساتھ جھگڑ کر وقت گذارتے ہیں سو ان مفاسد کی بیخکنی کے لیے میں نے لطافت آمیز ظرافت سے وقت گزارنا مناسب جانا جس سے فکر کی بھی ریاضت ہو جاتی ہے اور جو وہ کسی سے اُسکا تعلق بھی نہیں ہوتا تو یہ جواب سنکر میں اس راز پر متعجب ہوا اور جب میں نے غور کی نظر سے دیکھا تو واقعی اس ظرافت کو ان خرابیوں کے سدباب کے لیے بہت عمدہ سبب پایا مومن اپنی زبان سے یہی خدمت لیتا ہے کہ خدا تعالےٰ کا ذکر و شکر کرے یا ایسی اچھی بات کہے جسمیں لوگوں کا فائدہ ہو جیسے امر دین یا دنیا کے متعلق کوئی نصیحت ہو یا پاکیزہ علوم کے پھیلانے میں یا وعظ و نصیحت میں اور مومن کا فرض ہے کہ حق بات کہنے سے سکوت نہ کرے تاکہ حق کی شوکت سے اہل باطل پر غالب آوے خصوصاً ارباب زیغ و اہل ضلالت جو دین میں رخنہ اندازی کرتے ہیں اور ملک میں اصلاح تو کچھ کرتے نہیں اُلٹا فساد مچاتے ہیں سو انسان کو لازم ہے کہ انکی کجروی اور کھوٹاپن ظاہر کردے اور حق کہکر اُنکے باطل کو رد کرے اور خلق اللہ کو حق کیطرف رہنمائی کرے ایسے

چھبیسویں شاخ غیرت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک خدا وند تعالی صاحب غیرت ہے اور بیشک مومن بھی غیرتمند ہوتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیرت کو خدا

وَالسَّلَامُ اَلْغَيْرَةُ مِنْ صِفَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْغَيْرَةُ عَلٰى اَقْسَامٍ مِّنْهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَ لِرَسُوْلِهٖ وَلِدِيْنِهٖ وَلِكِتَابِهٖ وَمِنْهَا غَيْرَةُ الرَّجُلِ عَلٰى حَرِيْمِهٖ وَمُرُوَّتِهٖ وَمَا يَؤُلُ لِنَفْسِهٖ وَمِنْهَا غَيْرَتُهٗ لِقَوْمِهٖ وَاَهْلِهٖ وَوَطَنِهٖ وَكُلُّ هٰذِهِ الْاَقْسَامِ مَحْمُوْدٌ وَّاَشْرَفُهَا الْغَيْرَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَتٰى تَحَقَّقَ الْعَبْدُ بِالْغَيْرَةِ لِلّٰهِ اِنْتَصَرَ لِاَحْكَامِ دِيْنِهٖ وَانْتَهَضَ لِاِعْزَازِ اَمْرِهٖ وَدَوَامِهٖ فِىْ مُلْكِهٖ وَبِالْغَيْرَةِ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهُيَامُ بِجَنَابِهٖ وَ الْقِيَامُ بِاِعْلَاءِ شَانِهٖ وَنَشْرِ ذِكْرِهٖ وَتَاْيِيْدِ شَرِيْعَتِهٖ وَمِنْ هٰذَا الْقِسْمِ الشَّرِيْفِ بَيَانُ اَسْرَارِ الشَّرْعِ بِمَا تَبْلُغُهٗ عُقُوْلُ السَّامِعِيْنَ وَلَا يُعْيِيْهِمْ فَهْمُهٗ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا لَا تُدْرِكُهٗ عُقُوْلُهُمْ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ يُّكَذَّبَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا تُؤْتُوا الْحِكْمَةَ غَيْرَ اَهْلِهَا فَتَظْلِمُوْهَا وَلَا تَمْنَعُوْهَا اَهْلَهَا فَتَظْلِمُوْهُمْ وَهٰذَا كُلُّهٗ مِنَ الْغَيْرَةِ عَلَى الْحِكْمَةِ الشَّرْعِيَّةِ وَ الْاَسْرَارِ الدِّيْنِيَّةِ وَغَيْرَةُ الرَّجُلِ عَلٰى حَرِيْمِهٖ وَاَهْلِهٖ اَنْ يُّوْقِفَهُمْ مَوْقِفَ الْاَدَبِ وَ يَصُوْنَهُمْ مِمَّا يَشِيْنُ شَانَهُمْ وَيَمَسُّ مُرُوَّاتِهِمْ فَيُلْزِمُهُمْ بِاَمْرِ الدِّيْنِ وَالتَّمَسُّكِ

تعالیٰ کی صفات میں سے شمار کیا ہے اور غیرت کی کئی قسمیں ہیں ایک تو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول اور اس کے دین اور اسکی کتاب کے لیے غیرت ہوتی ہے اور ایک انسان کی غیرت اپنی ناموس اور مروت اور اپنے متعلقات پہ ہوتی ہے اور ایک غیرت اپنی قوم اپنے اہل اپنے وطن کے لیے ہوتی ہے اور یہ سب اقسام غیرت کی محمود ہیں مگر ان سب سے بزرگتر خدا اور رسول صلعم کے لیے غیرت ہے جب انسان خدا کے لیے غیرتمند ہو تو ضرور ہے کہ اس کے دین کے احکام کی مدد کریگا اسکے حکم کی عزت اور ملک خدا میں اسکے دائمی قیام کے لیے اٹھیگا اور رسول صلعم کے حق میں غیرت سے آنجناب کا عشق لگجانا اور آپکی شان بلند کرنے لیے آپکا ذکر پھیلانے کے لیے اور آپکی شریعت کی تایید کے لیے کھڑا ہوجانا اُسے لازم ہے اور اسی قسم میں داخل ہے اس مقدار اور ایسے طرز سے شریعت کے اسرار بیان کرنا کہ سننے والوں کی عقلیں پہنچ سکیں اور اُسکا سمجھنا اُنکے لیے دشوار نہو رسول صلعم نے فرمایا لوگوں سے ایسی باتیں مت کرو جن تک اُنکی عقلوں کی رسائی نہیں کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ خدا اور اُسکے رسول کی تکذیب کیجائے نیز آپ نے فرمایا حکمت نااہلوں کو نہ دو ورنہ تم حکمت پر ظلم کروگے اور جو اسکے اہل ہیں اُنسے روکو نہیں ورنہ اہل حکمت پر ظلم ہوگا اور یہ سب حکمت شرعیہ اور اسرار دینیہ پر غیرت ہے اور انسان کی غیرت اپنے حرم اور اہل پر یہ ہے کہ انہیں ادب کے مقام میں ٹھہرائے اور انہیں ہر ایسی چیز سے بچائے جو انکی شان کو عیب دار کرے اور انکی مروت کو بٹہ لگائے سو احکام

بِسُنَّةِ سَيِّدِ الْعٰلَمِيْنَ عَلَيْهِ صَلَوٰتُ الْبَرِّ الْمُعِيْنِ وَغَيْرَتُهٗ لِنَفْسِهٖ فَلَا يُذِلُّهَا اِلَّا لِلّٰهِ وَغَيْرَتُهٗ لِقَوْمِهٖ وَاَهْلِ قَرَابَتِهٖ وَوَطَنِهٖ فَيَصُوْنُ مَجْدَ قَوْمِهٖ بِالسُّلُوْكِ الْحَسَنِ وَالْمَشْرَبِ الْحَمِيْدِ وَيَحْفَظُ لِاَهْلِهٖ مَجْدَهُمْ وَلِوَطَنِهٖ حَالَهٗ وَاسْتِقْبَالَهٗ بِالْاٰرَآءِ الصَّحِيْحَةِ وَالْمَسَاعِيْ الْمَمْدُوْحَةِ فَقَدْ قَالَ سَيِّدُنَا الْفَارُوْقُ الْاَعْظَمُ عُمَرُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ لَوْ سَقَطَ جَدْيٌ عَلٰى جِسْرٍ فِي الْعِرَاقِ لَخِفْتُ اَنْ يَّسْاَلَنِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخُذْ اَيُّهَا اللَّبِيْبُ مِنْ اَسْرَارِ الشَّرِيْعَةِ الْمُطَهَّرَةِ وَاَخْبَارِ سَادَةِ الصَّحَابَةِ مَا يُثْلِجُ صَدْرَكَ وَاَنْتَفِعْ بِهٖ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ۔

وَالشُّعْبَةُ السَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ تَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْ فَفِي الْحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ (مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ) وَهٰذَا النَّصُّ النَّبَوِيُّ مُؤَيَّدٌ بِالْبَرَاهِيْنِ النَّظَرِيَّةِ وَالْحُجَجِ الْاِسْتِدْلَالِيَّةِ فَاِنَّ مَنِ اشْتَغَلَ بِمَا لَا يَعْنِيْهِ يَفُوْتُهٗ بِالطَّبْعِ مَا يَعْنِيْهِ وَاَهَمُّ مَا يَعْنِي الْمَرْءَ الْاَمْرُ الَّذِيْ يَتَعَلَّقُ بِالدِّيْنِ ثُمَّ مَا يَؤُوْلُ اِلٰى نَفْسِهٖ وَاَهْلُ الْاِرْتِبَاطِ الصَّحِيْحِ بِالْحَقِّ يُعْرَفُوْنَ بِهُرُوْبٍ خَالِصٍ عَنِ الْمَشَاغِلِ الْكَاذِبَةِ وَتَقُوْمُ وَتَقْعُدُ هِمَمُهُمْ مَعَ كُلِّ مَا يَعْنِيْ

سید المرسلین صلعم کی پابندی اُنپر لازم کرے اپنی نفس کی نسبت غیرت یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالے کے کسی کے آگے اسکو ذلیل نہ کرے اپنی قوم اہل قرابت اور اہل وطن کے متعلق غیرت یہ ہے کہ اچھے سلوک اور پسندیدہ طریق سے اپنی قوم کی شرافت نگہ رکھے اپنے اہل کی عزت محفوظ رکھے اور وطن کے حال و استقبال کی صلاح و فلاح کے متعلق صحیح صحیح رائیں سوچتا رہے اور پسندیدہ کوشش کرتا رہے ہمارے سردار فاروق اعظم امیر المومنین عمر بن خطاب ؓ فرماتے تھے بخدا اگر ایک بکری کا بچہ عراق کی کسی پل پر گر پڑے تو میں ڈرتا ہوں کہ اسکی بابت اللہ تعالی مجھ سے سوال کرے سوائے عقلمند شریعت کے اسرار اور بزرگ صحابہ کی اخبار سے ایسا سبق لے جو تیرے سینے کو ٹھنڈک پہنچائے اور اُس سے فائدہ اٹھا اور اللہ پرہیزگاروں کا کارساز ہے۔

ستائیسویں[۲۷] شاخ لایعنے اور بے مطلب امور کا ترک کرنا ہے حدیث شریف میں ہے انسان کا لایعنی (کام اور باتیں) چھوڑ دینا اسلام کا ایک عمدہ جزو ہے یہ نص نبوی بہت سی براہین عقلیہ اور دلائل منطقیہ سے تائید کی گئی ہے (ظاہر ہے) کہ جو شخص لایعنی امور میں مصروف ہوجاتا ہے اُس سے بالطبع کام کی باتیں رہ جاتی ہیں اور زیادہ تر مہتم بالشان جو انسان کے مفید مطلب ہے وہ امر جو دین سے متعلق ہو پھر جس کا اُسکی ذات سے تعلق ہو جو لوگ حق کے ساتھ صحیح صحیح تعلق اور رابطہ رکھتے ہیں اُنکی پہچان یہ ہے کہ جھوٹے اور بے فائدہ مشاغل سے دور دور بھاگتے ہیں اور اُنکی ہمتوں کی نشست و برخاست ہر مفید کام کے ساتھ ہے

وَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى مَا لَا يَعْنِيْ وَمِمَّا يَعْنِي الْمَرْءَ شَانُ اَهْلِهٖ وَوَطَنِهٖ وَاِخْوَانِهٖ فِي الدِّيْنِ وَبَعْدَهُمْ شَانُ غَيْرِهِمْ مِنَ الْاٰدَمِيِّيْنَ فَعَلَيْهِ اَنْ يَسْعٰى بِنَفْعِ نَفْسِهٖ فِي الْاُمُوْرِ الدِّيْنِيِّ وَالدُّنْيَوِيِّ ثُمَّ بِنَفْعِ اَهْلِهٖ وَوَطَنِهٖ وَاِخْوَانِهٖ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ثُمَّ بِنَفْعِ الْاٰدَمِيِّيْنَ عَلٰى طَبَقَاتِهِمْ وَاخْتِلَافِ اَجْنَاسِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْ لَا يَعْنِيْ فَهُوَ اشْتِغَالُ نَفْسِهٖ بِحَالِ زَيْدٍ وَّمَعِيْشَةِ عُبَيْدٍ اَوْ بِطَعَامِ خَالِدٍ وَّلِبَاسِ بَكْرٍ فَكُلُّ هٰذَا مِنَ الْجَهْلِ وَقِصَرِ الْفِكْرِ وَعَلٰى هٰذَا دَرَجَ اَهْلُ الْهِمَمِ مِنَ الْعُلَمَاءِ الَّذِيْنَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

وَالشُّعْبَةُ الثَّامِنَةُ وَالْعِشْرُوْنَ التَّقْوٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ) فَقَدْ عَلَّقَ الْاِيْمَانَ بِشَرْطِ التَّقْوٰى وَهِيَ الْخَوْفُ مِنَ اللّٰهِ خَوْفًا يَجْعَلُ الْمَرْءَ مُتَحَرِّزًا اَشَدَّ التَّحَرُّزِ مِنَ الْوُقُوْعِ فِي الْمُخَالَفَاتِ وَالتَّقْوٰى فِيْ كُلِّ شَيْءٍ عَامٌّ ظَاهِرٌ فِيْ اُمُوْرِ الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَبَاطِنٌ فِي الْمَوْتِ وَمَا بَعْدَهٗ مِنْ اُمُوْرِ الْاٰخِرَةِ كُلِّهَا فَقَدْ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ بِالنَّجَاةِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ (ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا) وَنَوَّهَ عَلٰى رَفِيْعِ مَنْزِلَتِهِمْ وَاَنَّهُمْ اَكْرَمُ النَّاسِ عِنْدَهٗ سُبْحَانَهٗ بِنَصِّ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ وَهٰذَا

لایعنی امور کیطرف التفات تک نہیں کرتے اور قابل اعتنا انسان کے خویشوں اور اہل وطن اور دینی بھائیوں کی بہبودی کا خیال ہے انکے بعد اور آدمیوں کا خیال انسان کا فرض ہے کہ پہلے اپنی ذات کے لیے دینی اور دنیاوی منافع میں کوشش کرے پھر اپنے خویشوں ہم وطنوں اور مسلمان بھائیوں کے لیے پھر تمام مسلمانوں کے لیے خواہ کس طبقہ اور کس جنس اور کس مذہب کے ہوں لایعنی کی مثال یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو ان فکروں میں ڈال دے کہ زید کا حال کیسا ہے عبید کی کس طرح گذر ہوتی ہے خالد کہاں سے کھاتا ہے بکر کو پوشاک کہاں سے ملتی ہے یہ سب نادانی اور کوتہ فہمی کا نتیجہ ہے علما باہمت جو انبیا علیہم السلام کے وارث ہیں اُن کا طرز عمل یہی تھا۔

اٹھائیسویں[۲۸] شاخ تقوی (خدا کا خوف) ہے خدا تعالے نے فرمایا (خدا سے ڈرو اگر تم مسلمان ہو) سو خداوند تعالے نے شرط تقوے کے ساتھ ایمان کو معلق کیا اور تقوی یہ ہے کہ خدا تعالے کا خوف ایسا طاری ہو کہ انسان کو چوکنا کردے کہ مخالفات و معاصی میں پڑنے سے ڈرتا رہے اور تقوی سب چیزوں میں عام ہے ایک تو تقوے ظاہر ہے دینی اور دنیاوی امور کے متعلق اور ایک تقوی باطن ہے موت اور اُسکے مابعد تمام امور اخرویہ کے متعلق خدا تعالے نے متقیوں کو نجات کا وعدہ دیا ہے کتاب اللہ میں ہے (پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے جو متقی تھے) پھر اس آیت میں کہ تم میں سے خداوند تعالے کے نزدیک زیادہ باعزت وہ شخص ہے جو تم میں زیادہ متقی ہو انکی بلندی

هُوَ الْكَرَمُ الذَّاتِيُّ الَّذِي هُوَ اَفْضَلُ
مِنَ الْكَرَمِ الْفِعْلِيِّ الَّذِي هُوَ السَّخَاءُ وَ
الْكَرَمُ وَالذَّاتِيُّ مِنْ قَوْلِكَ فُلَانٌ عَلٰى
كَرِيْمٍ فَاَهْلُ التَّقْوَى الْمُبَرَّؤُوْنَ مِنْ دَنِيَّاتِ
الْاَفْعَالِ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا مُكْرَمُوْنَ عِنْدَ
اللّٰهِ فَالْخَيْرُ كُلُّهُ هُوَ الْاِطَاعَةُ وَالشَّرُّ كُلُّهُ
هُوَ الْعِصْيَانُ وَحَيْثُ اَنَّ الْمُتَّقِيْنَ
قَدْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ مَظَاهِرَ الْخَيْرِ وَحَمَاهُمْ
مِنْ صَوَادِمِ الشَّرِّ فَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ
عِنْدَ الْخَلْقِ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ وَهُمْ لِلنَّاسِ
نَفْعٌ عَامٌّ يَنْفَعُوْنَ النَّاسَ بِاَقْوَالِهِمْ وَ
اَحْوَالِهِمْ وَاَفْعَالِهِمْ وَبِهٰذَا اثْبَتَتْ
لَهُمُ الْخَيْرِيَّةُ فَاِنَّهُمْ تَزَوَّدُوْا خَيْرَ الزَّادِ
وَاسْتَعَدُّوْا فِيْ هٰذِهِ الدَّارِ الْفَانِيَةِ
لِيَوْمِ الْمِيْعَادِ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَا
اَبْعَدَنَا عَنْهُمْ اٰمِيْنَ -

وَالشُّعْبَةُ التَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ
اَلْوَرَعُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ (اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّ
بَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ
النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَاَ
لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ) فَاِتِّقَاءُ الشُّبُهَاتِ
هُوَ الْوَرَعُ الَّذِي يَسْتَبْرِئُ الْمَرْءُ بِهٖ لِدِيْنِهٖ
وَعِرْضِهٖ - رَاَى الْاِمَامُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَابًّا حَسَنًا وَّلَادَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک اُنکا کرم ہونا ذکر کرکے انکو
عزت بخشے سو یہ کرم ذاتی ہے اور یہ کرم فعلی سے جو سخاوت
اور جود کا نام ہے بہتر ہے سو اہل تقویٰ ظاہری و باطنی
کمینہ کاموں سے بری اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز
ہیں سو ساری کی ساری نیکی خداوند تعالیٰ کی اطاعت
ہے اور ساری کی ساری بُرائی نافرمانی ہے اور چونکہ
متقیوں کو خداوند تعالیٰ نے نیکی کے مظاہر بنایا اور
انہیں بُرائی کے صدموں سے بچایا تو وہ اللہ تعالیٰ
اور خلقت کے نزدیک بہترین مخلوقات ہیں اور
لوگوں کے لیے نفع عام ہیں لوگوں کو اپنے قال و
حال و افعال سے فائدہ پہنچاتے ہیں سو اس سے انکی
خوبی اور بہتری ثابت ہو گئی کیونکہ انہوں نے اچھا توشہ
لیا اور اس سرائے فانی میں روز قیامت کے لیے سامان
بہم پہنچا لیا خداوند تعالیٰ ہمیں اُن میں سے کرے
اور اُن سے دور نہ
ڈالے آمین۔

انتیسویں شاخ ورع (پرہیزگاری) ہے رسول
صلعم نے فرمایا (حلال ظاہر ہے اور حرام بھی روشن ہے،
اور ان دونوں کے درمیان بہت سی مشتبہ چیزیں
ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے تو جس شخص نے
شبہات سے پرہیز کیا اسنے اپنے دین اور آبرو کو عیب
سے بچا لیا) سو شبہات سے بچنا بھی ورع ہے جس
کی بدولت انسان اپنے دین و آبرو کو عیب سے بچا
لیتا ہے امام حسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر
المومنین ہمارے سردار حضرت علی کرم اللہ وجہہ و

سَیِّدِنَا عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَاَتْحَفَهٗ
بِرِضْوَانِهٖ وَسَلَامِهٖ قَدْ اَسْنَدَ ظَهْرَهٗ اِلَی
الْکَعْبَةِ وَهُوَ یَعِظُ النَّاسَ فَوَقَفَ عَلَیْهِ
الْحَسَنُ وَقَالَ لَهٗ مَا مِلَاكُ الدِّیْنِ فَقَالَ
الْوَرَعُ وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (فَضْلُ
الْعِلْمِ خَیْرٌ مِّنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ وَخَیْرُ دِیْنِکُمُ
الْوَرَعُ) وَلَا یَخْفٰی اَنَّ الْوَرَعَ لُبَابُ التَّقْوٰی
لِاَنَّ التَّقْوٰی فِی الْحَرَامِ کُلِّهٖ وَالْوَرَعُ فِی
الشُّبُهَاتِ کُلِّهَا فَالرَّجُلُ الْمُتَحَلِّیْ بِالْوَرَعِ
اِذَا عَرَضَتْ لَهٗ کَلِمَةٌ مُّشْتَبِهَةٌ لَا یَدْرِیْ
اَهِیَ غِیْبَةٌ اَمْ لَا یَکُفُّ عَنْهَا وَعَلٰی ذٰلِكَ
فَقِسْ وَقَدْ جَمَعَ کُلَّ اَحْکَامِ الْوَرَعِ قَوْلُ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (دَعْ مَا یَرِیْبُكَ اِلٰی
مَا لَا یَرِیْبُكَ) وَلَا بِدْعَ فَالَّذِیْ یَتَّقِی
الشُّبُهَاتِ لَا یُقْدِمُ عَلٰی مَا هُوَ فَوْقَهَا
مِنَ الْمَنْهِیَّاتِ وَیَکُفُّ عَنِ الْاِقْدَامِ
بِغَیْرِ بَیَانٍ اَوْ بُرْهَانٍ کِتَابِیٍّ اَوْ عَقْلِیٍّ
عَلٰی مُطْلَقِ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ وَقَدْ تَرٰی اَنَّ
جَمِیْعَ مَا وَقَعَ فِیْهِ الزَّائِغُوْنَ اَهْلُ الْعَقَائِدِ
الْفَاسِدَةِ مِنْ هَضْمِ حُقُوْقِ الْاَنْبِیَاءِ وَ
الْاَوْلِیَاءِ وَالتَّجَرِّیْ عَلَی الْمُخَالَفَةِ فِی الْاَحْکَامِ
الَّتِیْ اَجْمَعَ عَلَیْهَا عُلَمَاءُ الدِّیْنِ وَاَئِمَّةُ
الْمُسْلِمِیْنَ وَالْقَوْلِ بِنَفْیِ الصِّفَاتِ وَالْقَوْلِ
بِخَلْقِ الْقُرْاٰنِ وَبِالتَّشْبِیْهِ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰهِ
وَالْقَوْلِ بِحُدُوْثِ الصِّفَاتِ وَالْفَوْقِیَّةِ

رضی اللہ عنہ کی اولادیں سے ایک نوجوان کو دیکھا
کہ وہ خانہ کعبہ سے پیٹھ لگائے ہوئے لوگونکو وعظ
کر رہا تھا تو حسن بصری وہاں ٹھہر گئے اور پوچھا
دین کی مدار کیا چیز ہے انہوں نے جواب دیا ورع
اور آنحضرت صلعم نے فرمایا علم کا زیادہ ہونا عبادت کے
زیادہ ہونے سے بہتر ہے اور دین کی خوبی ورع
ہے مخفی نہ رہے کہ ورع تقوی کا مغز ہے کیونکہ تقوی
سب محرمات میں ہے اور ورع سارے شبہات میں
ہے سو جو شخص ورع کے زیور سے آراستہ ہے جب
کوئی مشتبہ کلام اسکے درپیش ہو جسے وہ جانتا
نہیں کہ یہ غیبت میں داخل ہے یا نہیں وہ اس سے
باز رہتا ہے اور علی ہذا القیاس اور ورع کے تمام
اقسام کو نبی صلعم کے اس قول نے اپنے اندر جمع کر لیا
ہے (شبہ کی چیز کو چھوڑ کر بے شبہ چیز کو اختیار کرو) اور
یہ (یعنے ورع کا رتبہ تقوی سے اعلے ہونا) کوئی اچنبے
کی بات نہیں جو شخص شبہات سے پرہیز کرتا ہے منہیات
جو شبہات سے اوپر ہیں انکے پاس نہیں پھٹکتا اور
کتابی یا عقلی بیان و برہان کے سوا مطلق کسی قول
یا فعل پر اقدام کرنے سے رکتا ہے غور سے دیکھو تمہیں
معلوم ہو جائیگا کہ جس گڑھے میں اہل زیغ فاسد عقائد
والے گرتے رہے ہیں مثلا انبیا اور اولیا کی کسر شان
اور جن احکام پر علمائے امت اور ائمہ مسلمین کا اتفاق
ہو چکا ہے انکی مخالفت پر جرات کرنا اور صفات
الٰہی کی نفی کا قائل ہونا اور قرآن کو مخلوق کہنا معاذ اللہ
باریتعالی کے مخلوق سے مشابہ ہونے کا قائل ہونا اور صفات

وَالتَّجْنِيَةِ وَالْحَطِّ عَلَى الصَّالِحِيْنَ وَالْاَخْيَارِ عَنْ طُرُقِ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ اٰرَآئِهِمُ الْمُجَانِبَةِ لِاعْتِقَادِ اَهْلِ الْحَقِّ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ اِنَّمَا كَانَ مِنْ قِلَّةِ الْوَرَعِ وَالْاِقْدَامِ بِتَاوِيْلَاتِهِمُ الْكَاذِبَةِ وَاٰرَآئِهِمُ السَّقِيْمَةِ عَلَى الْمُشْتَبِهَاتِ فَتَنَقَّوْا الْغُبَارَ عَنْهَا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتَابٍ مُّنِيْرٍ حَمَانَا اللّٰهُ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ۔

وَالشُّعْبَةُ الثَّلَاثُوْنَ الْقَنَاعَةُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُنْ وَرِعًا تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ اَشْكَرَ النَّاسِ) فَقَدْ جَعَلَ الْقَنَاعَةَ اَفْضَلَ مَقَامَاتِ الشُّكْرِ وَاِنَّمَا الشُّكْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنٰى) وَالْقَنَاعَةُ ضِدُّ الطَّمَعِ وَالْحِرْصِ وَالشَّرَهِ عَلَى الدُّنْيَا وَقَدْ تَزِلُّ اَفْهَامُ الْبَعْضِ فَيَظُنُّوْنَ اَنَّ الْقَنَاعَةَ هِيَ الْبَطَالَةُ وَالْكَسَلُ وَتَرْكُ الْعَمَلِ وَهٰذَا غَلَطٌ سَقِيْمٌ اِنَّمَا الْقَنَاعَةُ سِرٌّ يُسْتَوْدَعُ فِي الْقَلْبِ مَعَ الْعَمَلِ وَالْجِدِّ وَالْاِشْتِغَالِ يَسْتَغْنِيْ بِهِ الْمَرْءُ عَنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَقَلْبُهُ بِسَبَبِ ذٰلِكَ السِّرِّ شَبْعَانُ وَلِسَانُهُ شَاكِرٌ وَّنَفْسُهُ مُطْمَئِنَّةٌ خِلَافًا لِمَنْ يَّكُوْنُ مُشَتَّتَ الْفِكْرِ مَشْغُوْلَ الْقَلْبِ بِطَلَبِ الزِّيَادَةِ مُتَّبِعًا لِّلْهَوٰى مُؤْثِرًا

اعتقاد کرنا صالحین کی شان گھٹانا سلف صالحین کی راہ وروش سے علیحدگی اختیار کرنا اور ان عقائد کے سوا اور جتنے انکے اعتقادات اہل حق یعنے اہل سنت و جماعت کے عقائد حقہ کے برخلاف ہیں اُن سب کا منشا ورع کی قلت اور جھوٹی تاویلوں اور ضعیف راؤں کے سبب مشتبہات پر جرأت کرنا تھا سو بغیر علم اور ہدایت اور روشن کتاب کے مشتبہات میں گھس پڑے اللہ تم ہمیں اور تمام مسلمانوں کو (قلت ورع سے) بچائے

تیسویں شاخ قناعت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا (پرہیزگار بنو تمام لوگوں سے زیادہ عبادت کرنیوالے ہوجاؤگے اور قانع بنو سب سے زیادہ شکر کرنیوالے ہوجاؤگے) تو رسول صلعم نے قناعت کو شکر کے مقامات میں سے برتر مقام قرار دیا ہے اور شکر نصف ایمان ہے رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں (قناعت ایک خزانہ ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتا) قناعت ضد ہے دنیا کی لالچ اور حرص اور آز کی اور یہاں بعض لوگوں کے افہام نے لغزش کھا کر یہ گمان کر لیا ہے کہ قناعت سستی اور بیکاری اور روزگار کے ترک کر دینے کا نام ہے اور حقیقت میں یہ سخت غلطی ہے قناعت تو اس سر کا نام ہے جو باوجود کاروبار میں مصروف ہونے کے دل میں ودیعت رکھا جاتا ہے اُسکی بدولت انسان غیر اللہ سے مستغنی اور بے پروا ہوتا ہے اسکا دل سیر ہوتا ہے اُسکی زبان شکرگذار ہوتی ہے اُسکا نفس اطمینان سے رہتا ہے برخلاف اس شخص کے جسکا فکر زیادہ طلبی کے سبب پراگندہ دل مصروف رہتا ہے۔

لِلدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ فَالْقَانِعُ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ
بِهٖ عَلَيْهِ وَقَسَمَهٗ لَهٗ الَّذِيْ لَا يُرِيْدُ اِلَّا
الْحَلَالَ وَلَا يَتَشَوَّقُ اِلَّا لِلطَّيِّبِ مِنَ
الْاَرْزَاقِ لَا يَجِيْءُ مِنْهُ لِلنَّوْعِ الْاِنْسَانِيِّ
اَذِيَّةٌ وَّلَا ضَرَرٌ بَلْ كُلُّهٗ فِيْ شُغْلِهٖ وَعَمَلِهٖ
نَفْعٌ وَّالْحَرِيْصُ الطَّامِعُ الْغَيْرُ الْقَانِعِ
يَتَطَلَّبُ الزِّيَادَةَ مِنْ كُلِّ طَرِيْقٍ وَّيَعْمَلُ
الْحِيْلَةَ لِاسْتِحْصَالِ الزِّيَادَةِ بِكُلِّ وَجْهٍ لَا
يَرْقُبُ فِيْ ذٰلِكَ سِوَى الْاِلٰهِ وَلَا يَسْتَحْيِيْ
مِنَ النَّاسِ بَلْ رُبَّمَا سَاقَهٗ حِرْصُهٗ لِاَجْلِ
شَرَهِهٖ وَحُصُوْلِ غَرَضِهٖ فَيَجْتَرِئُ عَلَى اِتْلَافِ
النُّفُوْسِ وَهَدْمِ النَّوَامِيْسِ الشَّرْعِيَّةِ
وَيَخُوْضُ بِاِضْرَارِ الْخَلْقِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ
عَلٰى مَا يَزْعُمُ نَفْعَ نَفْسِهٖ فَمَثَلُ ذٰلِكَ الرَّجُلِ
مَثَلُ الْحَيَوَانِ الْمُفْتَرِسِ وَلَا فَرْقَ بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ الْكَلْبِ الْاَكْلَبِ الَّذِيْ يَجِبُ
اِزَالَتُهٗ فَاِنَّهٗ كُلُّهٗ فِيْ شُغْلِهٖ وَعَمَلِهٖ ضَرَرٌ
لِلنَّاسِ مَحْضٌ وَّلَمْ نَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ
الْاُمَّةِ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ اُنَاسًا اَخْطَفَهُمْ
شَرَهُهُمْ وَحِرْصُهُمْ فَاَضَرُّوْا بِالْخَلْقِ وَ
هَدَمُوْا اَرْكَانَ مَنَافِعِ النَّاسِ لِاَغْرَاضِهِمْ
وَلِصَيْدِ اَطْمَاعِهِمْ حَتّٰى ضَاقَتْ بِالنَّاسِ
سُبُلُ الْمَعِيْشَةِ وَكُلَّ يَوْمٍ هُمْ عَلٰى نَسَقٍ
مِّنْ اِظْهَارِ الْبِدَعِ وَبَثِّ الْفِتَنِ وَالْمِحَنِ
فِي الْاُمَّةِ وَاَيْنَ الْقُلُوْبُ بِرَفْعِ شَكْوٰى

آخرت پر ترجیح دیتا ہے سو خدا کے دیئے اور اپنے مقسوم پر
قناعت کرنیوالا سوائے حلال کے کسی چیز کا ارادہ
نہیں کرتا اور سوائے رزق طیّب کے اور چیز کا شوق
مند نہیں ہوتا اُس سے نوع انسانی کے کسی فرد کو ضرر
اور دکھ نہیں پہنچتا بلکہ وہ اپنے کاروبار میں راہ کر
خلق اللہ کے لیے تمام نفع ہی نفع ہے اور حریص
طامع غیر قانع ہر طریق سے زیادتی کا طالب ہوتا
اور حصول زیادتی کے لیے ہر قسم کے حیلے کام میں
لاتا ہے نہ خدا تعالیٰ کی باز پرس سے ڈرتا ہے نہ
لوگوں سے شرم کرتا ہے بلکہ بسا اوقات حرص اُسکو ہوس
بازی اور حصول مطلب کی خاطر کشاں کشاں یہاں
تک پہنچاتی ہے کہ لوگوں کے نفوس اور شرعی ناموس
کے تلف و برباد کرنے پر جرات کر بیٹھتا ہے اور خلق
آزاری کے خطرناک سمندر میں گھس پڑتا ہے اور اس
کارروائی سے اپنے زعم فاسد میں اپنے نفع کا ارادہ
کرتا ہے سو اس شخص کی مثال درندہ حیوان کی طرح
ہے اُس شخص میں اور سگ دیوانے کتے میں کچھ فرق
نہیں جسکا نیست و نابود کرنا واجب ہے کیونکہ وہ
اپنے تمام کاروبار کے لوگوں کے حق میں محض ضرر ہی
ضرر ہے ہم اس امت کے درمیان بہتیرے لوگ دیکھتے
ہیں کہ حرص و آز نے انہیں بدحواس بنا رکھا ہے
سو انہوں نے اپنی امیدوں کے شکار کرنے اور اغراض
کے حاصل کرنے کے لیے خلق اللہ کو ستایا اور پبلک کے
منافع کے ارکان کو مسمار کر دیا یہاں تک لوگوں پر طلب
معاش کے رستے تنگ ہو گئے اور وہ ہر دن ایک ڈھنگ

النَّوعِ الآدمِیِّ مِنهُم اِلیٰ حَظیرَةِ قُدسِ اللہِ تعالیٰ وَهُم فِی بَحبُوحَةِ الاِمهالِ یَزعُمُونَ الاِمهالَ اِهمالاً وَاِنَّهُم لَمَغبُونُونَ (وَسَیَعلَمُ الَّذِینَ ظَلَمُوا اَیَّ مُنقَلَبٍ یَّنقَلِبُونَ) ـ

وَالشُّعبَةُ الحادِیَةُ وَالثَّلٰثُونَ

تَصدِیقُ القَلبِ بِمَا اَقَرَّ بِهِ اللِّسَانُ مِنَ الاِیمانِ بِاللہِ وَسِرُّ ذٰلِكَ اَن یَّستَغرِقَ الاِیمانُ بِاللہِ القَلبَ خاشِعاً لِجَلالِ اللہِ خاضِعاً لِعَظَمَتِهِ ذَلِیلاً لِسُلطانِهِ وَقَد عَرَّفَنا ذٰلِكَ شَیخُنا اِمامُ الاَولِیاءِ وَحَکِیمُهُم السَّیِّدُ اَحمَدُ الرِّفاعِیُّ الحُسَینِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنهُ وَعَنّا بِهِ فَقالَ التَّوحِیدُ وِجدانُ تَعظِیمٍ فِی القَلبِ یَمنَعُ عَنِ التَّعطِیلِ وَالتَّشبِیهِ وَقالَ شَیخُنا القُطبُ الجَلِیلُ السَّیِّدُ بَهاءُ الدِّینِ مُحَمَّدٌ مَهدِیُّ آلِ خِزامِ الصَّیّادِیُّ الرِّفاعِیُّ رَضِیَ اللہُ عَنهُ فِی الحِکَمِ المَهدَوِیَّةِ مانَصُّهُ التَّوحِیدُ ظاهِرُ البُرهانِ رَبُّكَ لا تُدرِکُهُ الاَبصارُ وَهُوَ یُدرِكُ الاَبصارَ وَهُوَ اللَّطِیفُ الخَبِیرُ اِحتَجَبَ عَنكَ بِلُطفِهِ فَلا تُکَیِّف وَتُشَبِّه مالَم تَکُن تُدرِكُ فَتَکذِبَ وَهُنالِكَ تَعبُدُ ما شَبَّهتَ فَاجعَل هَیبَتَهُ فِیكَ قائِمَةً وَهِمَّتَكَ مِنَ الوَهمِ سالِمَةً وَآیاتِ ذِکرِهِ بِلِسانِكَ دائِمَةً وَاَنتَ

شکایت کا مرافعہ خطیرۃ القدوس میں پیش کر رہا ہے حالانکہ وہ میدان مہلت کے بیچوں بیچ سیر کر رہے ہیں وہ تو اس مہلت کو فروگذاشت سمجھے ہوئے ہیں اور حقیقت میں وہ امتحان و آزمایش کے شکنجے میں کسے جا رہے ہیں (اور ابھی عنقریب ظالموں کو معلوم ہو جاویگا کہ کونسی الٹی پلٹی کھاتے ہیں)۔

اکتیسویں شاخ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا اقرار جو زبان نے کیا ہے دل سے گرویدہ ہو کر اسے مان لینا اور اسکا سر یہ ہے کہ ایمان باللہ تمام دل کو گھیر لے در آنحال کہ اللہ کے جلال کے سامنے فروتنی کرنیوالا ہے انکی عظمت کے آگے جھکنے والا ہے اسکے غلبہ و سلطان کے روبرو ذلیل ہونے والا ہے چنانچہ خبر اسکا پتہ ہمارے شیخ امام الاولیا حکیم الاصفیا سید احمد رفاعی حسینی نے دیا اللہ تعالےٰ انسے خوشنود ہو اور برکت انکے ہمسے راضی ہو سو انہوں نے فرمایا توحید ہے کہ دل میں ایسی تعظیم پائی جائے جو تعطیل اور تشبیہ سے مانع ہو۔ ہمارے شیخ قطب جلیل سید بہاء الدین محمد مہدی آل خزام صیادی رفاعی رضی اللہ عنہ نے جو حکم مہدویہ میں فرمایا اسکا مضمون یہ ہے کہ توحید کی دلیل نہایت کھلی اور روشن ہے خدا تعالےٰ کا ادراک آنکھیں نہیں کر سکتیں وہ آنکھوں کا ادراک کرتا ہے اور وہ باریک بین ہے باخبر وہ اپنی لطف کے باعث تجھ سے حجاب میں ہے سو جس چیز کو تو ادراک نہیں کر سکتا اسکے لیے کوئی کیفیت نہ ثابت کر نہ اُسے کسی چیز سے تشبیہ دے ورنہ تو جھوٹا ہوگا اور اس صورت میں تیری عبادت اس چیز کے لیے واقع ہوگی جسکے ساتھ تو اُسے تشبیہ دے رہا ہے

حِيْنَئِذٍ مِنَ الْاَمِيْنِيْنَ اِسْتَوْدَعَكَ
لَطَائِفَ تَعْرِفُ وُجُوْدَهَا فِيْكَ وَلَا
يُدْرِكُهَا بَصَرُكَ لِتَعْرِفَ سِرَّ لُطْفِهٖ فَدَعْ
ظُلْمَةَ طَبْعِكَ وَضَعْ خَدَّكَ ذُلًّا لِرَبِّكَ
عَلَى التُّرَابِ وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِنْتَهٰى
وَقَدْ جَمَعَ كُلَّ اَقْوَالِ الْعَارِفِيْنَ وَالْحُكَمَاءِ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالْبُلَغَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ قَوْلُ
سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ حَبِيْبِ اللّٰهِ صَادِقِ
الْوَعْدِ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِنَصِّ (تَفَكَّرُوْا فِيْ خَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَتَفَكَّرُوْا
فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ) فَهٰذَا الْحَدِيْثُ الشَّرِيْفُ
يَاْمُرُ بِالتَّفَكُّرِ فِيْ اٰلَائِهٖ وَمَصْنُوْعَاتِهٖ وَ
خَلْقِهٖ سُبْحَانَهٗ وَيَنْهٰى عَنِ التَّفَكُّرِ فِيْ ذَاتِهٖ
لِاسْتِحَالَةِ اِحَاطَةِ الْحَادِثِ بِالْقَدِيْمِ وَ
الْمَيِّتِ بِالْحَيِّ وَالْمَعْدُوْمِ بِالْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ
وَكُلُّ مَا سِوَى اللّٰهِ مَخْلُوْقٌ لَطُفَ اَوْ كَثُفَ
كَبُرَ اَوْ صَغُرَ اَمَا تَرٰى سِرَّ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِ الْاَرْوَاحِ
فَخَلْقُهَا اَغْرَبُ وَاَعْظَمُ مِنْ غَيْرِهَا مِنَ
الْاَجْسَامِ وَالنُّفُوْسِ لِاَنَّهَا بَسِيْطَةٌ لَطِيْفَةٌ
جِدًّا وَهِيَ صَادِرَةٌ عَنْ اَمْرِهٖ سُبْحَانَهٗ فَاِذَا
تَدَبَّرْتَهَا وَفَهِمْتَ لُطْفَهَا عَلِمْتَ مَا عَلَيْهَا
مِنْ اٰثَارِ الْحَدَثِ فَتَنْفِيْ عَنِ الْخَالِقِ الْمُنَزَّهِ
عَنْ سِمَاتِ الْحَادِثَاتِ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ
قَبِيْلِ الْاَرْوَاحِ وَالْعُقُوْلِ وَتُنَزِّهُهٗ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ سِوَى الْخَالِقِ بِالْحَدَثِ وَقَدْ

تو امن والوں میں ہوگا اسنے تیرے اندر بہت سے لطائف
جنکا اپنے اندر پایا جانا تجھے خوب معلوم ہے اور تیری آنکھ
انکو نہیں ادراک کر سکتی اسلیے ودیعت رکھے ہیں کہ تو
اسکے لطف کے سر کو پہچانے پس تو اپنی طبیعت کی تاریکی
کو چھوڑ دے اور اپنے رخسارہ کو خداوند تعالے کے آگے
خاکساری کی مٹی پر رکھ دے اور انابت والوں کے
طریقہ کی پیروی کر (تمام شد) اور دونوں جہانوں کے سردار
خدا کے دوست صادق الوعد امانتدار صلعم کے قول نے
جسکی عبارت یہ ہے وہ خدا کی خلقت میں غور و فکر کرو اور
اسکی ذات میں تفکر نہ کرو تمام عارفین و دانشمندان دینا
و صدیقین اور اہل بلاغت محققین کے اقوال کے مضمون
کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے یہ حدیث شریف نعماے
ربانی و مصنوعات و مخلوقات سبحانی میں تفکر کرنے کا
حکم کرتی ہے اور اسکی ذات میں سوچنے سے منع کرتی
ہے کیونکہ حادث کا قدیم اور مردہ کا زندہ پر اور معدوم
کا واجب الوجود پر احاطہ کرنا محال ہے جو چیز خدا
کے سوا ہے سب مخلوق ہے لطیف ہے یا کثیف بڑی
ہو یا چھوٹی کیا تو نے ارواح کی پیدایش کی سر میں کبھی
غور نہیں کی انکی پیدایش اپنے غیر کی نسبت خواہ اجسام
ہوں خواہ نفوس عجیب اور زیادہ شاندار ہے کیونکہ
وہ بسیط اور نہایت لطیف ہیں تاہم وہ اللہ تعالے
کے امر سے صادر ہوئے ہیں سو جب تو انمیں غور کریگا
اور ان کی لطافت کو سمجھ لیگا تو جو انپر آثار حدوث
ہیں وہ تجھے صاف معلوم ہو جاینگے اسوقت تو خالق
سبحانہ سے جو حادثات کے نشانات سے منزہ پاک ہے

ضلّ خلق كثير في الأرواح والنفوس فقالوا بقدمها وآخرون قالوا بقدم الكل جسدا كان أو غيره حتى عطل بعضهم والعياذ بالله تعالى وقال بنفي الصانع وكل ذلك من ظلمة الجهل و عدم صحة النظر اذ الواجب الوجود موجود ولكن ليس كشيء من الموجود ولا ذاته كالذوات وقدمه سبحانه لا يحتاج الى دليل ومع ذلك فالدليل قوله سبحانه (هو الأول) ومن العقل استحالة التسلسل واذا ابطل التسلسل ثبت القدم للواجب القديم ودليل البقاء قوله سبحانه (كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام) ودليله من العقل ما ثبت قدمه استحال عدمه ودليل مخالفته جلت قدرته للاشياء وانه ليس بجوهر ولا جسم ولا عرض فمن النقل قوله تعالى (ليس كمثله شيء) والاشياء لا تخلو عن هذه الثلاثة اشياء اعني الجسم والجوهر والعرض والدليل من العقل ان الجوهر هو الموضوع في الحيز المحصور فيه فقد ظهرت فيه صورة الوضع في حيزه بسكونه والسكون عرض حال معه بحدوثه في الحيز بعد الحركة التي

ارواح اور عقول کی نسبت بہت سی خلقت گمراہ ہوگئی ہے کہ انکو قدیم مان لیا اور دوسرے فریق تمام عالم کے قدم کے قائل ہو گئے خواہ جسم ہو یا غیر جسم یہانتک کہ بعض (کمبخت) معطل ہو کر نفی خالق تعالیٰ کے قائل ہو گئے اور یہ سب کچھ جہالت کی تاریکی اور نادرستی نظر و فکر کا نتیجہ ہے اسلیے کہ حقیقۃ الامر یہ ہے کہ واجب الوجود موجود ہے لیکن موجودات میں سے کسی چیز کی مثل نہیں اور نہ اس کی ذات اور ذاتوں کی طرح ہے اور اس پاک و منزہ کا قدیم ہونا کسی دلیل کا محتاج تو نہیں تاہم (اس مدعا کی نقلی، دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے (وہ سب سے پہلا ہے) اور عقلی دلیل تسلسل کا محال ہونا ہے جب تسلسل باطل ہو گیا تو ایک ذات قدیم کے لیے قدم ثابت ہو گیا اور بقا کی نقلی، دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے (جو کچھ روئے زمین پر ہے سب فانی ہے اور تیرے رب صاحب جلال و اکرام کی ذات باقی رہیگی) اور اسکی عقلی دلیل یہ ہے کہ جس چیز کی قدامت ثابت ہو جائے اسکا عدم محال ہوتا ہے اور نقلی دلیل اس امر کی کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمام اشیا سے مباین و مخالف ہے نہ وہ جوہر ہے نہ جسم نہ عرض خدا تعالیٰ کا یہ فرمان ہے (کوئی چیز اس کی مثل نہیں) ہے اور تمام اشیا ان تین قسم سے خالی نہیں ہوتیں یعنے جسم جوہر عرض اور اس مدعا کی عقلی دلیل یہ ہے کہ جوہر موضوع یعنے قائم بالذات چیز کا نام ہے جو حیز کے اندر اور اس میں محصور ہے پس موضوع ہونے کی صورت اس میں حیز کے اندر اسکے سکون کی وجہ سے ظاہر ہوئی ہے اور سکون عرض ہے جو حیز میں اسکے حادث ہونے پر اس میں حلول کر گئی ہے مگر بعد

صَارَ بِهَا اِلَى الْحَيِّزِ وَحِينَئِذٍ سَكَنَ فِي الْحَيِّزِ
فَقَدْ ظَهَرَ اَنَّ الْجَوْهَرَ مَفْعُولٌ لِغَيْرِهِ
بِالْبُرْهَانِ وَاَمَّا الْجِسْمُ فَاِنَّهُ لَوْكَانَ جِسْمًا
لَكَانَ مُؤَلَّفًا مِّنْ جَوَاهِرَ كَثِيْرَةٍ وَلَمْ تَكُنْ
تِلْكَ الْجَوَاهِرُ مُؤْتَلِفَةً اِلَّا بَعْدَ اِفْتِرَاقِهَا
فَقَدْ ظَهَرَتْ فِي الْجِسْمِ صُوْرَةُ التَّالِيْفِ
وَالْمُؤَلَّفُ مَفْعُوْلٌ لِّغَيْرِهِ وَاَمَّا الْعَرَضُ
فَلَوْكَانَ عَرَضًا لَكَانَ حَالًّا فِي الْاَجْسَامِ وَ
الْجَوَاهِرِ لِاَنَّ الْعَرَضَ لَا يَكُوْنُ مَوْجُوْدًا
بِانْفِرَادِهٖ اِنَّمَا يُوْجَدُ اللَّوْنُ وَالْحَرَكَةُ
وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْاَعْرَاضِ فِي الْجَوَاهِرِ
وَالْاَجْسَامِ فَاِذَا كَانَ حَالًّا فِيْهِمَا لَا
يُوْجَدُ اِلَّا مَعَهَا فَقَدْ ظَهَرَتْ فِيْهِ
الصَّنْعَةُ كَمَا ظَهَرَتْ فِي الْجِسْمِ وَالْجَوْهَرِ
وَدَلِيْلُ اَنَّهٗ لَيْسَ مُخْتَصًّا بِجِهَةٍ قَوْلُهٗ سُبْحَانَهٗ
(اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ)
(وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ) وَدَلِيْلُهٗ مِنَ
الْعَقْلِ اَنَّهٗ لَوْكَانَ فِيْ جِهَةٍ لَغَابَتْ عَنْهُ
الْجِهَةُ الْاُخْرٰى لِكَوْنِهٖ مَحْدُوْدًا وَالدَّلِيْلُ
عَلٰى اَنَّهٗ لَيْسَ مُسْتَقِرًّا عَلٰى مَكَانٍ وَّلَا
حَالًّا فِيْ شَيْءٍ قَوْلُهٗ تَعَالٰى (لَا تُدْرِكُهُ
الْاَبْصَارُ) (وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا) وَمِنَ
الْعَقْلِ اَنَّهٗ لَوْكَانَ عَلٰى شَيْءٍ اَوْ فِيْ شَيْءٍ
لَاَدْرَكَتْهُ الْاَبْصَارُ وَالْاَوْهَامُ وَلَاَمْكَنَتْهُ
الْحَوَاسُّ وَاَحَاطَتْ بِمَا يَلِيْهَا مِنْهُ وَهُوَ

حیز کیطرف پہنچا اور اس وقت حیز میں ساکن ہو گیا
سو اس دلیل سے ظاہر ہو گیا کہ جوہر کسی اور کا بنایا ہوا
ہے ولیکن نفی جسم کی سو وہ اسلیے ہے کہ اگر جسم ہوتا تو
بہت سے جواہر سے مرکب ہوتا اور ان جواہر کی ترکیب
و تالیف نہیں ہوئی مگر بعد اسکے کہ آپس میں علیحدہ علیحدہ
تھے پھر اسکے بعد جسم میں تالیف کی صورت ظاہر
ہوئی اور جو مؤلف ہوتا ہے وہ کسی اور کا بنایا ہوا
ہوتا ہے ولیکن نفی عرض کی سو وہ اسلیے ہے کہ
اگر عرض ہوتا تو ضرور ہے کہ اجسام میں اور جواہر میں
اس کا حلول ہوتا کیونکہ عرض علیحدہ بذات خود موجود
نہیں ہوتی رنگ حرکت وغیرہ اعراض کے موجود ہونے
کی صورت یہی ہے کہ جواہر اور اجسام میں حلول کر کے پائے
جائیں پھر اگر باریتعالی انمیں حلول کیے ہوتا تو ان کی
معیت کے سوا موجود نہ ہوتا تو اسمیں بھی جسم و جوہر کی طرح
مصنوعیت ظاہر ہوتی تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا
اور نقلی دلیل اس امر کی کہ خداوند تعالے کسی جہت سے
مختص نہیں اللہ تعالی کا یہ قول ہے (اللہ ہر چیز کا
پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے) اور
(اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں کہ تم ہو) اور
عقلی دلیل یہ ہے کہ اگر وہ ایک جہت میں ہوتا تو اس
سے دوسری جہت غائب ہوتی کیونکہ وہ محدود ہے
اور اس امر کی نقلی دلیل کہ خداوند تعالے کسی مکان پر
قرارگیر اور کسی چیز میں حلول کرنے والا نہیں خداوند
تعالے کا یہ قول ہے (اس کو آنکھیں نہیں پاتیں) (اور کوئی
اپنے علم کے ذریعے اسکا احاطہ نہیں کر سکتے ہیں) اور عقلی

مُنَزَّہٌ عَنْ كُلِّ ذٰلِكَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ) -
وَالشُّعْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ اَلْاِيْمَانُ
بِالصِّفَاتِ وَالْاَسْمَآءِ وَهِيَ شُعْبَةٌ لَّابُدَّ
مِنَ التَّصْدِيْقِ بِهَا فَاِنَّ عَدَمَ التَّصْدِيْقِ
بِهَا يُؤَدِّيْ اِلٰى تَكْذِيْبِ الْكِتَابِ الْعَزِيْزِ
وَاَخْبَارِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَثْبَتَ لِنَفْسِهٖ
فِيْ كِتَابِهِ الْكَرِيْمِ صِفَةَ الْكَلَامِ وَالْعِلْمِ
وَالرَّحْمَةِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْقُرْاٰنُ وَ
الْحَدِيْثُ وَاَهْلُ السُّنَّةِ وَعُلَمَآءُ الصَّحَابَةِ
وَاَئِمَّةُ الْمَذَاهِبِ وَالْمُتَكَلِّمُوْنَ كُلُّهُمْ
اَثْبَتُوْا لَنَا ذٰلِكَ وَنَقَلُوْا اِلَيْنَا اَخْبَارَ الصِّفَاتِ
وَنَطَقُوْا بِهَا فَتَكْذِيْبُهُمْ يَسْتَلْزِمُ هَدْمَ
الشَّرِيْعَةِ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ وَهٰهُنَا سِرٌّ وَّهُوَ
اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ اَحْسَنَ لِلْمَخْلُوْقِ بِالسَّمْعِ
الْمُقَيَّدِ وَالْحَيَاةِ الْمُقَيَّدَةِ وَالْبَصَرِ الْمُقَيَّدِ
وَالْكَلَامِ الْمُقَيَّدِ وَاَمْثَالِ ذٰلِكَ مِنَ الصِّفَاتِ
الْمُقَيَّدَةِ يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلٰى سَمْعِ بَارِئِهِ
الْمُطْلَقِ وَبَصَرِهِ الْمُطْلَقِ وَكَلَامِهِ الْمُطْلَقِ
وَحَيَاتِهِ الْمُطْلَقَةِ وَسَائِرِ صِفَاتِهِ الْمُقَدَّسَةِ
الْمُطْلَقَةِ فَاَسْمَآؤُهٗ سُبْحَانَهٗ وَصِفَاتُهٗ كُلُّهَا
قَدِيْمَةٌ بِقِدَمِهٖ تَعَالٰى لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّقَالَ
شَيْءٌ مِّنْهَا مُحْدَثٌ وَمَنْ هٰذَا الَّا يَلْزَمُ

ان سب باتوں سے پاک اور برتر ہے دیکھو وہ اللہ ایک ہے
اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا ہے نہ ہی وہ
کسی سے جنا گیا ہے اور نہ کوئی اسکے میل جوڑ کا ہے
بتیسویں شاخ خدا تعالی کی صفتوں اور
ناموں پر ایمان لانا ہے یہ ایک ایسی شاخ ہے جسکی
تصدیق نہایت ضروری ہے کیونکہ اسکی تصدیق
نہ کرنا کتاب الہی اور احادیث رسالت پناہی کی
تکذیب کا موجب ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے قرآن
کریم میں اپنے لیے صفت کلام و علم و رحمت و
صفت سمع و بصر ثابت کی ہے اور قرآن و حدیث
اور اہلسنت اور علماء صحابہ اور ائمہ مذاہب اور
علماء متکلمین سب نے ان صفات کو ثابت کیا ہے
اور احادیث صفات کو ہمارے پاس نقل کیا ہے
اور انہیں بیان کیا ہے تو ان کو جھٹلانے سے معاذ اللہ
شریعت کا ہدم اور مسمار کرنا لازم آتا ہے یہاں
ایک راز ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالے نے سمع
بصر حیاۃ کلام وغیرہ مقید صفات عطا کر کے مخلوق
پر احسان کیا ہے تو ان مقید صفات سے خالق
سبحانہ کی سمع بصر کلام حیات وغیرہ مطلق صفات
مقدسہ کا پتہ چلتا ہے خدا وند جل جلالہ کے تمام
اسماء اور صفات بھی قدیم اس
کی ذات کے ساتھ ہمیشہ قدیم ہیں
جائز نہیں کہ انہیں سے کسی کو
محدث و نو پیدا کہا جاوے اور
اس تعدد قدما کا قائل ہونا

اَلْقَوْلُ بِتَعَدُّدِ الْقِدَمِ بَلْ صِفَاتُهٗ وَ
اَسْمَاؤُهٗ سُبْحَانَهٗ قَائِمَةٌ بِهٖ قَدِيْمَةٌ بِقِدَمِهٖ
وَالْيَتَدَبَّرْ فَاِنَّ اَسْمَاءَهٗ سُبْحَانَهٗ تَنْقَسِمُ اِلٰی
ثَلَاثَةِ اَقْسَامٍ قِسْمٌ يَدُلُّ عَلَی الذَّاتِ كَشَيْءٍ
وَّمَوْجُوْدٍ وَّمَذْكُوْرٍ وَّمَا كَانَ مِثْلَ هٰذَا
فَهُوَ يَدُلُّ عَلَی الْمُسَمّٰی نَفْسِهٖ وَقِسْمٌ يَدُلُّ
عَلٰی ذَاتٍ وَّصِفَاتِ ذَاتٍ كَالْحَيِّ وَالْعَالِمِ
وَالْقَادِرِ وَالسَّمِيْعِ وَالْبَصِيْرِ فَهٰذَا يَدُلُّ
عَلٰی ذَاتٍ وَّصِفَةِ ذَاتٍ وَّهِيَ الْحَيٰوةُ
وَالْعِلْمُ وَالْقُدْرَةُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ وَقِسْمٌ
يَدُلُّ عَلٰی ذَاتٍ وَّصِفَةِ فِعْلٍ كَالْمُمِيْتِ
وَالْخَالِقِ وَالرَّازِقِ فَالْمُمِيْتُ هُوَ اللّٰهُ
سُبْحَانَهٗ وَالصِّفَةُ هِيَ الْمَوْتُ وَالْاِمَاتَةُ
وَهِيَ فِعْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهِيَ صِفَةُ
فِعْلٍ لَّا يَرْجِعُ اِلَی الذَّاتِ مِنْهَا شَيْءٌ وَّلَوْ
جَازَ ذٰلِكَ لَدَلَّ عَلٰی اَنَّ الْخَلْقَ وَالْمَوْتَ
وَكُلَّ صِفَةِ فِعْلٍ قَائِمٌ كُلُّهَا بِذَاتِ الْبَارِئِ
سُبْحَانَهٗ وَاللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مُنَزَّهٌ عَنْ
كُلِّ ذٰلِكَ فَعَلٰی هٰذَا وَجَبَ عَلَيْنَا الْاِيْمَانُ
بِصِفَاتِهٖ وَاَسْمَائِهِ الَّتِيْ اَثْبَتَهَا لِنَفْسِهٖ
وَشَهِدَ بِهَا الْعَقْلُ وَالدَّلِيْلُ وَحَسْبُنَا
اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔

وَالشُّعْبَةُ الثَّالِثَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ

اَلْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ وَالْقَضَايَا الْجَارِيَةِ
عَلَی الْخَلْقِ فَاِنَّ الْقَدَرَ فِعْلُ اللّٰهِ يَتَصَرَّفُ

لازم نہیں آتا بلکہ اس پاکذات کے تمام اسما وصفات
اسکے قدم کے ساتھ قدیم ہیں اسکو خوب سوچ لینا
چاہیے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالے کے اسما تین قسموں
میں منقسم ہیں ایک قسم وہ جو ذات پر دلالت کرتے ہیں
جیسے شی موجود مذکور اور جو نام اس قسم کے ہوں
وہ خود ذات مسمی پر دلالت کرینگے دوسری قسم وہ
جو ذات اور صفات ذات پر دلالت کرتے ہیں جیسے
زندہ، عالم، قادر، سمیع بصیر تیسری قسم وہ ہے جو
ذات اور صفت فعل پر دلالت کرتے ہیں جیسے مارنے
والا۔ پیدا کرنے والا۔ رزق دینے والا سو مارنے
والا وہ خدا سبحانہ وتعالے ہے اور صفت موت
اور مارنا ہے اور یہ خداوند تعالے کا کام ہے سو
وہ ایک فعل کی صفت ہے ذات کیطرف اسکا رجوع
نہیں اگر یہ جائز ہو جاتا تو اس بات پر دلالت کرتا
کہ خلق اور موت اور ہر صفت فعلیہ سب کے سب خداوند
تعالے کی ذات سے قائم ہیں حالانکہ اللہ تعالے
ان سب سے پاک اور منزہ ہے تو بنا برا سکے ہم پر
...... اللہ تعالی کی اُن تمام صفات اور اسما پر ایمان
واجب ہے جنہیں خداوند تعالے نے اپنے لیے ثابت
کیا ہے اور عقل اور دلیل نے انکی شہادت دی ہے
اور کافی ہے ہم کو اللہ
اور وہ اچھا کارساز ہے

تینتیسویں شاخ تقدیر اور قضا جو خلق اللہ پر
جاری ہو رہی ہیں انکے ساتھ ایمان لانا ہے کیونکہ تقدیر
اللہ تعالے کا فعل ہے جسکے ساتھ وہ اپنی

بِهٖ فِيْ خَلْقِهٖ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ
وَفِيْ حَدِيْثِ جِبْرِيْلَ الَّذِيْ مَرَّ وَ
تُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ كُلِّهٖ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالَّذِيْ
يَحْلِفُ بِهٖ ابْنُ عُمَرَ لَوْ اَنَّ لِاَحَدِهِمْ مِثْلَ
اُحُدٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا
قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَفِيْ
حَدِيْثٍ لِكُلِّ اُمَّةٍ مَجُوْسٌ وَمَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ وَذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ
يَجْحَدُوْنَ قُدْرَةَ الْخَالِقِ وَقُوَّةَ سُلْطَانِهٖ
فِي الْخَلْقِ وَمَا ذٰلِكَ اِلَّا مِنْ غَفْلَتِهِمْ
فِي الْوَقْتِ وَاِلَّا لَوْ تَفَكَّرُوْا اِبْرَازَهُمْ
مِنْ عَالَمِ الْغَيْبِ اِلٰى عَالَمِ الشُّهُوْدِ بِغَيْرِ
عِلْمٍ مِنْهُمْ وَلَا رَاْيٍ وَلَا عَزْمٍ وَلَا عَزِيْمَةٍ
وَاِصْعَادَهُمْ مِنْ مَرْتَبَةِ الطُّفُوْلِيَّةِ اِلٰى مَرْتَبَةِ
الشَّيْخُوْخَةِ ثُمَّ اِرْجَاعَهُمْ مِنْ مَنْزِلَةِ
الْوُجُوْدِ اِلٰى مَنْزِلَةِ الْعَدَمِ وَاِقَامَةَ
اَسْرَارِ الْقَدَرِ حَالَ حَيَاتِهِمْ فِيْهِمْ فِيْ
كُلِّ حَالٍ مِنْ اَحْوَالِهِمْ حَتّٰى فِيْ خَوَاطِرِهِمْ
وَقِيَامِهِمْ وَقُعُوْدِهِمْ وَنَوْمِهِمْ وَيَقْظَتِهِمْ
وَاَدْرَكُوْا سِرَّ ذٰلِكَ وَسَرَيَانَهٗ فِيْهِمْ
لَاٰمَنُوْا كُلَّ الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ اِجْلَالًا
لِعَظَمَةِ سُلْطَانِ الْمُقْتَدِرِ الَّذِيْ هُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فَاِنَّ الْاِسْتِطَاعَةَ وَ
الْقُوَّةَ الْمَنْسُوْبَةَ اِلَى النُّفُوْسِ وَ

مخلوق میں تصرف کرتا ہے اور اسی کے لیئے ہی حکم اور اسی کی طرف
مذکور ہو چکی ہے صفت ایمان میں وارد ہے اور دیگر تو
ایمان لاوے تمام بھلائی اور برائی کے مقدر ہونیکا"
ابن عمرؓ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کی ابن عمرؓ
قسم کھاتا ہے تم میں سے کسی کے پاس احد پہاڑ کے برابر
سونا ہو اور وہ اُسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر ڈالے
توجبتک وہ قدر پر ایمان نہ رکھتا ہو خدا تعالیٰ اُس سے
کبھی قبول نہیں کریگا ایک اور حدیث میں ہے ہر امت
کے لیے مجوس ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوس وہ
لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں اور یہ اس
لیے ہے کہ وہ خالق سبحانہ کی قدرت اور خلق پر اُسکی
قوت اور غلبہ کا انکار کرتے ہیں اور اس کا منشا کوئی اور
چیز نہیں مگر اُن کی غفلت اور وقت میں انکا تدبر نہ ہونا
ورنہ اگر وہ عالم غیب سے اپنے علم و رای اور عزم و
ارادہ کے سوا عالم شہود میں آنے کو سوچتے اور درجہ
طفولیت سے مرتبہ شیخوخت کی طرف ترقی کرنے میں
اور پھر منزل وجود سے سرائے عدم کیطرف پھیرے
جانے میں اور اپنی زندگانی کے حالات میں سے ہر
حال یہانتک کہ اپنے دل کے خیالات نشست برخاست
خواب و بیداری کی حالت میں اپنے اندر اسرار قدر
کے قائم رہنے میں غور و تفکر کرتے اور اپنے اس
راز کا اور اپنے اندر اسکے سرایت کرنے کا ادراک کرتے
تو تقدیر کرنے والا جو ہر چیز پر قادر ہے اسکے سلطان
کی عظمت و جلال کو دیکھ کر تقدیر پر پورا پورا ایمان
لے آتے کیونکہ اکتساب حرکات و سکنات پر طاقت

الْأَرْوَاحِ عَلَى اكْتِسَابِ الْحَرَكَاتِ فِي السَّكَنَاتِ إِنَّمَا إِضَافَتُهَا إِلَى الْخَلْقِ مَجَازٌ وَالَّذِي أَعْطَاهَا فِي الْحَقِيقَةِ هُوَ اللهُ يُعْطِي الْقُوَّةَ وَالْاِسْتِطَاعَةَ وَيَخْلُقُهَا وَيَخْلُقُ الْمَقْدُورَ بِالَّذِي تَقَعُ عَلَيْهِ الْقُدْرَةُ وَالْقُوَّةُ فِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ سَوَاءٌ كَانَ الْمَقْدُورُ فِعْلًا لِلنُّفُوسِ أَوْ نَظَرًا لِلْعُقُولِ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَفِي كَلَامِ الْإِمَامِ الرِّفَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَوْمٌ صَادَفَتِ الْأَسْبَابُ فَظَهَرَتِ الْحَوَادِثُ فَقُلْ لَهُمْ هٰذَا هُوَ الْقَدَرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ وَأَفْعَالُ الْعِبَادِ اخْتِيَارِيَّةٌ وَاضْطِرَارِيَّةٌ فَالْاِخْتِيَارِيَّةُ تَحْتَ نُفُوذِ الْإِرَادَةِ الْجُزْئِيَّةِ الَّتِي وَهَبَهَا لِلْخَلْقِ خَالِقُهُمْ فَهُمْ عَنْهَا مَسْئُولُونَ وَمُثَابُونَ أَوْ مُعَاقَبُونَ وَعَنِ الْاِضْطِرَارِيَّاتِ غَيْرُ مَسْئُولِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ -

وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالثَّلَاثُونَ

الْإِيمَانُ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ بِالْقَلْبِ جَزْمًا وَاعْتِقَادًا صَحِيحًا وَإِيمَانًا خَالِصًا فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَا يَقْبَلُ الْإِيمَانَ بِهِ إِلَّا مَقْرُونًا بِالْإِيمَانِ بِالرُّسُلِ وَالْمُخَالِفُ فِي هٰذَا يَكْفُرُ وَالْعِيَاذُ بِاللهِ وَلَوْلَا الرُّسُلُ لَبَقِيَتِ الْعُقُولُ فِي عَمًى وَكُلُّ عَقْلٍ لَمْ يَتَّبِعِ الرُّسُلَ فَهُوَ فِي عَمَى الشُّكُوكِ وَالْأَوْهَامِ حَائِرٌ كَلِيمٌ وَلِتَعَلُّقِهِمَا مِنْ خَطَائِهِ وَشَكِّهِ

اور قوت رکھنا جو نفوس وارواح کیطرف منسوب ہے اس کی نسبت خلقت کیطرف مجازی ہے حقیقت میں دینے والا انکا خدا ہے جو قوت اور طاقت عطا کرتا ہے اور اس قوت کو پیدا کرتا ہے اور مقدور کو بھی ملکوت اور جبروت میں جس کیفیت سے اسپر قدرت کا وقوع ہوتا ہے پیدا کرتا ہے خواہ مقدور نفوس کا کام ہو خواہ عقول کا خیال ہو یا اسکے سوا امام رفاعی کی کلام میں ہے ایک قوم (منکرین قدر) کا خیال ہے کہ اسباب کے توسط سے حوادث (وکائنات) کا ظہور ہوا تو ان سے کہدو یہی تو قدر ہے بشرطیکہ تم میں عقل ہو (جسے سوچو) اور بندوں کے افعال بعض اختیاری ہیں بعض اضطراری۔ پھر اختیاری اُس ارادہ جزئیہ کے نفوذ کے تحت میں ہیں جو خالق نے خلقت کو عطا کیا ہے لہذا وہ ایسے کاموں کی بابت سوال کیے جائیں گے اور (نیکی کی صورت میں) ثواب اور (بدی کی صورت میں) عذاب دیے جائینگے اور اضطراری کا سوال

چونتیسویں شاخ انبیا اور مرسلین کو دل سے بختہ یقین اور صحیح عقیدہ مندی۔ اور خالص ایمان کے ساتھ ماننا ہے اسلیے کہ اللہ تعالے ایمان باللہ کو اسی صورت میں قبول کرتا ہے جب ایمان بالرسل کے ساتھ ملا ہوا ہو اور اس میں خلاف کرنیوالا معاذ اللہ کافر ہوجاتا ہے اگر رسول نہ ہوتے تو تمام عقول نابینا ہی رہتے اور جس عقل نے رسولوں کی اتباع نہیں کی وہ شکوک اور اوہام کی تاریکی میں حیران دم و (اپنی) کمائی خطا اور شک کے بیابانوں میں

يَمُوْتُ وَحَيْثُ لَمْ يَكُنْ عَنِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ غِنًى وَجَبَ تَمْيِيْزُهُمْ عَنْ غَيْرِهِمْ وَمَعْرِفَتُهُمْ حَقَّ الْمَعْرِفَةِ وَهُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَشَرِ عُرِفُوْا بِالْمُعْجِزَاتِ الَّتِيْ أَعْجَزُوْا بِهَا الْخَلْقَ وَلَمَّا أَتَوْا بِمَا لَيْسَ فِيْ طَاقَةِ الْبَشَرِ الْإِتْيَانُ بِمِثْلِهٖ وَهُمْ مِنَ الْبَشَرِ عُلِمَ أَنَّ ذٰلِكَ الْمُعْجِزَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَهُمْ رُسُلُ اللّٰهِ إِلٰى خَلْقِ اللّٰهِ فَوَجَبَ الْإِيْمَانُ بِهِمْ وَمَعْرِفَةُ الْمُعْجِزَةِ تَعْتَبِرُ بِأَمْرَيْنِ الْأَوَّلُ صَلَاحُ الرَّسُوْلِ فِيْ نَفْسِهٖ وَفَضْلُهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ وَعِصْمَتُهٗ مِنَ الْكَذِبِ وَالْمَعَاصِيْ وَالثَّانِي التَّحَدِّيْ بِالْمُعْجِزَةِ وَادِّعَاؤُهٗ أَنَّ الْخَلْقَ عَلٰى كَثْرَتِهِمْ وَمَعَارِفِهِمْ وَعُلُوْمِهِمُ الَّتِيْ اشْتَمَلُوْا عَلَيْهَا لَنْ يَأْتُوْا بِمِثْلِ مَا هُوَ يَأْتِيْ بِهٖ وَقَدْ يُوْقِفُ الْخَلْقَ الْعَجْزُ الضَّرُوْرِيُّ عَنِ الْإِتْيَانِ بِمِثْلِ مُعْجِزَةِ الرَّسُوْلِ فَلِذٰلِكَ وَجَبَ اتِّبَاعُهٗ وَحَرُمَتْ مَعْصِيَتُهٗ وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْمُعْجِزَةِ وَالسِّحْرِ أَمْرَانِ الْأَوَّلُ أَنَّ السِّحْرَ لَا يَظْهَرُ إِلَّا عَلٰى يَدِ رَجُلٍ فَاسِدٍ وَالثَّانِيْ أَنَّهٗ يُتَوَصَّلُ إِلَيْهِ بِالتَّعَلُّمِ وَيَبْطُلُ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْحَقِّ عَلَيْهِ وَلَا يَبْقٰى لِأَنَّهٗ تَخْيِيْلٌ وَالْخَيَالُ يَبْطُلُ إِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِ الْحَقِيْقَةُ وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْكَرَامَةِ وَالسِّحْرِ وَبَيْنَهَا

رہتا ہے اور اب چونکہ رسولوں کے بغیر چارہ نہیں اس لیے انکا اُنکے غیر سے امتیاز کرنا اور انہیں پورے طور پر پہچاننا واجب ہے اور رسول اُنپر اللہ کیطرف سے درود اور سلام ہو انسان ہی ہوتے ہیں معجزات کیوجہ سے پہچانے جاتے ہیں جنکی بدولت اور خلقت کو انہوں نے عاجز کر دیا اور جب رسولوں نے ایسے کام کر دکھائے جن کی مثل کا کرنا طاقت بشری سے باہر ہے حالانکہ وہ خود بشر ہیں تو معلوم ہو گیا کہ یہ معجز کام خدا تعالی کیطرف سے ہے اور وہ خلقت کیطرف اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے ہیں سو انپر ایمان لانا واجب ہے اور معجزہ کی معرفت دو امر پر منحصر ہے اول نبی کا فی ذاتہ صالح ہونا نیکی میں اپنے سوا اور لوگوں سے بڑھا ہوا ہونا جھوٹ اور دوسرے گناہوں سے پاک اور معصوم ہونا دوسرا معجزے کے ساتھ دانستہ مخالفین کو چیلنج دینا اور دعوی کے ساتھ اعلان کر دینا کہ تمام خلقت باوجود اپنی کثرت اور وسعت معلومات اور قابلیت علمی کے جنپر وہ حاوی ہیں اس کام کی مثل جو انہوں نے کر دکھایا ہرگز نہیں کر سکینگے اور کبھی رسول کے معجزہ کی مثل کے لانے سے خلق اللہ کو عجز اضطراری روک رکھتی ہے اسلیے پیغمبر کی اتباع واجب اور اُنکی نافرمانی حرام ہے معجزہ اور جادو میں دو طرح سے فرق ہے پہلے یہ کہ جادو ہمیشہ کسی تبہکار انسان کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے دوسرا یہ کہ سیکھنے اور مہارت پیدا کرنے سے جادو پر دسترس حاصل ہوتی ہے اور حق کے غلبہ کے وقت باطل اور ناپدید ہو جاتا ہے کیونکہ وہ نظر بندی اور تخیل کے قسم سے ہے اور حقیقت کے ظہور کے وقت خیال کا نیست و نابود ہو جانا لازمی اور ضروری امر ہے لیکن فرق کرامت اور سحر اور نیز کرامت اور

وَبَیْنَ الْمُعْجِزَةِ الاَوَّلُ اَنَّ الْکَرَامَةَ لَاتَکُوْنُ
اِلَّا عَلٰی یَدِ وَلِیٍّ وَّلَا تَظْهَرُ عَلٰی یَدِ عَدُوٍّ
وَّالثَّانِیْ اَنَّ الْوَلِیَّ مُقِرٌّ بِاَنَّ کَرَامَتَهٗ بَرَکَةٌ
مِّنْ بَعْضِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
الَّذِیْ اتَّبَعَهٗ وَاسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ وَاٰمَنَ
بِهٖ وَلَوِ ادَّعَی الْاِسْتِقْلَالَ بِالْکَرَامَةِ
یُکَذَّبُ وَتَبْطُلُ کَرَامَتُهٗ وَلَوِ ادَّعَی النُّبُوَّةَ
یُرَدُّ فَاسِقًا مَّغْضُوْبًا عَلَیْهِ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰهِ
وَقَدْ جَمَعَ اللّٰهُ مَزَایَا الْاَنْبِیَاءِ وَفَضَائِلَهُمْ
بِخَاتَمِهِمُ الْمُصْطَفَی الْاَعْظَمِ نَبِیِّنَا وَسَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَجِبُ الْاِیْمَانُ
بِخَاتَمِیَّتِهٖ لِلْاَنْبِیَاءِ وَاَنَّهٗ اَفْضَلُهُمْ وَکُلُّهُمْ
اِخْوَانُهٗ مَحَبَّتُهُمْ وَاجِبَةٌ لَهُمْ جَمِیْعًا اِیْمَانٌ
وَبُغْضُهُمْ وَانْتِقَاصُهُمْ کُفْرٌ وَّلَمَّا کَانَ
الْحَبِیْبُ الْاَعْظَمُ نَبِیُّنَا الْاَکْرَمُ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْفَرَهُمْ حِکْمَةً وَّاَرْجَحَهُمْ
عَقْلًا وَّاَنْفَعَهُمْ مِنْهَاجًا وَّاَکْمَلَهُمْ حُجَّةً
وَّاَوْضَحَهُمْ مَحَجَّةً وَّشِرْعَةُ الشَّرْعِ الْجَامِعِ
لِجَمِیْعِ شَرَائِعِهِمْ وَطَرِیْقَتُهُ الطَّرِیْقُ الْمُشْتَمِلُ
عَلٰی کُلِّ مَقَاصِدِهِمُ الطَّاهِرَةِ وَمَنَافِعِهِمْ
وَقَدْ اَتٰی بِخَیْرَیِ الْمَعَاشِ وَالْمَعَادِ وَ
لَمْ یُغَادِرْ مِنْ مَّنْفَعَةِ الْمَخْلُوْقِیْنَ لَا
صَغِیْرَةً وَّلَا کَبِیْرَةً اِلَّا وَاشْتَمَلَ عَلَیْهَا
شِرْعَةُ الطَّاهِرِ فِی الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ
فَلِذٰلِکَ کَانَ دِیْنُهُ الْمُبَارَکُ نَاسِخًا

معجزہ میں سو اوّل تو اسطرح ہے کہ کرامت ہمیشہ
ولی خدا کے دوست کے ہاتھ پر ظہور پذیر ہوتی ہے
کسی خدا کے دشمن کے ہاتھ پر ظاہر نہیں ہوتی دوسرا
یہ کہ ولی اس بات کا مقر ہوتا ہے کہ اسکی کرامت کسی نبی
صلعم کی برکت سے ہے جس کا وہ تابع ہے اور جس
کے طریقے کا پیرو ہے اور جسپر وہ ایمان لایا ہے
اور اگر باستقلال (بلا توسط نبی) کرامت کا دعوی
کرے تو خدا کیطرف سے جھٹلایا جاوے اور اس
کی کرامت باطل ہو جاوے اور اگر خدانخواستہ خود
نبوت کا دعوی کر بیٹھے تو کہاں کا ولی الٹا فاسق
اور مورد غضب الٰہی ہو جائے خدا تعالے نے تمام نبیوں کی
خوبیاں اور فضیلتیں خاتم الانبیاء ہمارے نبی و سردار
حضرت محمد مصطفے صلعم میں جمع کر دی ہیں لہذا آپ
کے خاتم الانبیاء افضل الرسل ہونے پر ایمان لانا واجب
ہے سب انبیاء نبوت میں آپکے بھائی ہیں اُن سب کی
محبت اور ادب اور تعظیم ایمان ہے اور اُنکا بغض
اور شان گھٹانا کفر ہے چونکہ حبیب اعظم ہمارے رسول
اکرم صلعم تمام نبیوں سے حکمت میں بڑھے ہوئے عقل کے
رو سے سب پر فوقیت رکھنے والے منہاج رو سے سب سے زیادہ
مفید کاملترین حجت والے سب سے روشن و واضح طریق
والے اور آپکی شرع شریف تمام انبیاء کی شریعتوں کی
جامع ہے اور آپکا طریقہ انکے تمام پاکیزہ مقاصد و
منافع پر حاوی ہے معاش اور معاد دونوں عالم کی
خوبیوں کو سمیٹ لیا ہے اور مخلوق کی مفید چیزوں میں
سے کوئی چھوٹی بڑی منفعت نہیں چھوڑی مگر آپکی شریعت

لِلْاَدْیَانِ وَشَرِیْعَۃُ الشَّرِیْفُ ھُوَ الْمُتَّبَعُ بِاَمْرِ الْمَلِكِ الدَّیَّانِ لَا یَجْحَدُ ھٰذَا اِلَّا مَنْ غَلَبَتْہُ نَخْوَۃُ نَفْسِہٖ فَاَخَذَ بِزِمَامِ التَّعَصُّبِ عَلَی الْعَمْیَاءِ اَوْ مَنْ اَسْدَلَ حِجَابَ الْجَہْلِ عَلٰی بَصِیْرَۃِ قَلْبِہٖ وَعَلٰی عَیْنِ عَقْلِہٖ فَاَعْمَاہُ عَنِ الضِّیَاءِ وَمِنْ جُمَلِ ھٰذِہِ الرِّسَالَۃِ الْوَجِیْزَۃِ یُدْرِكُ اللَّبِیْبُ اَسْرَارَ الْاَحْکَامِ الَّتِیْ جَاءَ بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَہِیَ عِمَادُ الدِّیْنِ الَّذِیْ اَفَاضَہٗ فِی الْعَالَمِیْنَ وَلَا یَسْتَرِیْبُ ذُوْ عَقْلٍ بِاَنَّ الْمُتَمَسِّكَ بِھَا یَکُوْنُ فِیْ اَمْرِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا رَجُلًا کَامِلًا یُعَوَّلُ عَلَیْہِ وَ یَرْجِعُ اِلَیْہِ وَکُلَّمَا ارْتَقٰی بِفَہْمِ اَسْرَارِ ھٰذَا الدِّیْنِ الْمُحَمَّدِیِّ اتَّسَعَ مَجَالُ عَقْلِہٖ وَ عَلَا مَنَارُ فَضْلِہٖ وَاَصْبَحَ نَفْعًا عَامًّا لِلْمَخْلُوْقِیْنَ وَبَرَکَۃً خَاصَّۃً لِلْمُوْقِنِیْنَ وَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظَّالِمِیْنَ وَقَدْ اَیَّدَ اللّٰہُ مَفَاخِرَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ بِخَاتَمِھِمُ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ عَلَیْھِمْ جَمِیْعًا صَلَوَاتُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فَقَدْ اَعْظَمَ مَنَارَھُمْ وَ اَعْلٰی فَخَارَھُمْ وَنَبَّہَ الْقُلُوْبَ وَالْعُقُوْلَ عَلٰی مَا امْتَنَّ اللّٰہُ بِہٖ عَلَیْھِمْ فَہُوَ لَھُمْ فِی الْمِنْہَاجِ اِمَامٌ وَفِی النَّظْمِ خِتَامٌ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ۔

ناسخ ہے اور آپکی شرع شریف خدائے جزاد ہندہ کے حکم سے واجب الاتباع ہے کوئی اسکا انکار نہیں کرسکتا مگر وہی شخص جسپر نخوت نفس غالب ہو کر تعصب کی باگ پکڑ کر اندھا دھندھ لیجائے یا جو اپنے قلب کی بصیرت اور عقل کی آنکھ پر جہالت کا پردہ ڈال دے پھر وہ اُسے روشنی سے اندھا کردے اور اس مختصر رسالہ کے جملوں سے عقلمند آدمی اُن احکام کے اسرار کو معلوم کرسکتا ہے جو رسول اللہ صلعم لائے ہیں سو یہ اسرار دین کا ستون ہیں جس کا آپنے عالم میں فیضان فرمایا اور کسی عقلمند کو اس میں شبہ نہیں ہوسکتا کہ انپر کاربند ہونیوالا دین اور دنیا کے معاملات میں انسان کامل ہوجاتا ہے جسپر اعتماد کیا جاتا ہے اور جسے مرجع بنایا جاسکتا ہے اور جوں جوں اس دین محمدی کے اسرار کے سمجھنے میں ترقی کرتا جاتا ہے توں توں اُسکی عقل کی جولانگاہ وسیع تر اور اُسکی فضیلت کا منار بلند تر ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ شخص خلق اللہ کے لیے سراسر نفع عام اور اہل یقین کے لیے برکت خاص ہوجاتا ہے اور اس دین میں زیادتی اور دست درازی نہیں مگر ظالمو نپر بیشک خداوند تعالے نے تمام انبیا اور مرسلین کی مفاخر کی تائید کی ہے انکے خاتم نبی امین کے ساتھ ان سب پر رب العلمین کیطرف سے درود اور رحمتیں ہوں سو انکے منار کو عظیم الشان بنادیا اور انکے فخروں کو بلند کردیا اور دلوں اور عقلوں کو آگاہ کردیا اپنے ان احسانات پر جو خاتم الانبیا کی بدولت انپر کیئے سو آپ منہاج و طریق میں سب کے پیشرو ہیں اور

وَالشُّعْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ
اَلْاِيْمَانُ بِالْكُتُبِ الْاِلٰهِيَّةِ الْمُنَزَّلَةِ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ وَتَسْلِيْمَاتُهُ فَالْكُتُبُ الْمُنَزَّلَةُ هِيَ النُّبُوَّةُ
وَالْوَحْيُ وَالْاَشْخَاصُ الْمُنَزَّلُ عَلَيْهِمْ هُمُ
الْاَنْبِيَاءُ وَجُمْلَةُ الْكُتُبِ الْمُنَزَّلَةِ مِائَةُ
كِتَابٍ وَّاَرْبَعَةٌ يَجِبُ الْاِيْمَانُ بِهَا فَعَلٰى
شِيْثَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَمْسُوْنَ صَحِيْفَةً
وَّعَلٰى اَخْنُوْخَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثُوْنَ صَحِيْفَةً
وَعَلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَشْرُ صَحَائِفَ
وَعَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ التَّوْرٰىةِ
عَشْرُ صَحَائِفَ وَاُنْزِلَ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ
وَالزَّبُوْرُ وَالْفُرْقَانُ فَالْاِيْمَانُ بِجَمِيْعِ مَا
اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَاجِبٌ لِاَنَّهُ
وَحْيٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيُجْزِيْ مِنْ ذٰلِكَ
كُلِّهِ الْاِيْمَانُ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ اِذْ بِالْاِيْمَانِ
بِهِ الْاِيْمَانُ بِكُلِّ الْكُتُبِ الْمُنَزَّلَةِ وَبِهٰذَا
الْاِيْمَانِ سِرٌّ عَظِيْمٌ وَهُوَ اتِّبَاعُ اَوَامِرِ
اللّٰهِ وَالْعَمَلُ بِمَا جَاءَ بِهِ اَنْبِيَاءُ اللّٰهِ وَ
خَاتَمُهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ اَجْمَعِيْنَ وَالْمُتَّبِعُ لِكِتَابِ اللّٰهِ لَا بُدَّ
وَاَنْ يَّكُوْنَ مُجْتَنِبًا لِلْاٰرَاءِ الْفَاسِدَةِ وَ
الْاَقْوَالِ الْكَاذِبَةِ وَيَعْلَمُ اَنَّ الْمُفَسِّرَ لِكِتَابِ
اللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَلَا يُفَسِّرُ كِتَابَ اللّٰهِ بِرَاْيِهٖ لِيَضِلَّ وَعَنْ

پینتیسویں شاخ خدا تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا ہے
جو اللہ تعالے کیطرف سے نبیوں صلعم پر نازل ہوئی ہیں
سو کتابیں جو نازل ہوئی ہیں وہ تو نبوت اور وحی
ہیں اور وہ اشخاص جنپر کتابیں نازل ہوئی ہیں وہ
انبیا ہیں تمام کتابیں جو آسمان سے نازل ہوئی ہیں
ایک سو چار ہیں ان سب پر ایمان لانا واجب ہے سو
حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل ہوئے
حضرت اخنوخ پر تیس صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر
دس حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت سے پہلے دس
اور توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن شریف
غرض جو کچھ اللہ تعالے نے تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ
والسلام پر نازل کیا ہے سب پر ایمان لانا
واجب ہے کیونکہ وہ خداوند تعالیٰ کیطرف سے وحی
ہے اور قرآن شریف پر ایمان لانا ان سب پر ایمان
لانے سے کافی ہو سکتا ہے کیونکہ اسپر ایمان لانے
کے ضمن میں سب کتب منزلہ پر ایمان لانا آجاتا ہے
اور اس ایمان لانے میں ایک بڑا بھید ہے وہ کیا
احکام الٰہی کی اتباع اور جو کچھ تمام انبیا خصوصاً خاتم
الانبیا ہمارے نبی صلعم اللہ کیطرف سے لائے ہیں
اُسپر عمل کرنا اور جو شخص کتاب اللہ کا تبیع ہو اُسے
لازم ہے کہ فاسد آرا (عقائد) اور جھوٹے اقوال
سے پرہیز کرنے والا ہو اور یہ سمجھ کر کہ کتاب اللہ کا
مطلب بیان کرنے والے اور اسکے مفسر رسولخدا
صلعم ہیں اپنی رائے سے اس کی تفسیر نہ کرے
ورنہ گمراہ ہو جائے گا اور راہ راست

الصَّوَابِ يَزِلُّ وَمَتٰى اٰمَنَ بِالْكِتَابِ اٰمَنَ
بِاَنَّهٗ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَنَّهٗ قَآئِمٌ بِذَاتِهٖ وَصِفَةٌ
مِّنْ صِفَاتِهٖ يَتَكَلَّمُ بِهٖ اَزَلًا وَّاَبَدًا وَّاَنَّهٗ
تِبْيَانٌ لِّكُلِّ شَيْءٍ احْتَوٰى عَلٰى عُلُوْمِ الْاَوَّلِيْنَ
وَالْاٰخِرِيْنَ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَ
الرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ وَهُمُ الْاَنْبِيَآءُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاجْتَذَبُوا الْخَلْقَ اِلَى الْاِيْمَانِ
بِاللّٰهِ فَهُمْ اَخَذُوْا تَاْوِيْلَ كَلَامِ اللّٰهِ عَنِ
اللّٰهِ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يَصِلُ اِلٰى مَعْرِفَةِ
الْحَقَآئِقِ الْقُدْسِيَّةِ وَالدَّقَآئِقِ الْغَيْبِيَّةِ
بِعَقْلِهٖ وَيَسْتَغْنِيْ عَنِ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ
وَالنَّبِيِّ الْاَمِيْنِ فَهُوَ سَقِيْمُ الْعَقْلِ فَاسِدُ
الرَّاْيِ خَبِلٌ لَّا يُعْتَمَدُ لَهٗ عَلٰى قَوْلٍ مَّا هُوَ
اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ اَضَلُّ وَمِنْ اُولٰٓئِكَ
قَوْمٌ حَرَّفُوا الْكُتُبَ الَّتِيْ نُزِّلَتْ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ
وَمِنْ ثَمَّ فَقَدْ تَرَى الْاِخْتِلَافَ فِيْ كُتُبِهِمْ
وَشَرَآئِعِهِمْ وَلِهٰذَا فَاِنَّا نَقْبَلُ مَا وَافَقَ
الْحَقَّ مِنْ كَلَامِهِمْ وَنَرُدُّ مَا لَمْ يُوَافِقِ الْحَقَّ
وَاللّٰهُ الْهَادِيْ اِلٰى سَوَآءِ السَّبِيْلِ۔

وَالشُّعْبَةُ السَّادِسَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ
الْاِيْمَانُ بِالْمَلٰٓئِكَةِ فَالْاِيْمَانُ بِالْمَلٰٓئِكَةِ
وَاجِبٌ كَالْاِيْمَانِ بِالرُّسُلِ وَالْجَاحِدُ
لَهُمْ يَكْفُرُ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ لِاَنَّهٗ يَصِيْرُ
مُكَذِّبًا بِكُتُبِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَعَدَدُهُمْ
لَا يُحْصِيْهِ اِلَّا اللّٰهُ وَالْمَلَكُ كُلُّهٗ عُلْوِيَّةٌ

سے لغزش کھاجائے گا اور جب کتاب پر ایمان لایا
تو اس امر پر بھی ایمان لاویگا کہ وہ اللہ کا کلام ہے اُس
کی ذات سے قائم ہے اور اُسکی صفات میں سے ایک صفت ہے
جسکے ساتھ ازل سے ابد تک جب چاہے، کلام کرتا ہے
اور اسپر ایمان لاویگا کہ کتاب اللہ ہر چیز کا بیان ہے
تمام پہلوں اور پچھلوں کے علوم پر حاوی ہے اور جو
اس میں متشابہات ہیں اُن کی تاویل اور مراد کوئی
نہیں جانتا مگر اللہ اور جن کا قدم علم میں راسخ ہے اور
وہ انبیاء ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور خلق اللہ کو خدا
پر ایمان لانیکی طرف کھینچ لائے اور انہوں نے اللہ
کی کتاب کے معانی اللہ ہی سے حاصل کیے ہیں اور جس نے یہ
گمان کیا کہ اپنی عقل کے ذریعے حقائق قدسیہ اور دقائق
غیبیہ کی معرفت حاصل کریگا اور کتاب مبین اور رسول
امین کی اسے حاجت نہیں وہ خفیف العقل فاسد الرای
دیوانہ ہے اسکی کوئی بات قابل اعتبار نہیں اسکی تو ایسی
مثال ہے جیسے ڈھور بلکہ اُنسے بھی گیا گزرا ہے اور اس
زمرہ سے بعض ایسے لوگ ہیں جنہوں نے آسمانی کتابوں کو
جو انبیاء پر نازل ہوئیں تحریف کر ڈالی اور یہی وجہ ہے کہ
ہم اُنکی کتابوں اور احکام شرعیہ میں بڑا اختلاف

چھتیسویں شاخ فرشتوں پر ایمان لانا

بھی پیغمبروں پر ایمان لانے کی طرح واجب
ہے جو فرشتوں کے وجود کا انکار کرے معاذاللہ وہ
کافر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ کی کتابوں اور اسکے
رسولوں کا جھٹلانے والا ٹھہرتا ہے فرشتوں کی تعداد
سوائے خدا کے اور کسی کو معلوم نہیں اور تمام ملک کیا علوی

وَسُفْلِيَّةٌ مَعْمُورَةٌ بِهِمْ لَا يَخْلُو مِنْهُمْ مَكَانٌ
فَمِنْهُمْ مُوَكَّلُونَ بِالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ
وَمِنْهُمْ مُوَكَّلُونَ بِالْبَحْرِ وَالْهَوَاءِ
وَمَا بَيْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَمِنْهُمْ سُكَّانُ
السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمِنْهُمْ مُوَكَّلُونَ بِالْمَطَرِ
وَمِنْهُمْ مُوَكَّلُونَ بِنَفْخِ الْاَرْوَاحِ فِي الْاَجْسَادِ
وَمِنْهُمْ مُوَكَّلُونَ بِخِلْقَةِ النَّبَاتِ وَتَصْرِيْفِ
الرِّيَاحِ وَمِنْهُمْ حَفَظَةٌ عَلٰى اَعْمَالِ الْعِبَادِ
وَمِنْهُمْ مُوَكَّلُونَ بِحِفْظِ الْمَخْلُوقِيْنَ وَحِرَاسَتِهِمْ
اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَ
يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ وَاَوْصَافُهُمُ
الْحَمِيْدَةُ شَرِيْفَةٌ جَامِعَةٌ لِكُلِّ فَضِيْلَةٍ
وَهِيَ سِتَّةُ اَوْصَافٍ اَلْاَوَّلُ الْعِلْمُ وَالثَّانِي
الْعِفَّةُ الْكَامِلَةُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَالثَّالِثُ
الْاِجْتِنَابُ عَنِ الْمَعَاصِي وَالرَّابِعُ الطَّاعَةُ
الْكَامِلَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَالْخَامِسُ الذِّكْرُ
الدَّائِمُ وَالسَّادِسُ الْاَخْلَاقُ الْحَمِيْدَةُ
الْحَسَنَةُ لَا تَحَاسُدَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ
وَلَا اسْتِطَالَةَ مِنْ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَ
لَا شَيْءَ يُسْتَقْبَحُ رُحَمَاءُ نَافِعُونَ لِلْخَلْقِ
مُحْسِنُونَ لَهُمْ بِضُرُوبِ الْمَنَافِعِ وَالْاِحْسَانِ
وَقَدْ وَهَبَ اللّٰهُ لَهُمُ الْاَعْمَارَ الطَّوِيْلَةَ
وَالذَّوَاتِ الْقَوِيَّةَ عَلَى الْخِدْمَةِ
نُوْرَانِيُّوْنَ لَا يُوْصَفُوْنَ بِالذُّكُوْرَةِ وَلَا
بِالْاُنُوْثَةِ كُلُّهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَتْقِيَاءُ

کیا سفلی فرشتوں سے معمور اور بھرپور ہے کوئی کان
انسے خالی نہیں پھر انمیں سے بعضے تو زمین اور پہاڑوں
پر موکل ہیں اور بعضے دریا اور ہوا پر اور زمین آسمان کے
مابین جو ہے پر تعینات ہیں اور بعض سات آسمانوں میں رہتے
ہیں بعضے بارش پر مسلط ہیں اور بعضے
جسموں میں روح پھونکنے پر موکل ہیں کئی نباتات کے
اگانے پر اور ہواؤں کے چلانے پھیرنے پر متعین ہیں
بعضے بندوں کے اعمال کے محافظ ہیں اور بعضے خلق
اللہ کی حراست اور پاسبانی پر اور اسکے سوا اور خدمات
پر مامور ہیں جو حکم خدا تعالے نے انکو دیا ہے اسکی نا
فرمانی نہیں کرتے اور جس کا حکم کئے جاتے ہیں اسے بجا
لاتے ہیں انکی پسندیدہ اوصاف شریفانہ اور فضیلت
کی جامع ہیں اور وہ چھ صفتیں ہیں پہلی علم دوسری
شہوات سے کامل عفت تیسری معصیت سے پرہیز
کرنا چوتھی اللہ تعالی کی پوری پوری فرمانبرداری
کرنا. پانچویں دائمی ذکر میں مصروف رہنا چھٹی عمدہ
اور پسندیدہ اخلاق نہ انکے درمیان آپسمیں حسد ہے
نہ کینہ اور نہ ایک دوسرے پر تعدی اور دست
درازی ہے اور نہ کوئی قبیح اور ناپسندیدہ بات رحمدل
ہیں اور خلق اللہ کے حق میں نافع. انکے ساتھ
طرح طرح کے منافع اور احسان کرتے ہیں انہیں خدا
تعالے نے بڑی لمبی عمریں دیں ہیں اور خدمت الٰہی
بجالانے کے لیے مضبوط وجود بخشے ہیں وہ نورانی
ہیں صفت نر مادگی سے منزہ ہیں وہ سب کے سب
ان پر اللہ تعالے کا سلام ہو پرہیزگار اور

اَلْقِيَامَةِ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ فَالْمُؤْمِنُ
بِهِمْ يَتَشَبَّهُ بِاَوْصَافِهِمْ لِيَكُوْنَ اٰدَمِيَّ
الْخِلْقَةِ مَلَكِيَّ الْخُلُقِ وَالتَّوْفِيْقُ مِنَ اللّٰهِ
وَالشُّعْبَةُ السَّابِعَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ
الْاِيْمَانُ بِوُجُوْدِ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ
نَصَّتْ عَلٰى وُجُوْدِهِمُ الْكُتُبُ الْاِلٰهِيَّةُ
وَاَخْبَرَ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيُّوْنَ وَالْمُرْسَلُوْنَ
فَيَجِبُ الْاِيْمَانُ بِاَنَّهُمْ اَشْخَاصٌ وَّاُمَمٌ لَّا
يَعْلَمُ عَدَدَهُمْ اِلَّا اللّٰهُ خِلَافًا لِمَنْ يَقُوْلُ
لِسُقْمِ رَأْيِهٖ اَنَّ الْقَوْلَ بِذٰلِكَ مِنْ اَخْلَاطِ
السَّوْدَاءِ وَمَنْ زَعَمَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَذَّبَ
الْقُرْاٰنَ وَجَحَدَ الْعِيَانَ فَكَمْ رَاٰهُمْ مِّنَ
الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَاَكَابِرِ الصِّدِّيْقِيْنَ
رَاءٍ بَلْ وَرَاٰهُمْ مِّنْ عَامَّةِ النَّاسِ فِي
الْحَضَرِ وَالْبَادِيَةِ قَوْمٌ لَّا يُحْصٰى عَدَدُهُمْ
وَصِفَةُ غَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْجِنِّ كَصِفَةِ
الشَّيَاطِيْنِ وَتِلْكَ الْمَكْرُ وَالْغَدْرُ وَ
الْخَدِيْعَةُ وَالْكَذِبُ وَتَزْيِيْنُ الْقَبِيْحِ وَ
تَحْسِيْنُ الشَّنِيْعِ وَالْحَسَدُ وَالْحِقْدُ وَالْغَيْظُ
وَالْكِبْرُ وَالْبُخْلُ وَالْاِصْرَارُ عَلَى الْبَاطِلِ
وَاِضْرَارُ النَّاسِ لِلنَّاسِ فِي الْاَذِيَّةِ لَهُمْ
فَيَجِبُ عَلٰى مَنْ اٰمَنَ بِوُجُوْدِهِمْ اَنْ يُّطَهِّرَ
نَفْسَهٗ مِنَ التَّخَلُّقِ بِاَخْلَاقِهِمْ لِعِلْمِهٖ اَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى غَضِبَ عَلَيْهِمْ لِمَا قَامَ فِيْهِمْ
مِنَ الْاَخْلَاقِ الذَّمِيْمَةِ وَالْمُتَخَلِّقُ

پاک ہیں اور بیشک ایک فضیلت ہے ظاہر جو شخص
انکے وجود کا اعتقاد رکھتا ہے اُسے چاہیے اُن کی
صفتوں سے مشابہت پیدا کرے آدمی صورت فرشتہ سیرت بنجاوے
سینتیسویں شاخ جنوں اور شیطانونکے وجود
پر ایمان لانا ہے کیونکہ آسمانی کتابوں اور پیغمبروں
اور رسولوں نے صاف صاف لفظوں میں انکے وجود
سے خبر دی ہے پس اسبات پر ایمان لانا واجب ہے
کہ وہ بیشمار اشخاص اور ان گنت جماعتیں ہیں جن
تعداد سوائے خدا تعالے کے اور کوئی نہیں جانتا بر
خلاف اس شخص کے جو اپنی رائی کے سقم کے سبب اس
کا قائل ہے کہ جنوں وغیرہ کا اعتقاد کرنا خلط سوداوی
کے اثر سے ہے جس شخص کا یہ گمان ہے اُسنے قرآن کو
جھٹلایا اور چشم دید واقعہ کا انکار کیا کیونکہ صحابہ و تابعین
اور اکابر صدیقین میں سے بہتوں نے انہیں دیکھا ہے
بلکہ عام لوگوں میں سے آبادی اور جنگل میں بیشمار
خلقت نے انکو دیکھا ہے اور جنات میں سے جو مسلمان
نہیں اُنکی صفتیں شیطانوں کی سی ہیں اور وہ یہ ہیں مکر
دھوکا۔ فریب۔ جھوٹ۔ قبیح کام کو اچھا کر
دکھانا بُرے کام کو نیکی کی صورت میں ظاہر کرنا
حسد، کینہ، غصہ، تکبر، کنجوسی، باطل پر اصرار لوگوں کو
ستانا خلق اللہ کو ایذا دینا تو جو شخص اُنکے وجود کا
اعتقاد رکھے اُسے لازم ہے کہ اُنکی بد اخلاقیوں کے
ساتھ متصف ہونے سے اپنے آپ کو پاک رکھے یہ جان
کر اللہ تعالے اُنپر غضبناک ہے بسبب ان ناپاک اخلاق
کے جو اُنکے اندر جاگزین ہیں اور جو انسان اُنکے اخلاق کے سا

باخلاقهم من الناس يكون ادمي الخلقة
شيطاني الاخلاق والعياذ بالله فينحط
الى عالم الشياطين وتصير لكن انه الباطنة
في افقهم فلا يسمع باطنه الا كلامهم
وزخرف القول من وحيهم وتشكيكهم
وامرهم له بالمنكر والفحشاء وطول الامل
والوسوسة والخواطر الرديئة وسوء
النية وفي هذا المقدار كفاية والله المجيز

والشعبة الثامنة والثلاثون

الكف عمن قال لا اله الا الله وعدم
التكفير بالذنوب قال تعالى ان الله
لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك
لمن يشاء والكفر على طبقات اقبحه
واشده الكفر بالله وبما جاء من عند
الله ودونه كفران النعمة وقد جاء في
الخبر الشريف كفران النعمة كفر و
قال ايضا عليه الصلوة والسلام في
النساء يكفرن قيل يكفرن بالله قال
يكفرن الاحسان ويكفرن العشير
فهذا الكفر دون كفر والذي يطلق
عليه التكفير الغليظ انما هو الذي
كفر بايات الله وكذب رسل الله و
جحد كتب الله وحرم ما احل الله و
احل ما حرم الله ولو ان كل من قصر منه
ذنب يكفر التكفير الغليظ لما دخل

متخلق ہو وہ معاذ اللہ شیطان بشکل انسان ہے کہ
انسانیت کے مرتبہ سے گر کر شیطانی سرحد میں جا داخل
ہوا اور اسکی باطنی لذتیں اسی عالم شیطانی میں سے
ہونگی سو اسکا باطن نہیں سنیگا مگر انہیں کا کلام اور
مزخرف باتیں جو از جنس وحی شیطانی کے ہیں اور
شیطانی شکوک ہی اسکے دل کے کانوں میں پڑینگے
اور جو کچھ وہ برے کاموں اور بیحیائی کا حکم کرینگے اور
لمبی امیدیں دلاتے ہیں۔ بدنیتی، ردی خیالات۔ اور وسوسے

اڑتیسویں شاخ یہ ہے کہ جسنے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ
کہہ لیا اس سے رکنا اور گناہونکی وجہ سے اسے کافر
نہ کہنا خدا تعالے نے فرمایا ہے بیشک اللہ شرک
نہیں بخشتا اور اس سے نیچے درجے کے جتنے گناہ ہیں جسکے
چاہے بخشدیتا ہے اور کفر کے کئی مدارج ہیں سب سے
زیادہ قبیح اور سخت تر اللہ تعالے کے ساتھ کفر کرنا ہے اور
جو کچھ اسکیطرف سے نازل ہوا اسکا انکار اور نہ ماننا
اور اس سے نیچے ہے کفران نعمت ناشکری حدیث شریف
میں وارد ہے کہ ناشکری بھی ایک درجہ کا کفر ہے نیز آنحضرت
صلعم نے عورتوں کے متعلق فرمایا کہ زیادہ عورتوں کے
دوزخ میں جانیکا سبب یہ ہے کہ وہ کفر کرتی ہیں عرض
کیا گیا کہ یا حضرت صلعم کیا یہ خدا تعالی کی کافر ہیں آپنے
فرمایا نہیں احسان فراموشی کرتی ہیں خاوند کا کفران
نعمت کرتی ہیں سو یہ تو کفر دون کفر میں داخل ہے
لیکن وہ شخص جسپر کفر غلیظ کا اطلاق کیا جاتا ہے
وہ وہ شخص ہے جو اللہ تعالی کی آیات کا انکار کرے خدا
کے رسولوں کو جھٹلاوے اللہ کی کتابوں کا منکر ہو خدا کی حرام کی

الجنۃ احد والعجب من الفرقۃ التی
تکفر بالذنب وھی اکثر الخلق ذنوبا
فھم یکفرون الائمۃ ویرون الخروج
علیھم ویقتلون عباد اللہ بغیر حق و
یبیحون ما حرم اللہ ولا یرون کل ذلک
من الذنوب والحال ان ذلک من الکفر
والعیاذ باللہ یشھد لذلک قولہ تعالی
(یحلوا ما حرم اللہ زین لھم سوء اعمالھم
واللہ لا یھدی القوم الکفرین) والا الکف
عمن قال لا الہ الا اللہ فقد عدہ النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اصل الایمان
والمومن ملزم بامتثال اوامر نبیہ علیہ
الصلوۃ والسلام۔

والشعبۃ التاسعۃ والثلاثون
والاربعون النیۃ والاخلاص اما النیۃ
فکل اعمال الایمان والبر والخیر وما
یؤل الی اللہ تعالی فمنوط بھا فی الحدیث
الشریف انما الاعمال بالنیات وانما
لکل امرئ ما نوی وقد جعل قوم النیۃ
والاخلاص شیئا واحدا وفرق اخرون
بینھما وھو الصحیح فان العمل یحتاج الی
النیۃ والنیۃ تحتاج الی الاخلاص لتکون
صحیحۃ صادقۃ والاخلاص روح النیۃ
والنیۃ روح العمل فمن ھذا وقع الاسم
علی النیات کلھا بلفظ واحد فی حق

کوئی بھی نہ داخل نہوتا اور تعجب اُس فرقہ سے ہے جو گناہ
کے سبب مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں حالانکہ خود تمام خلق
اللہ سے زیادہ گناہوں میں منہمک ہیں یہی لوگ تو ائمہ دین
کو کافر بتلاتے ہیں انکی بغاوت کو جائز جانتے ہیں خدا کے
بندوں کو ناحق قتل کرتے ہیں جن چیزوں کو خدا تعالے نے
حرام کیا وہ انکو مباح ٹھہراتے ہیں اور اُن سب کبائر کو سرے
سے گناہ ہی نہیں سمجھتے حالانکہ یہ سب باتیں کفر میں داخل
ہیں خدا بچاوے اس امر کی شہادت دیتا ہے اللہ تعالی کا یہ قول
(سو وہ خدا کی حرام کردہ چیزیں حلال کر دان لیتے
ہیں انکے بُرے اعمال انہیں بھلے دکھائے گئے بیشک
اللہ تعالے کافروں کو راہ راست کی ہدایت نہیں کرتا) جس
نے کلمہ توحید پڑھ لیا اُس سے کف لسان کرنے کو نبی صلعم
نے اصول دین سے شمار کیا ہے اور مومن کا فرض ہے کہ

انتالیسویں اور چالیسویں شاخ نیت اور اخلاص
ہے بہرحال نیت تو ایسی شاخ ہے کہ ایمان اور خیر اور بھلائی
کے تمام اعمال اور جتنے حقوق اللہ ہیں سب اسی سے
وابستہ ہیں حدیث شریف میں ہے تمام اعمال نیتوں کے
ساتھ معتبر ہوتے ہیں اور بجز اسکے نہیں کہ ایک آدمی کو
وہی اجر ملتا ہے جسکی اُسنے نیت کی اور بعض لوگوں نے
نیت اور اخلاص کو ایک ہی چیز بنا دیا ہے دوسری قوم
نے ان دونوں میں فرق کیا ہے اور یہی مذہب صحیح ہے
کیونکہ عمل نیت کا محتاج ہے اور نیت میں اخلاص کی
ضرورت ہے تاکہ نیت صحیح اور سچی ہو اور اخلاص
نیت کی روح ہے اور نیت عمل کی روح اسی لیے نیت
کے تمام اقسام پر مومن کا فر مرائی مخلص کے حق میں

الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ وَالْمُرَائِي وَالْمُخْلِصِ وَ
اخْتَلَفَ لَفْظُ الْإِخْلَاصِ وَالرِّيَاءِ وَالشِّرْكِ
وَالسُّمْعَةِ وَهٰذِهِ أَسْمَاءٌ تُصَحِّحُ النِّيَّةَ
وَتُفْسِدُهَا وَسُمِّيَ مَنْ صَحَّحَ النِّيَّةَ بِالْإِخْلَاصِ
مُخْلِصًا وَمَنْ أَفْسَدَهَا بِالرِّيَاءِ مُرَائِيًا وَ
مَنْ رَبَطَهَا بِالطَّمَعِ طَامِعًا وَمَنْ دَنَّسَهَا
بِالشِّرْكِ مُشْرِكًا وَالنِّيَّةُ مِنْ أَعْمَالِ السِّرِّ
تُدْرِكُهَا الْمَلٰئِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالْإِخْلَاصُ
مِنْ مُسْتَوْدَعَاتِ سِرِّ السِّرِّ لَا يُدْرِكُهُ أَحَدٌ
إِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي الْفَرْقِ بَيْنَ النِّيَّةِ
وَالْإِخْلَاصِ قَالَ شَيْخُنَا الْقُطْبُ الْكَبِيرُ الْعَلَّامَةُ
النِّحْرِيرُ السَّيِّدُ مُحَمَّدٌ مَهْدِيُّ بَهَاءُ الدِّينِ
آلُ خِزَامِ الصَّيَّادِيُّ الرِّفَاعِيُّ الشَّهِيرُ
بِالرَّوَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النِّيَّةُ تُصْرَفُ
لِلْخَيْرِ وَلِلشَّرِّ وَلِلْمُبَاحِ وَلِلْوَاجِبِ وَلِلْحَلَالِ
وَلِفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ وَيُجَازَى صَاحِبُ
النِّيَّةِ بِنِيَّتِهِ وَالْإِخْلَاصُ لَا يُصْرَفُ إِلَّا
لِلّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ سَأَلْتُ حُذَيْفَةَ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا
هُوَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ عَنِ الْإِخْلَاصِ
مَا هُوَ قَالَ سَأَلْتُ جِبْرِيلَ عَنِ الْإِخْلَاصِ
مَا هُوَ سَأَلْتُ رَبَّ الْعِزَّةِ عَنِ الْإِخْلَاصِ
مَا هُوَ قَالَ (هُوَ سِرٌّ مِنْ سِرِّي اسْتَوْدَعْتُهُ
قَلْبَ مَنْ أَحْبَبْتُهُ مِنْ عِبَادِي) فَالنِّيَّةُ
الصَّحِيحَةُ بِالْإِخْلَاصِ قَلَّ افْتَرَقَتْ مَعَهُ

ایک ہی نام بولا گیا ہے ولیکن اخلاص، ریا، شرک
سمعہ کے الفاظ مختلف ہیں یہ ایسے نام ہیں جو
نیت کو صحیح اور فاسد کر دیتے ہیں۔ جس شخص
نے اخلاص کر کے نیت کو درست کر لیا اسکا نام مخلص
رکھتے ہیں اور جس نے ریا کر کے نیت کو تباہ کر دیا اس
کا نام مرائی رکھا جاتا ہے اور جس نے نیت کو طمع
ساتھ مربوط کر دیا اُسے طامع کہتے ہیں اور جس نے
شرک کر کے نیت کو ناپاک کر دیا اُسے مشرک کہتے ہیں
اور نیت لطیفہ سر کے اعمال سے ہے جسے فرشتے
ادراک کر لیتے ہیں اور اخلاص سر السر میں ودیعت
رکھی ہوئی چیز ہے جسے سوائے خدائے عزوجل
کے کوئی نہیں جان سکتا ہمارے شیخ قطب کبیر
علامہ نحریر سید محمد مہدی بہاؤالدین آل خزام
صیادی رفاعی عرف رواس نے نیت اور اخلاص
کے درمیان فرق کرنے میں یوں فرماتے ہیں کہ
نیت نیکی، برائی، مباح، واجب حلال اور فضائل
اعمال سب میں صرف ہوتی ہے اور صاحب نیت
کو اپنی نیت کا عوض ملتا ہے اور اخلاص محض اللہ
ہی کے لیے صرف ہوتا ہے امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ میں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اخلاص کی بابت سوال
کیا کہ وہ کیا چیز ہے انہوں نے کہا میں نے رسول
اللہ صلعم سے اخلاص کے متعلق دریافت کیا کہ وہ
کیا چیز ہے آپ نے فرمایا میں نے جبرئیل سے اسکی
نسبت پوچھا کہ وہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے رب
العزت سے اخلاص کے متعلق سوال کیا کہ وہ کیا چیز ہے

فَلِذٰلِكَ عَبَّرَ مَنْ عَبَّرَ عَنِ الْاِخْلَاصِ بِالنِّيَّةِ وَهٰذَا فِي لِسَانِ الْعَرَبِ جَائِزٌ يُسَمَّى الشَّيْءُ بِاسْمِ الشَّيْءِ اِذَا جَاوَرَهُ اَوْ شَاكَلَهُ وَبَلِي هٰذَا عِنْدَ الْعَرَبِ جَوَازُ الْاِضَافَةِ لِاَدْنٰى مُلَابَسَةٍ وَفِي هَاتَيْنِ الشُّعْبَتَيْنِ سِرٌّ لَطِيْفٌ وَهُوَ اَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْعَبْدِ حُسْنُ النِّيَّةِ وَصَفَاؤُهَا فِي حَقِّ كُلِّ اَحَدٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَالْاِخْلَاصُ بِكُلِّ نِيَّةٍ يَجْرِيْ بِهَا عَمَلٌ يَؤُلُ اِلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وَالشُّعْبَةُ الْحَادِيَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ التَّوْبَةُ وَهِيَ الرُّجُوْعُ مِنْ جَمِيْعِ اَضْدَادِ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِلٰى شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَدَرْكُهَا عَظِيْمٌ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى جَعَلَ بَابَهَا مَفْتُوْحًا لَا يُغْلَقُ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاِلٰى طُلُوْعِ شَمْسِ النَّفْسِ وَقْتَ الْغَرْغَرَةِ وَوَعَدَ مَعَهَا الْمَغْفِرَةَ لِكُلِّ نَوْعٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْمُخَالَفَاتِ لِكَيْلَا يَقْنَطَ الْعِبَادُ مِنْ رَحْمَتِهٖ سُبْحَانَهٗ وَلِيَنْهَضَ الْمُذْنِبُ قَبْلَ فَوَاتِ وَقْتِ الْوَعْدِ بِالتَّوْبَةِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُشَمِّرًا عَنْ سَاقِ الْجِدِّ فِيْمَا يَؤُلُ اِلَى اللّٰهِ بِالْعُبُوْدِيَّةِ وَفِيْمَا يَؤُلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِتِّبَاعِ الصَّحِيْحِ وَفِيْمَا يَؤُلُ اِلَى الْخَلْقِ بِالْبِرِّ وَكَفِّ الشَّرِّ وَالذُّنُوْبُ الَّتِيْ يُتَابُ مِنْهَا لَا بُدَّ وَاَنْ تَكُوْنَ مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ

اور جس شخص نے اخلاص کو نیت سے تعبیر کیا اُسکی یہی مراد ہے اور یہ عرب کی زبان میں جائز ہے کہ ایک چیز دوسری چیز کے نام سے نامزد کیجاتی ہے جب کہ اسکے مجاور یا مشابہ ہو اور اُسکے الگ بھگ ہے یہ امر کہ عرب کے نزدیک ادنی ملابست کے لیے اضافت کرنا جائز ہے ان دونوں شاخوں میں ایک لطیف راز ہے وہ یہ کہ انسان پر خلق اللہ میں سے ہر فرد کی نسبت نیک نیتی اور صاف دلی اور جس عمل کا مرجع حقوق اللہ کیطرف ہے اُسکی نیت میں اخلاص واجب ہے

اکتالیسویں شاخ توبہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ایمان کی تمام شاخوں کی ضد سے ہٹا کر ایمان کی شاخوں کی طرف رجوع کیا جاوے اور اس توبہ کا بہت بڑا رتبہ ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسکا دروازہ کھلا رکھا ہے مغرب کیطرف سے آفتاب کے طلوع ہونے تک اور غرغرہ کے وقت آفتاب نفس کے طلوع تک کبھی بند نہ ہوگا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے توبہ کے ساتھ تمام اقسام گناہوں کی معافی کا وعدہ فرمایا ہے تاکہ بندے اسکی رحمت سے مایوس نہ ہوجائیں اور تاکہ گنہگار آدمی میعاد کے گذر جانے سے پہلے اللہ کیطرف توبہ کرکے آیندہ کیلیے چستی سے کھڑا ہوجاوے جن امور کا مرجع اللہ تعالیٰ کیطرف ہے انہیں عبودیت کے ساتھ اور جن کا رجوع رسول اللہ صلعم کی طرف ہے ان میں ٹھیک پیروی کرنے کے ساتھ اور جو امور خلق اللہ کیطرف عائد ہیں انہیں خوش سلوکی اور ایذا کے روکنے کے ساتھ اور جن گناہوں سے توبہ کیجاتی ہے ضرور ہے کہ ان چار قسموں سے ہونگے

بِشِرْكٍ أَوْ بِدْعَةٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ أَوْ غَفْلَةٍ
وَأَقْبَحُهَا الشِّرْكُ وَالْعِيَاذُ بِاللهِ وَدُوْنَهُ
الْبِدْعَةُ ثُمَّ الْمَعْصِيَةُ ثُمَّ الْغَفْلَةُ عَنِ
اللهِ تَعَالٰى وَمُجْمَلُهَا يَنْقَسِمُ اِلٰى نَوْعَيْنِ
الْاَوَّلُ فِيْ حَقِّ الْخَالِقِ وَهُوَ عَلٰى قِسْمَيْنِ
كُفْرٍ وَّمَعْصِيَةٍ وَّالثَّانِيْ فِيْ حَقِّ الْمَخْلُوْقِ
وَهِيَ الْمَظَالِمُ فَمَا كَانَ فِيْ حَقِّ الْخَالِقِ
يُغْفَرُ بِمُجَرَّدِ التَّوْبَةِ الْخَالِصَةِ وَالْاِتْيَانِ
بِالْفَرَائِضِ كَالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ
وَبِالْاِقْلَاعِ عَنِ الْمَعَاصِيْ بِالْكُلِّيَّةِ وَاَمَّا
الْمَظَالِمُ الَّتِيْ تَتَعَلَّقُ بِالْمَخْلُوْقِيْنَ فَلَابُدَّ
مِنْ رَدِّهَا اِلٰى اَرْبَابِهَا وَهِيَ اِمَّا مَالِيَّةٌ
اَوْ عِرْضِيَّةٌ اَوْ بَدَنِيَّةٌ فَالْمَالُ يُرَدُّ اِلٰى
صَاحِبِهٖ اِنْ كَانَ حَيًّا وَّاِلٰى وَرَثَتِهٖ اِنْ
كَانَ مَيِّتًا وَّاَمَّا الْعِرْضُ فَيُسْتَحَلُّ مِنْهُ
وَاَمَّا الْقَتْلُ وَالضَّرْبُ وَقَطْعُ الْاَطْرَافِ
وَغَيْرُ ذٰلِكَ فَيُعْطِي الْقِصَاصَ مِنْ نَّفْسِهٖ
لَهٗ اِنْ كَانَ حَيًّا وَّاِنْ لَّمْ يَقْدِرْ عَلٰى شَيْءٍ
مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَسْتَغْفِرْ لِلْمَظْلُوْمِ مُكْثِرًا
مِّنَ الْاِسْتِغْفَارِ لَهٗ فَلَعَلَّهٗ يَكُوْنُ اِنْ شَاءَ
اللهُ سَبَبًا لِّلْغُفْرَانِ وَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَ
مَشَائِخِنَا وَمِنْهُمْ سَيِّدِيَ الْوَالِدُ قَدَّسَ
اللهُ رُوْحَهٗ يَاْمُرُ اَحِبَّتَهٗ وَمُرِيْدِيْهِ بِالْاِكْثَارِ
مِنْ قَوْلِ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ
وَلِاَصْحَابِ الْحُقُوْقِ الْوَاجِبَاتِ عَلَيَّ

شرک۔ یا بدعت۔ یا نا فرمانی، یا غفلت ان سب سے قبیح
شرک ہے خدا اس سے بچاوے اس سے نیچے بدعت ہے
پھر نافرمانی پھر اللہ تعالےٰ سے غافل ہونا اور مجمل طور پر
دو قسموں میں منقسم ہیں پہلی قسم حقوق اللہ میں سے ہے
اور انکی پھر دو قسمیں ہیں کفر اور نافرمانی اور دوسری
حقوق العباد میں اور انہیں کو مظالم کہتے ہیں بس
جو گناہ حقوق اللہ میں سے ہو وہ صرف خالص توبہ
سے اور نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ وغیرہ فرائض
میں (بعد توبہ کے) انکے بجا لانے سے اور (باقی) نافرمانیوں
میں (آئندہ) اُنسے ہٹ رہنے کے (پختہ عزم کے) ساتھ بخشی جاتی ہیں
لیکن مظالم جو مخلوق سے تعلق رکھتے ہیں انمیں یہ بھی ضروری
ہے کہ اُنکے مالکوں کیطرف واپس کئے جائیں اور یہ حقوق
العباد یا تو مال سے تعلق رکھتے ہیں یا آبرو سے یا بدن سے مال کا
توبہ حکم ہے کہ اسکے صاحب کیطرف واپس کیا جائے اگر
وہ زندہ ہو اور اُسکے وارثوں کیطرف اگر وہ انتقال
کر گیا ہو اور آبرو میں یہ حکم ہے کہ اسکے صاحب سے
معافی مانگی جائے اور بدنی میں جیسے قتل ہاتھ پاؤں
وغیرہ کاٹ ڈالنا تو اسمیں اپنی جان سے قصاص دے
اگر صاحب حق زندہ ہو اور اگر ان امور میں سے کسی
پر قادر نہ ہو تو مظلوم کے لیے کثرت سے استغفار کرے
اگر اللہ نے چاہا تو امید ہے کہ یہ اس تائب کی مغفرت
کا سبب بنجاویگا میں نے بہت سے مشائخ کو دیکھا
ہے کہ جن میں سے میرے والد بزرگوار بھی ہیں خدا
انکے روح کو مقدس کرے وہ اپنے دوستوں اور ارادتمندوں کو کثرت
سے استغفار پڑھنے کی تاکید کرتے تھے جسکے معنے یہ ہیں

لِلْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ
وَمَنْ تَدَبَّرَ سِرَّ التَّوْبَةِ وَمَا جَاءَ بِشَأْنِهَا
فِيْ هٰذِهِ الشَّرِيْعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ يَعْلَمُ
عِنَايَةَ هٰذَا الدِّيْنِ الْمُبَارَكِ بِنَفْعِ
الْمَخْلُوْقِيْنَ وَاِرَادَةَ الْخَيْرِ لَهُمْ وَيَعْرِفُ
عِظَمَ اَحْكَامِهِ الْكَرِيْمَةِ وَلَا مَحِيْصَ لَهُ
عَنِ الْاِقْرَارِ بِعُلُوِّ شَأْنِهَا وَسُمُوِّ رُتْبَتِهَا
وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ـ

وَالشُّعْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ
الصَّبْرُ فَالصَّبْرُ مَعْنَاهُ التَّثَبُّتُ وَالْوُقُوْفُ
فِيْ مَوَاطِنِ الْاِخْتِبَارِ وَالْاِمْتِحَانِ قَالَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (اَلصَّبْرُ نِصْفُ
الْاِيْمَانِ) وَقَالَ (رُوْحُنَا لَهُ الْفِدَاءُ)
(اَلصَّبْرُ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ) وَقَدْ
سُئِلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِيْمَانِ
فَقَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ وَعَلَى الْعَبْدِ
اَنْ يَّصْبِرَ وَيَشْهَدَ الصَّبْرَ مِنْ اِحْسَانِ
اللّٰهِ عَلَيْهِ وَهُوَ الَّذِيْ يُفِيْضُهُ لَهُ يَدُلُّ
عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاصْبِرْ وَمَا
صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ) وَقَدْ اَنْبَأَنَا الْقَوْمُ
اَهْلُ اللّٰهِ الْعُلَمَاءُ بِاللّٰهِ اَنَّ الصَّبْرَ مُسْتَلْزِمٌ
حُكْمَ الْمَعِيَّةِ الْخَاصَّةِ الْاِلٰهِيَّةِ بِشَاهِدِ
(اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ) وَفِيْ كَلَامِ
سَيِّدِنَا الْاِمَامِ السَّيِّدِ اَحْمَدَ الرِّفَاعِيِّ

مسلمان مردوں اور عورتوں اور ایماندار مردوں اور
عورتوں کے لیے جو انمیں سے زندہ ہیں اور جو مر چکے ہیں
اور جو شخص توبہ کے سر میں اور جو کچھ اسکے متعلق اس شریع
محمدیہ میں وارد ہے اسمیں ذرہ غور کرے تو اسے معلوم ہوجا
کہ اس دین مبارک نے کسقدر مخلوق کے فائدہ رسانی ا
انکی خیر خواہی ملحوظ رکھی ہے اور اسلام کے بزرگ احکام
کی عظمت پورے طور پر اسکے ذہن نشین ہوجاویگی ا
اسلام کے علو شان اور بلندی رتبہ کا اقرار کیے بغیر اس
سے رہا نہ جاویگا اور اللہ متقیوں کا کارساز ہے

بیالیسویں شاخ صبر ہے صبر کا معنے ہے امتحا
اور آزمایش کے موقع میں استقلال اور ثابت قدم
رہنا رسول اللہ صلعم نے فرمایا (صبر نصف ایمان ہے)
نیز آنحضرت صلعم نے فرمایا آپ پر ہماری جانیں قربان
(صبر بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے او
آپ سے ایمان کی نسبت سوال کیا گیا آپ نے فرمایا
ایمان صبر اور جوانمردی کا نام ہے انسان پر لازم
کہ صبر کرے اور اس کو اپنے اوپر اللہ کا ایک
احسان سمجھے اللہ تعالیٰ ہی صبر کا فیضان کرتا ہے
چنانچہ اللہ تعالے کا یہ قول کہ (صبر کر اور تیرا صبر نہیں مگر ا
کی امداد سے) اسپر دلالت کرتا ہے ہمیں خدا رسیدہ اہل اللہ نے خبر
دی ہے کہ صبر خدا تعالیٰ کی خاص معیت کو مستلزم ہے
بدلیل اس آیت کے کہ (اور بیشک اللہ تعالے صبر کرنے
والوں کے ساتھ ہے)
ہمارے سردار امام سید احمد
رفاعی کی کلام میں ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِنَايَةِ الْمُؤْمِنِ لَا يَزَالُ
وَهُوَ فِي مِحْنَتِهِ نَصْبَ عَيْنِهِ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى
(وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا)
فَإِذَا تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ الْكَرِيْمَةَ صَابِرًا رَاضِيًا
مُحْتَسِبًا كَانَ فِي عَيْنِ اللّٰهِ أَيْ فِي حِفْظِهِ
وَوِقَايَتِهِ وَحِرْزِهِ وَأَمَانِهِ وَضَمَانَتِهِ قُلْتُ
وَعَلَى الْعَاقِلِ أَنْ يَّصْبِرَ نَفْسَهُ فِي أَوْقَاتِ
الرَّخَاءِ وَكَثْرَةِ السَّعَةِ وَازْدِيَادِ النِّعَمِ
الدُّنْيَوِيَّةِ فَلَا يَسْتَعِيْنُ عَلَى الْمَعَاصِيْ
بِالنِّعَمِ يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى
لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ (وَ
اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ
بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ
وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا) وَلَا بِدْعَ فَفَوَائِدُ الصَّبْرِ كَثِيْرَةٌ
تَشْتَمِلُ عَلٰى مَنَافِعَ وَفِيْرَةٍ مِّمَّا يَؤُوْلُ إِلَى
الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا يُؤَيِّدُ هٰذَا قَوْلُ اللّٰهِ
سُبْحَانَهُ (إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ
بِغَيْرِ حِسَابٍ) وَفِي الْخَبَرِ الشَّرِيْفِ (الصَّبْرُ
نِصْفُ الْإِيْمَانِ وَالْيَقِيْنُ الْإِيْمَانُ كُلُّهُ)
وَفِيْ حَدِيْثٍ آخَرَ (الصَّبْرُ مِنَ الْإِيْمَانِ
بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ) وَقَالَ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ
بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ) وَمِنْ كَلَامِ سَيِّدِنَا الْغَوْثِ
الْأَكْبَرِ الرِّفَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ دَرَعَ

اللہ تعالےٰ اُنسے راضی ہوا ور انکے طفیل ہم سے بھی راضی ہو کہ مومن ہمیشہ ابتلا اور امتحان کی حالت میں خدا تعالیٰ کے اس قول کو مد نظر رکھتا ہے (خدا کے حکم کے لیے ثابت قدم رہ کیونکہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے) سو جب ثابت قدم رہ کر راضی بقضا ہو کر طلب ثواب کی نیت سے اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتا ہے تو وہ خدا کی نظر میں یعنے اُسکی حفاظت نگہبانی اور اسکے حصن و امان میں ہوتا ہے میں کہتا ہوں یہ بھی عاقل آدمی کا فرض ہے کہ کشایش فراخدستی دنیاوی نعمتوں کی کثرت کے اوقات میں بھی اپنے نفس کو ثابت قدم اور ضبط میں رکھے ان خداداد نعمتوں سے گناہ پر مدد نہ لے اسپر دلالت کرتا ہے خدا تعالےٰ کا اپنے برگزیدہ نبی صلعم کو مخاطب کرکے یہ فرمانا (اپنے نفس کو اُن لوگوں کے ساتھ روکو جو اپنے رب کا منہ چاہ کر صبح شام اس کو پکارتے ہیں اور دنیاوی زینت کے ارادہ سے تیری آنکھیں اُنسے نہ بڑھ جاویں) اور یہ کوئی اوپری بات نہیں کیونکہ صبر کے بے انتہا فائدے ہیں جو بیشمار منافع پر مشتمل ہیں جن کا مآل دین اور دنیا دونوں کی طرف ہے اس مدعا کی تائید کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالےٰ کا قول (صبر کرنیوالونکو انکا اجر بغیر گنتی اور حساب کے پورا پورا دیا جاویگا) حدیث شریف میں ہے صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے، ایک اور حدیث میں ہے (صبر کی ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کی باقی جسم سے) اور آنحضرت صلعم نے فرمایا (صبر کی بدولت کشادگی کا منتظر رہنا عبادت ہے) اور ہمارے سردار غوث اکبر سید رفاعی کی کلام کا فقرہ ہے جو صبر کی زرہ پہن

بِدِرْعِ الصَّبْرِ سَلِمَ مِنْ سِهَامِ الْعَجَلَةِ وَمِنَ الدَّقَائِقِ الْمَطْوِيَّةِ فِي الْآيَاتِ الْفُرْقَانِيَّةِ وَفِي كَلَامِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ فِي هٰذَا الْمَقَامِ مَا يُثْلِجُ صَدْرَ الْعَارِفِ وَقَدْ قُلْتُ مِنْ هٰذَا الْاسلوب المرغوب۔

تَدَرَّعْ بِدِرْعِ الصَّبْرِ يَا قَلْبُ وَاتَّئِدْ
فَكَمْ مِحْنَةٍ دَهْمَاءَ تُكْشَفُ بِالصَّبْرِ
وَخَلِّكَ صَبَّارًا فَإِنَّكَ مَرْيَةٌ
بِهَا نِعْمَةٌ عُظْمٰى تُقَابَلُ بِالشُّكْرِ
وَلَا تَكُ طَيَّاشًا عَجُولًا فَكَمْ وَكَمْ
دَهَى الْمَرْءَ سَهْمُ الطَّيْشِ مِنْ حَيْثُ لَا يَدْرِيْ

وَقَدْ قَالَ تَعَالٰى وَهُوَ اَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ (اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ) وَصَبَّارٌ عَلٰى وَزْنِ فَعَّالٍ وَتَدَبَّرْ فَقَدْ اَضَافَ تَعَالٰى لِفِعْلِ الْكَثِيْرِ اِلَى الْعَبْدِ لِتَفَعُّلِهِ الصَّبْرَ وَتَطَلُّبِهِ اِيَّاهُ وَفِيْ هٰذَا بَلَاغٌ وَقَدْ كُنْتُ كَتَبْتُ رِسَالَةً خَاطَبْتُ بِهَا بَعْضَ الْمُحِبِّيْنَ جَعَلْتُهَا لَهُ صَحِيْفَةَ سُلْوَانٍ لِاَمْرٍ صَدَمَهُ مِنْ وَقَائِعِ الْاَكْوَانِ وَالْفِعْلُ لِلْمَلِكِ الدَّيَّانِ وَسَمَّيْتُهَا (لُمْعَةُ النَّصْرِ فِيْ لُزُوْمِ الصَّبْرِ) اسْتَوْفَيْتُ الْكَثِيْرَ مِنْ مَبَاحِثِ الصَّبْرِ وَمَنَافِعِهِ فَلْتُرَاجَعْ وَمَا الصَّبْرُ اِلَّا بِاللّٰهِ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

وَالنَّفْحَةُ الثَّالِثَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ اَلشُّكْرُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى وَهُوَ لُبَابُ

لیتا ہے وہ جلد بازی کے تیروں سے بچ رہتا ہے اور اس مقام میں آیات فرقانیہ اور کلام خیر البریہ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام والتحیہ کے اندر اسقدر دقائق مطوی ہیں جن سے عارف کے سینے میں ٹھنڈک پہنچتی ہے اور اسی اسلوب مرغوب میں میں نے یہ قطعہ کہا ہے۔

اے دل (حزن) صبر کی زرہ پہن لے اور حوصلہ کر کیونکہ بہت سی سیاہ (خطرناک) مصیبتیں صبر کی بدولت منکشف ہو جاتی ہیں اور نہایت با استقلال ہو کر اپنے آپ کو کھلا چھوڑ دے کیونکہ جسکے بدلے میں قدر دانی کے ساتھ بڑی نعمت عطا کیجاتی ہے اور سبکسار جلد باز نہ بن کیونکہ بسا اوقات سبکساری کے تیر انسان کو ایسی جگہ سے آپہنچتا ہے جہاں سے اس کو خبر بھی نہیں ہوتی خدا پاک نے فرمایا اور وہ سب کہنے والوں سے زیادہ سچا ہے بیشک اسمیں ہر شکر گزار کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں اور صبار فعّال کے وزن پر (مبالغہ کا صیغہ) ہے غور سے دیکھو اللہ تعالےٰ نے اس فعل کثیر کو بندے کیطرف منسوب کیا اسلیے کہ بندہ تکلف اور کوشش سے اسکو کرتا ہے اور یہ چونکہ ہو چکا ہمیں کفایت ہے (ترجمہ ہوا) میں نے (اس مضمون میں) بعض دوستوں کو مخاطب کر کے ایک رسالہ موسومہ بہ لمعۃ النصر فی لزوم الصبر لکھا تھا بحکم مشیت بادشاہ دو جہان جل جلالہ حوادث زمان میں سے ایک صدمہ جو اس دوست کو پہنچا تھا اسکے متعلق تسلی دینے کا ہے

تینتالیسویں شاخ اللہ سبحانہ وتعالےٰ کا شکر کرنا ہے اور یہ سر توحید کا مغز

التَّوْحِيْدِ فَاِنَّ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ سُبْحَانَهُ وَالْاِقْرَارَ
بِنِعْمَتِهِ وَرُؤْيَةَ النِّعْمَةِ مِنْهُ لَا مِنْ غَيْرِهِ
هُوَ التَّوْحِيْدُ بِعَيْنِهِ وَمِنْ لَطَائِفِ اَحْكَامِ
الشُّكْرِ اَنْ تَشْكُرَهُ جَلَّتْ قُدْرَتُهُ عَلَى النِّعْمَةِ
وَعَلَى دَفْعِ النِّقْمَةِ وَعَلَى تَرْكِيْبِكَ وَصِيْغَةِ
هَيْكَلِكَ وَمَا اَحْسَنَ لَكَ فِيْ صُوْرَتِكَ
مِنَ الْمَنَافِعِ وَدَفَعَ بِتَرْكِيْبِهَا عَنْكَ مِنَ
الْمَضَارِّ وَاَفَاضَ فِيْكَ نُوْرَيِ الرُّوْحِ
وَالْعَقْلِ وَاَلْهَمَكَ التَّقْوٰى وَجَعَلَكَ
مُذْعِنًا لِاَوَامِرِهِ مُتَّبِعًا لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ مُحِبًّا لِلْحَقِّ كَارِهًا لِلْبَاطِلِ
تُرِيْدُ نَفْعَ النَّاسِ وَتَكْرَهُ اِضْرَارَهُمْ وَاَمَدَّكَ
مَعَ كُلِّ لَحْظَةٍ وَّطَرْفَةِ عَيْنٍ بِاَنْوَاعٍ كَثِيْرَةٍ
مِّنَ النِّعَمِ الْبَاطِنَةِ وَالظَّاهِرَةِ الْاَرْضِيَّةِ
وَالسَّمَاوِيَّةِ وَفِيْ كُلِّهَا سَخَّرَكَ
لِشُكْرِهِ وَلِمَعْرِفَةِ قَدْرِ نِعْمَتِهِ عَلَيْكَ وَ
مِنْ لَطَائِفِ الشُّكْرِ اَنْ تُحْسِنَ اِلٰى مَنْ
اَسَاءَ اِلَيْكَ وَتَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَاَنْ
تُجِيْرَ مَنِ اسْتَجَارَكَ وَاَنْ تُوْلِيَ الذَّرَّاتِ
عَلٰى اخْتِلَافِ اَجْنَاسِهَا بِرَّكَ وَاِحْسَانَكَ
بِمَا يَصِلُهُ اِمْكَانُكَ وَتَبْلُغُهُ قُدْرَتُكَ
وَاَنْ تَشْكُرَ لِاَجْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ يُسْدِيْ
اِلَيْكَ بِرًّا اَوْ يَدًا فَفِي الْخَبَرِ الشَّرِيْفِ
(لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ) وَمِنْ
عِنَايَةِ اللّٰهِ بِالشَّاكِرِيْنَ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ

ہے کیونکہ خداوند سبحانہ و تعالی کی ثنا کرنا اسکی نعمتوں کا
اقرار کرنا اور ہر جنس نعمت اسکی طرف سے دیکھنا کسی
اور کیطرف سے توحید بعینہ اسی کا نام ہے اور شکر
کے لطائف سے یہ بات ہے کہ تجھے اس اجل جلالہ
کا شکر نعمت دینے پر بھی لازم ہے اور مکروہات و
مصائب کے ٹالنے پر بھی اور ترکیب اعضا اور ہیئت
وصورت پر بھی اور جو احسان تیری شکل کی تصویر
میں تجھپر کیا ہے کہ تیری ہیئات کی وضع میں بہت سے
منافع رکھے ہیں تیرے اعضا کے بند وبست میں
کتنی آفتیں ٹالدی ہیں اور تیرے اندر روح اور
عقل کے دو نوروں کا فیضان کیا اور تیرے دل میں
تقوی کا الہام کیا اور تجھے اپنے اوامر کا مطیع
اور اپنے رسول صلعم کا متبع بنایا اور تیری ایسی سرشت
بنائی کہ تو حق کو دوست رکھتا ہے باطل و ناحق سے
نفرت لوگونکو فائدہ پہنچانے کی خواہش کرتا ہے اور خلق آزاری
کو ناپسند رکھتا ہے اور باوجود اسکے لمحہ لمحہ لحظہ
لحظہ میں ظاہری باطنی ارضی سماوی ان گنت نعمتوں
سے تیری امداد کی ہے اور ان سب انعامات میں
اللہ سبحانہ و تعالی نے تجھے شکر گذاری کے لیے
اور جو نعمت تجھے عنایت کی ہے اسکی قدر شناسی کے
لیے مسخر کیا اور یہ بھی شکر کے لطائف سے ہے کہ بدی
کرنیوالے سے احسان کرے۔ اور ظلم کرنیوالے سے درگذر
کرے۔ اور جو تجھسے پناہ چاہے اُسے پناہ دے اور
حتی المقدور جہانتک ممکن ہو مختلف اجناس عالم کے
ذرہ ذرہ سے نیکی اور احسان کرے اور یہ بھی لطائف

يَزِيدُهُمْ نِعَمًا وَإِحْسَانًا بِنَاهِدٍ قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ) وَلَمَّا كَانَتْ مَرْتَبَةُ الشُّكْرِ عَزِيزَةً جِدًّا قَالَ تَعَالَى (وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ) وَأَمَرَ بِشُكْرِ الْمُنْعِمِ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ قَالَ تَعَالَى (اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ) وَجَحْدُ النِّعَمِ الْجُزْئِيَّةِ الْوَاصِلَةِ إِلَى الْعَبْدِ مِنْ أَشْبَاهِهِ وَأَمْثَالِهِ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ دَلِيلٌ عَلَى جَحْدِ النِّعَمِ الْكُلِّيَّةِ الْوَاصِلَةِ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَعَدَمُ الشُّكْرِ غِلْظَةٌ فِي الطَّبْعِ تَنْشَأُ عَنْ قَسْوَةٍ قَلْبِيَّةٍ صَارِفَةٍ عَنِ الْاِعْتِرَافِ بِالْحَقِّ وَالْمُؤْمِنُ الْمُنَوَّرُ بِنُورِ الْإِيمَانِ لَا يَنْصَرِفُ عَنِ الْحَقِّ بَلْ يَدُورُ مَعَ الْحَقِّ حَيْثُ دَارَ وَقَدْ قُلْتُ فِيمَا يُنَاسِبُ هٰذَا الْأُسْلُوبَ۔

قَالُوا عُبَيْدٌ عَلَى زَيْدٍ لَهُ مِنَنٌ\
وَرَامَ زَيْدٌ بِجَحْدِ الْبِرِّ خَنَّاسًا\
فَقُلْتُ خَلُّوهُ لَا رَاجَتْ بِضَاعَتُهُ\
لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَا

وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالْأَرْبَعُونَ الزُّهْدُ وَهُوَ ضِدُّ الْحِرْصِ وَالطَّمَعِ وَمَعْنَاهُ أَنْ يُلْقِيَ الرَّجُلُ الْأَطْمَاعَ عَنْ قَلْبِهِ فَلَا تَكُونُ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةُ الْفَانِيَةُ غَايَةَ هَمِّهِ وَمَبْلَغَ عِلْمِهِ إِذِ الْحِرْصُ بَابُ الْمَضَرَّاتِ وَمِفْتَاحُ السَّيِّئَاتِ

کہ اُن کو اور زیادہ نعمتیں دیتا ہے اسے احسان کرتا ہے بدلیل اس آیت کے (اور اگر تم شکر کروگے تو میں تمہیں اور زیادہ نعمت دونگا) اور چونکہ شکر کا درجہ نہایت شاندار تھا اسیلیے خداوند تعالیٰ نے فرمایا (اور میرے بندوں میں سے بہت تھوڑے ہیں جو شکر گذار ہیں) اور اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے منعم کی شکر کا حکم کرتے ہوئے فرمایا (میرا اور اپنے والدین کا شکر بجالاؤ) اور اپنے جیسے مخلوق کیطرف سے پہنچی ہوئی چھوٹی چھوٹی مختصر نعمتوں کا انکار رب العالمین کی طرف سے پہنچی ہوئی بڑی بڑی بیشمار نعمتوں کے کفران کی دلیل ہے اور کفران نعمت گندگی طبع، قسوۃ قلبی کا نتیجہ ہے جو کہ حق کا اقرار کرنے سے مانع آتی ہے اور مومن جس کا دل نور ایمان سے منور ہوتا ہے حق سے کبھی نہیں ہٹتا بلکہ جدھر حق کا دورہ ہو اُسکے ساتھ ساتھ کرتا ہے اسی اسلوب کے مناسب میں نے دو شعر کہے ہیں۔

کہتے ہیں زید پر عبید کے بہت سے احسانات ہیں۔\
اور زید نیکی کا انکار کرکے سرکش ہو گیا۔\
تو میں نے کہا جانے دو اسکا سنفیا ناس۔\
لوگوں کا منکر اِم خدا کی کیا شکر گذاری کریگا۔

چوالیسویں شاخ زہد ہے اور یہ حرص اور طمع کی ضد ہے اور زہد کا معنے یہ ہے کہ انسان اپنے دل سے سب قسم کے لالچ نکالدے تو کہ اسکا نہایت مقصود اور مبلغ علم یہی ناکاری دنیا رفانی نہ ہو جائے کیونکہ حرص تمام مضرتوں کا دروازہ۔ تمام برائیوں کی چابی ہے

وَالْحَرِيصُ الْمُبْتَلىٰ بِالطَّمَعِ يَبْلُغُهُ طَمَعُهُ وَحِرْصُهُ عَلَى الْحُطَامِ لِكُلِّ قَبِيحَةٍ فَيَكْذِبُ وَيَفْتَرِي وَيَخُوضُ بِالنَّاسِ وَيَحْلِفُ كَاذِبًا وَيَخْتَلِقُ الزُّوْرَ وَيُحَرِّفُ الْحُقُوقَ وَيَرْتَكِبُ إِضْرَارَ الْخَلْقِ وَلَا يَكُونُ صَدِيقَ أَحَدٍ بَلْ هُوَ عَبْدُ مَطَامِعِهِ وَأَغْرَاضِهِ يَخْبِطُ فِي عَيْشِهِ بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَمِثْلُ ذٰلِكَ الرَّجُلِ لَا تُؤْمَنُ بَوَائِقُهُ وَلَا تُرْضِي اللّٰهَ وَلَا الْعِبَادَ خَلَائِقُهُ وَالزَّاهِدُ لِقَلْبِ لَا يَمْكُرُ وَلَا يَخْدَعُ وَلَا يَكْذِبُ لِأَجْلِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الزَّائِلَةِ وَيَقِفُ مَعَ الْحَقِّ وَهٰهُنَا سِرٌّ لَطِيفٌ تَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلٰى شَيْءٍ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّ الزَّاهِدِينَ مِنْ أَكَابِرِ هٰذَا الدِّينِ عَلٰى قِسْمَيْنِ قِسْمٌ مِنْهُمْ وَهُمُ الْكُمَّلُ زَهِدُوا الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا فِيمَا يَؤُلُ إِلٰى أَنْفُسِهِمْ فَعَمِلُوا فِيمَا يَؤُلُ إِلَيْهِمْ عَمَلَ مَنْ يَتَرَقَّبُ الْمَوْتَ فِي كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَاسْتَصْنَعُوا الْمَصْلَحَةَ الْأُمَّةِ فَعَمِلُوا فِيمَا يَؤُلُ إِلَى الْأُمَّةِ عَمَلَ مَنْ يَجْزِمُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ وَمِنْ هٰؤُلَاءِ أُمَّةٌ مِنَ السَّادَةِ الْأَكَابِرِ آلِ النَّبِيِّ الطَّاهِرِ وَأَصْحَابِهِ شُمُوسِ الْمَفَاخِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَمِنْهُمْ مَنْ زَهِدَ فِي نَفْسِهِ وَتَرَكَ الدُّنْيَا وَأَهْلَهَا وَقَصَرَ زُهْدَهُ عَلٰى خُوَيْصَّةِ نَفْسِهِ وَتَرَكَ الْكُلَّ لِلّٰهِ فَمَرْتَبَةُ مِثْلِ هٰذَا

اور حریص آدمی جو مرض طمع میں مبتلا ہے اس کی لالچ مال دنیاوی کی حرص ہر ناشایستہ حرکت تک پہنچا دیتی ہے جھوٹ وہ بولتا ہے بہتان وہ باندھتا ہے لوگوں کی پردہ دری میں وہ گھس پڑتا ہے جھوٹی قسمیں وہ کھا جاتا ہے۔ دل سے طوفان وہ جوڑ لیتا ہے حقوق کو ادھر ادھر بے محل کر دیتا ہے خلق آزاری کا ارتکاب وہ کر گذرتا ہے کسی کا سچا دوست نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنی خواہشات و اغراض کا غلام ہوتا ہے اپنی عیش میں حلال و حرام کے درمیان یکساں ہاتھ پاؤں مارتا ہے اس قسم کے شخص کی شرارتوں سے امن نہیں ہوتا انکی خصلتوں سے نہ خدا راضی ہوتا ہے نہ بندے خوش ہوتے ہیں اور زاہد صاحب دل نہ تو اس دنیا ناپایدار کے لیے جھوٹ بولتا ہے نہ مکر کرتا ہے نہ فریب حق کے ساتھ ثابت قدم رہتا ہے۔ یہاں ایک سر لطیف ہے جس کے بعض حصہ پر گفتگو ہو چکی ہے وہ یہ کہ اکابر دین میں سے دو قسم کے زاہد ہوئے ہیں بعضے کاملترین انہوں نے اپنے حقوق نفس کے متعلق تو سراسر تمام دنیا کو چھوڑ دیا ہے اپنے ذاتی معاملات میں تو انکا طرز عمل اس شخص کا سا ہے جسے لمحہ بھر جینے کی امید نہیں ہر چشم زدن میں موت کا منتظر ہے اور صلاح امت کے لیے یہ دونوں پاؤں پر کھڑا ہو کر کام کر رہے ہیں جو امور فلاح قوم کے متعلق ہیں انہیں انکا طرز عمل اس شخص کی طرح ہے جسے یقین ہے کہ کبھی مرنے کا ہی نہیں اسی زمرہ میں سے ہے بزرگ سادات نبی صلعم کی آل پاک اور اصحاب رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت

دُوْنَ مَرْتَبَةِ الْكَمَالِ اِذْ مَرْتَبَةُ الْكَمَالِ
هِيَ مِنْ شُرُوْقِ نُوْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِاَكْمَلِ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اِفَاضَةً
وَّتَعْلِيْمًا وَّقَدْ تَتَفَاوَتُ مَرَاتِبُ الْهِمَمِ
وَالْعُقُوْلِ فَالْاَكْمَلُ اسْتَوْفَى مَرْتَبَةَ
الزُّهْدِ كَفَّ بِالزُّهْدِ عَنِ النَّاسِ شَرَّهٗ
وَاَفَاضَ بِالْهِمَّةِ لِلنَّاسِ خَيْرَهٗ وَالَّذِيْ
دُوْنَهٗ اَبْلَغَتْهُ هِمَّتُهٗ تَرْكَ الدُّنْيَا زُهْدًا
يُّبْلِغُهٗ اِلٰى خِدْمَةِ اللهِ فِيْ خَلْقِهٖ فَكَفَّ
شَرَّهٗ عَنِ النَّاسِ وَاكْتَفٰى بِاللهِ وَقَدْ اَشَارَ
اِلَى الزُّهْدِ بِهٰذِهِ الْجِيْفَةِ الزَّائِلَةِ سَيِّدُ
الْحُكَمَاءِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ فَقَالَ (كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ
اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَّعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ
الْقُبُوْرِ) وَقَالَ تَعَالٰى (وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ) وَحَيْثُ اَنَّهَا دَارُ زَوَالٍ
وَّحُطَامُهَا وَمَا فِيْهَا ضَرْبٌ مِّنَ الْخَيَالِ
فَالْحِرْصُ عَلَيْهَا مِنْ اَكْبَرِ الْخَبَالِ وَالدُّنْيَا
اشْتِقَاقُهَا مِنَ الدَّنَاءَةِ تَمِيْلُ اِلٰى كُلِّ
دَنِيٍّ وَّتَمِيْلُ عَنْ كُلِّ تَقِيٍّ نَقِيٍّ وَّلَا عِبْرَةَ
بِوُجُوْدِهَا بَعْضَ الْاَحْيَانِ بِاَيْدِي الْاَكَابِرِ
مِنَ الصَّالِحِيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ
فَاُولٰٓئِكَ عَرَفُوْهَا وَاَعْطَوْهَا مِنَ الْاِهْمَالِ
بِالْقُلُوْبِ حَقَّهَا وَاَفَاضُوْا مَنَائِحَهَا عَلَى
الْمُسْتَحِقِّيْنَ وَجَعَلُوْهَا غَنِيْمَةً لِّلْمَخْلُوْقِيْنَ

مرتبہ اعلیٰ کمال کے درجہ سے نیچے ہے اسلیے کہ مرتبہ کمال
وہی ہے جو کا ملترین آل و اصحاب کے لیے نبی صلعم
کے نور کے طلوع سے فیضان اور تعلیم ہوا ہے اور سنت
اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہمتوں اور عقول کے مراتب
مختلف واقع ہوئے ہیں سو جو کاملتر ہے اسنے زہد کا
مرتبہ پورا حاصل کر لیا زہد کے سبب لوگوں سے اپنی بدی
روک رکھی اور ہمت مردانہ کی بدولت لوگونکو اپنی بھلائی کا
فیض پہنچایا اور جس کا درجہ اس سے کم ہے اسکی ہمت
نے زہد کے ذریعہ اسنے ترک دنیا کے مقام تک پہنچا دیا اس سے
اسکی مراد یہ ہوتی ہے کہ لوگوں سے اپنے شر کو روک کر
خلق خدا کے بارہ میں اللہ کی خدمت بجا لاوے اور خود
محض اللہ کے ساتھ اکتفا کرے (اللہ بس باقی ہوس)
اور اس مردار ناپائدار سے بیرغبت ہونے کیطرف سید
الحکما رسولخدا صلعم نے یوں فرما کر اشارہ کیا ہے کہ تو
دنیا میں اس طرح بسر کر گویا تو نا آشنا ہے یا راہ کا مسافر
اور اپنے آپکو اہل قبور (مردوں) میں سے شمار کر اور خدا
تعالےٰ نے فرمایا ہے (زندگانی دنیا کی کوئی چیز نہیں
مگر دھوکے کی پونجی) سو چونکہ دنیا زوال کا گھر ہے اور
اس کا مال وغیرہ جو اسمیں ہے ایک قسم کا خیال ہی ہے
تو اسپر حرص کرنا ایک بھاری جنون اور دیوانگی ہے
دنیا کا اشتقاق دنا رتا سے ہے لہذا وہ ہر کمینے کی
طرف مائل ہوتی ہے اور ہر پرہیزگار پاک سیرت سے
ہٹ جاتی ہے اور اس کا کچھ اعتبار نہیں کہ بعض اوقات
دنیا مرسلین و صدیقین و صالحین وغیرہ اکابر دین
کے ہاتھ میں موجود ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے اس کی

فَمَا غَرَّتْهُمْ وَلِذٰلِكَ مَا اَضَرَّتْهُمْ اِذِ
الزُّهْدُ لَمْ يَكُنْ بِلُبْسِ الْمُرَقَّعَاتِ وَ
التَّقَشُّفِ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ اِنَّمَا
هُوَ بِفَرَاغِ الْقَلْبِ مِنَ الدُّنْيَا وَعَلٰى هٰذَا
فَوُجُوْدُهَا فِيْ يَدِ الْكَامِلِ لَا يَضُرُّهُ اَبَدًا
وَكَوْنُ الْاَيَّامِ فِيْهَا قَصِيْرَةً وَّالْهُمُوْمُ بِهَا
كَثِيْرَةً وَّمَا هِيَ اِلَّا كَمَا قَالَ سَيِّدُنَا الْاِمَامُ
الرِّفَاعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنْ اَقْبَلَتْ كَانَتْ
مَشْغَلَةً وَّاِنْ اَدْبَرَتْ كَانَتْ حَسْرَةً فَلِذٰلِكَ
كُلُّ الرَّاحَةِ بِتَجْرِيْدِ الْقَلْبِ مِنْهَا وَسَلْخِهِ
عَنْهَا وَرَحِمَ اللّٰهُ سَيِّدَنَا الْقُطْبَ السَّيِّدَ
سِرَاجَ الدِّيْنِ الصَّيَّادِيَ الرِّفَاعِيَّ الْمَعْرُوْفَ
بِالْمَخْزُوْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّهُ قَالَ

اِذَانُ النَّاسِ حِيْنَ الطِّفْلِ يَاْتِيْ
وَتَاْخِيْرُ الصَّلٰوةِ اِلَى الْوَفَاةِ
يُشِيْرُ بِاَنَّ عُمْرَ الْمَرْءِ شَيْءٌ
كَمَا بَيْنَ الْاَذَانِ اِلَى الصَّلٰوةِ

وَالشُّعْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ
التَّوَكُّلُ وَتَوَكُّلُ اَهْلِ الْكَمَالِ مِنَ الْاَصْحَابِ
الرُّجُوْعُ اِلَى الْاَسْبَابِ فِي الظَّاهِرِ وَالْخُرُوْجُ
مِنْهَا فِي الْبَاطِنِ فَيَسْتَوِيْ حَالُهُمْ مَعَ
اللّٰهِ فِيْ اَخْذِ السَّبَبِ وَتَرْكِهِ وَلَا يُشَاهِدُوْنَ
فِي الْحَالَيْنِ اِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰى وَيَقْطَعُوْنَ
الرُّكُوْنَ بِقُلُوْبِهِمْ اِلَى الْاَشْخَاصِ وَالْاَسْبَابِ
وَاِنْ تَشَبَّثُوْا بِهَا فِي الظَّاهِرِ حِفْظًا لِّلنِّظَامِ

سو دنیا اُنکو دھوکا نہ دے سکی اور یہی وجہ ہے کہ اُ
گے موجود ہونیسے انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا کیونکہ
زہد چینتھڑے پیوند کرکے پہننے اور حرکات وسکنات میں
خشک زاہدی دکھانے کا نام نہیں بلکہ دنیا سے دل کے
فارغ ہونے کا نام زہد ہے اس صورت میں کامل شخص
کے ہاتھ میں اسکا موجود ہونا اور اس کا ناپایدار اور کثیر
الافکار ہونا اُسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا دنیا کی
حقیقت تو وہی ہے جو ہمارے سردار امام رفاعیؓ نے
فرمائی ہے کہ اُسکا اقبال ہونا مشغلہ اور بیفراغی ہے
اور اسکا ادبار چلا جانا حسرت ہے لہذا پوری پوری
راحت اسمیں ہے کہ دل کو اس سے خالی کردیا جاوے
اور اپنے قلب کو اسکی محبت سے اس طرح ادھیڑ لیا جاوے
جیسے بکری کا چمڑا اتار لیا جاتا ہے خدا رحم کرے ہمارے
ج الدین صیادی رفاعی عرف مخزومی پر کہ انہوں نے فرمایا
یہ جو لوگ بچے کے پیدا ہونے کے وقت اسکے کان میں اذان دیتے ہیں
اور نماز اخیر میں اُسوقت جا پڑھتے ہیں جب اُسکی وفات ہوتی ہے
یہ اس امر کیطرف اشارہ ہے کہ انسان کی عمر اتنی قلیل ہے
جیسے اذان سے نماز پڑھنے تک درمیان میں تھوڑا سا وقت ہوتا ہے

پینتالیسویں شاخ توکل ہے جو صاحب اہل کمال
ہیں اُنکی توکل بظاہر اسباب کیطرف میلان کرنا ہے اور باطن
میں اُنسے بالکل علیحدہ رہنا سو انکا حال خداوند تعالےٰ کے
ساتھ ارتکاب اسباب اور اُنکی ترک دونوں صورتوں میں
یکساں ہوتا ہے دونوں حالوں میں وہ اللہ تعالےٰ کے
سوا اور کسی چیز کو نہیں دیکھتے اگرچہ نظام کونی کی حفاظت
اور تفاوت حکم کی رعایت سے بظاہر اسباب کی
طرف وابستہ کرلیتے ہیں لیکن اسباب اور اشخاص کیطرف

الْكَوْنِيّ وَتَفَاوَتَ اِلْهَامُهُمْ عِلْمًا مِّنْهُمْ
بِاَنَّ الْاَسْبَابَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَالْمُؤَثِّرُ
فِي الْحَالَيْنِ هُوَ اللّٰهُ لَا غَيْرُهٗ - وَقَدْ
دَرَجُوْا عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْاَدَبَيْنِ
فَاَعْطَوُا الظَّوَاهِرَ حَقَّهَا وَالْبَوَاطِنَ
حَقَّهَا فَكَانُوْا يَكْسِبُوْنَ وَيَتَطَبَّبُوْنَ وَ
يُغْلِقُوْنَ بُيُوْتَهُمْ وَيَعْمَلُوْنَ مَا نَعْمَلُ مِنَ
الْاَسْبَابِ يَدُلُّكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ سَاَلَهٗ
فِيْ نَاقَتِهٖ اِعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ وَاَمَّا اَهْلُ
الْقُوَّةِ الَّذِيْنَ قَطَعُوْا بَرَازِخَ الظَّوَاهِرِ
مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَعُظَمَاءِ الصِّدِّيْقِيْنَ فَلَهُمُ
الْوُقُوْفُ مَعَ حَالِهِمُ الْبَاطِنِيِّ بِطَرْحِ الْحَالِ
الظَّاهِرِيِّ بِالْكُلِّيَّةِ وَكَفٰى بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ وَقَفَ عَلٰى رَاْسِهِ الشَّرِيْفِ
كَافِرٌ وَالسَّيْفُ فِيْ يَدِهٖ وَالنَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ نَائِمٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ
فَقَالَ لَهُ الْكَافِرُ اَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا، قَالَ
مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَارْتَعَدَتْ
يَدُهٗ بِالسَّيْفِ وَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا، وَسَيِّدُنَا
الْخَلِيْلُ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
اَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ فِيْ كَفَّةِ الْمَنْجَنِيْقِ فَقَالَ
لَهٗ اَلَكَ حَاجَةٌ فَقَالَ اَمَّا اِلَيْكَ فَلَا
فَكَفَاهُ اللّٰهُ وَجَعَلَ النَّارَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّ
سَلَامًا وَّمِنْ اَيْنَ لِلضُّعَفَاءِ التَّعَلُّقُ

دلی توجہ کو بیخ وبنیاد سے کاٹ رکھتے ہیں اسلئے وہ جانتے
ہیں کہ اسباب ضرر پہنچا سکتے ہیں نہ نفع دونوں حالوں میں
مؤثر اللہ ہی اللہ ہے اسکے سوا کوئی مؤثر نہیں آ ان
دونوں ادبوں کے جمع کرنے پر انکی روش رہی ہے
انہوں نے ظاہر کو ظاہر کا حق اور باطن کو باطن
کا حق دیا ہے بظاہر وہ کسب کرتے تھے طب مطب کرتے
تھے گھروںکے دروازے بند کرتے تھے اور جن اسباب کا ہم
لوگ ارتکاب کرتے ہیں وہ بھی انکو عمل میں لاتے تھے اسپر
دلیل آنحضرت صلعم کا وہ قول ہے جو آپ نے ایک شخص کو
اونٹنی کے بارہ میں سوال کرنیکے جواب میں فرمایا تھا
کہ اسکا پاؤں باندھ دے اور توکل کر لیکن قوی ہمت
لوگ جیسے حضرات انبیاء وعظما صدیقین علیہم السلام
جنہوں نے ظواہر کے وسائط کو بالکل قطع کر دیا ہے انکو جائز
ظاہری حال کو بالکل چھوڑ چھاڑ کر باطنی حال کے ساتھ
ٹھہرے رہیں اس طریق کی ہمارے نبی صلعم کافی
مثال ہیں کیونکہ ایک بار آپ کے سرپر ایک مخالف ننگی
تلوار ہاتھ میں لیکر کھڑا ہو گیا آپ اسوقت ایک درخت
کے تلے استراحت فرماتے تھے جوں ہی آپ نے آنکھیں کھولیں
تو اس دشمن نے آپ سے کہا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو فرمایا
نہیں کہا کہ مجھ سے تمہیں کون بچاویگا فرمایا اللہ اسکا ہاتھ
کانپ کر تلوار چھوٹ گئی اور اس سے کچھ نہ ہو سکا۔ دوسری
مثال خلیل الرحمن حضرت ابراہیم ہیں جب آپ منجنیق کے
پلڑے کے اندر بٹھائے ہوئے تھے اسوقت جبرئیل نے
آکر التماس کیا کوئی کار خدمت ہو تو میں حاضر ہوں
آپ نے فرمایا تمہارے متعلق تو کوئی کام نہیں تو اللہ تعالی

إلى مراتب الأقوياء ومع ذلك فالجمع
بين آدابي الباطن والظاهر داخل
تحت أمر النبي صلى الله عليه وآله وسلم
وهو الذي يجب به العمل والله ولي الأمر
والشعبة السادسة والأربعون
الرضا من الله تعالى ففي الحديث القدسي
(من لم يرض بقضائي فليتخذ ربا
سوائي)، وفي الخبر من رضي بالله ربا
فقد وجد للإيمان طعما ومعنى الرضا
كون القلب بخالص التسليم لله سبحانه
وتعالى فيما يقضيه على العبد في
هذه الدار من محبوب ومكروه اعتمادا
على اختيار الله تعالى له وللرضا أسرار
يجب التنبيه إليها فمن أهمها أن يرضى
بما يكون موجبا لرضاء الله سبحانه و
إلا فإذا وقع في المعاصي وزعم بها الرضا
فهو جاهل مؤاخذ والعياذ بالله ومن
أسرار الرضا إفساح الخاطر في النوازل
والحوادث التي تبرزها الأقدار كذهاب
مال ونقص أنفس وأمثال ذلك و
يحق إفساح الخاطر التسليم لله بخالص
الرضا منه سبحانه اعتمادا عليه ورجوعا
إليه وفي هذا الشأن راحة للقلب و
سلامة للدين وطمأنينة للخاطر و
رياضة للعقل وغلبة على الشيطان

قوی ہمت لوگونکے مرتبے میں جا پہنچیں علاوہ اسکے
ظاہر اور باطن دونونکے آداب کے درمیان جمع کرنا
نبی صلعم کے امر کے نیچے داخل ہے جسپر عمل واجب ہے
اور کام سب اللہ تعالے کے اختیار میں ہے -
چھیالیسویں شاخ اللہ تعالے سے راضی رہنا
ہے۔ حدیث قدسی میں وارد ہے (جو میری قضا پر
راضی نہو اُسے چاہیے میرے سوا کوئی اور رب بنا
لے) ایک اور حدیث شریف میں ہے (جو اللہ کے رب
ہونے پر راضی ہوا اسنے ایمان کا لطف اُٹھایا) اور
رضا کا معنے یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالے اس دار دنیا میں
بندے پر قضا کرے خواہ وہ اس کو پسند ہو یا ناپسند
اللہ تعالے کے اختیار کو عمدہ اور مقصود بنا کر خلوص کے
ساتھ سر تسلیم خم کر کے دل کو اللہ کیطرف متوجہ کر دے
رضا کے لیئے اسرار ہیں جنپر متنبہ کرنا ضروری معلوم ہوتا
ہے سب سے زیادہ مہتم بالشان یہ ہے کہ انسان اس امر
پر راضی رہے جو خداوند تعالی کی رضا کا موجب ہو ورنہ
اگر گناہوں میں واقع ہو گیا اور اسکو رضا بالقضا تصور
کر لیا تو وہ جاہل ہے اُسپر مواخذہ کیا جائیگا خدا کی پناہ
اور رضا کے اسرار میں سے یہ بھی ہے کہ انسان نزول
حوادث کے وقت جیسے مالونکا تلف ہو جانا جانوں کا
نقصان وغیرہ جو بحکم قضا ظہور پذیر ہوتے ہیں کشادہ
خاطر و فراخ حوصلہ رہے اور اس فراخ دلی کے بعد اللہ
سبحانہ وتعالی کیطرف رجوع اور اُسپر اعتماد کر کے خالص
رضا کے ساتھ اُسکے آگے گردن رکھنا حاصل ہوتا ہے
اور اس شان (یعنے رضا بالقضا) میں راحت قلب

وَسُلْطَانٌ عَلَى الْوَسَاوِسِ الَّتِي تُحْدِثُهَا
خَدِيعَةُ الشَّيْطَانِ أَوْشَمَاتَةُ أُولِي الْعُدْوَانِ
وَمِنْ أَسْرَارِ الرِّضَا انْفِتَاحُ رَوْزَنَةِ الْفِكْرِ
بِحُسْنِ التَّدْبِيرِ بِشَأْنِ مَا جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ
وَذٰلِكَ الْانْفِتَاحُ مِنْ إِحْسَانِ الْفَتَّاحِ
(أَلَا إِلَى اللّٰهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ) -

وَالشُّعْبَةُ السَّابِعَةُ وَالْأَرْبَعُونَ
اَلْخَوْفُ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَهٰذِهِ
الشُّعْبَةُ مِنْ أَعْظَمِ شُعَبِ الْإِيمَانِ فَفِي
الْآثَارِ رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ وَ
بِالْخَوْفِ تَكُونُ التَّقْوَى وَالْوَرَعُ وَالزُّهْدُ
وَالْخُشُوعُ وَالذُّلُّ لِلّٰهِ وَالْخُضُوعُ وَهُوَ
أَصْلُ كُلِّ فَضِيلَةٍ فَإِنَّ مَنْ خَافَ اللّٰهَ
أَمِنَ مِنْهُ النَّاسُ وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ
لَمْ يَأْمَنِ النَّاسُ بَوَائِقَهُ وَالْخَوْفُ مِنَ
اللّٰهِ يَكُفُّ الْعَبْدَ مِنَ الْجُرْأَةِ عَلَى كُلِّ قَوْلٍ
أَوْ عَمَلٍ لَا يَرْضَى اللّٰهُ وَقَدْ طَفَحَ الْكِتَابُ
الْعَزِيزُ بِالْأَمْرِ بِالتَّقْوَى وَهِيَ الْخَوْفُ وَ
مَحَلُّهَا أَعْنِي التَّقْوَى الْقَلْبُ فَإِذَا حَلَّ
الْقَلْبَ خَوْفُ اللّٰهِ تَعَالَى انْتَشَرَ سِرُّ
ذٰلِكَ عَلَى الْجَوَارِحِ فَكَانَ لَهَا قَيْدًا عَنِ
الْمَنْهِيَّاتِ وَجَاذِبًا لَهَا إِلَى الْمَرْضِيَّاتِ وَ
حَاجِزًا عَنِ الْمَحْذُورَاتِ فَيَخَافُ لِذٰلِكَ
السِّرِّ الْخَائِفُ مِنَ اللّٰهِ جَوَارِحَهُ كَمَا
يَخَافُ الْمَرْءُ الْأَسَدَ يَخَافُ لِسَانَهُ وَ

جو شیطان کے مکر اور ظالموں کی بدخواہی سے پیدا ہوتے
ہیں غلبہ حاصل ہوتا ہے اور رضا کے اسرار میں سے یہ
بھی ہے کہ جو بابت مقادیر کے شان میں قادر مطلق نے
جو حسن تدبیر ملحوظ رکھی ہے اس کی طرف فکر کی روزن
کھلجاتی ہے اور یہ کھلجانا فتاح علیم کے احسان عمیم میں
سے ہے (آگاہ ہو جاؤ تمام امور کا مرجع و مصیر اللہ ہی کیطرف ہے)

سنتالیسویں شاخ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے خوف کرنا
ہے یہ شاخ بھی ایمان کی بڑی شاخوں میں سے ہے آثار
میں وارد ہے (خدا تعالیٰ سے خوف کرنا دانائی کا سر اور اصل
اصول ہے اور خوف ہی کی وجہ سے (یہ صفات حمیدہ)
حاصل ہوتی ہیں تقوی، پرہیزگاری، زہد، فروتنی اور
خدا تعالیٰ کے سامنے نیازمندی اور خضوع اور فروتنی ہی ہر
فضیلت کی بیخ ہے کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے
لوگ اس سے امن میں ہوتے ہیں اور جسکے دل میں خدا
کا خوف نہیں لوگ اسکی شرارتوں سے مامون نہیں ہوتے
خدا کا خوف ہی انسان کو ہر ایسے قول یا فعل پر جرأت
کرنے سے باز رکھتا ہے جسمیں خداوند تعالیٰ کی رضا نہ ہو
تقوی کے حکم سے کتاب اللہ بھرپور ہے اور تقوی خدا
کے خوف ہی کا نام ہے اور اسکا یعنے تقوی کا محل دل
ہے سو جب منزل دل میں خدا تعالیٰ کا خوف مقام کرتا
ہے تو سب جوارح پر اسکا اثر پھیل جاتا ہے تو اعضا کے
لیے منہیات سے بندش اور مرضیات الٰہی کی طرف رہبر
اور محذورات سے پردہ اور حجاب ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ
سے ڈرنیوالا شخص اس سر کی بدولت اپنے اعضا سے
اس طرح ڈرتا ہے جیسے انسان شیر زندہ سے ڈرتا ہے اپنی

يَدَهُ وَرِجْلَهُ وَعَيْنَهُ وَسَمْعَهُ وَبَطْنَهُ
وَمَا ظَهَرَ مِنْهُ وَمَا بَطَنَ اَنْ يُوْقِعَهُ شَيْءٌ
مِّنْ كُلِّ ذٰلِكَ فِيْمَا لَا يَرْضَى اللّٰهُ مِنْ قَوْلٍ
اَوْ فِعْلٍ وَبِبَرَكَةِ سِرِّ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ
يَكُوْنُ مَصُوْنَ الْجَوَارِحِ فَلَا يُؤْذِيْ
بِجَارِحَةٍ مِّنْ جَوَارِحِهٖ ذَرَّةً كَوْنِيَّةً مِّنْ
خَلْقِ اللّٰهِ وَيَصْرِفُ قُدْرَتَهَا كُلَّهَا فِيْ
مَنْفَعَةِ ذَاتِهٖ وَفِيْ مَنَافِعِ خَلْقِ اللّٰهِ اِمْتِثَالًا
لِّاَوَامِرِ اللّٰهِ وَهٰذَا شَاْنُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ
يَخَافُ اللّٰهَ وَيَقْتَدِيْ بِسَيِّدِ الْخَلْقِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَهٗ عَلٰى
ذٰلِكَ الْجَنَّةُ قَالَ تَعَالٰى (وَاَمَّا مَنْ خَافَ
مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ
الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى)۔

وَالشُّعْبَةُ الثَّامِنَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ
الرَّجَاءُ مِنَ اللّٰهِ قَالَ تَعَالٰى (فَمَنْ كَانَ
يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا
يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا) وَالرَّجَاءُ
هُوَ حُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْحَدِيْثِ
الْقُدْسِيِّ (اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ اِنْ
ظَنَّ بِيْ خَيْرًا فَلَهٗ وَاِنْ ظَنَّ بِيْ شَرًّا فَلَهٗ)
وَمِنْ مُنَاجَاةِ الْاَمِيْرِ الْمُرْتَضٰى سَيِّدِنَا
عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَرَضِيَ عَنْهُ وَعَنَّا بِهٖ

اِلٰهِيْ لَئِنْ عَذَّبْتَنِيْ اَلْفَ حِجَّةٍ
فَحَبْلُ رَجَائِيْ مِنْكَ لَا يَتَقَطَّعُ

ہاتھ پاؤں۔ آنکھ. کان. پیٹ. وغیرہ ظاہری باطنی
اعضا سے اس اندیشہ سے ڈرتا ہے کہ مبادا ان اعضا
میں سے کوئی عضو اُسے ایسے قول و فعل میں جا
ڈالے جو اللہ تعالے کو ناپسند ہے اور اسی راز (خوف
خدا) کی برکت سے اُس شخص کے اعضا محفوظ رہتے
ہیں سو وہ اپنے کسی عضو سے خلق اللہ میں سے کسی چھوٹی
تک کو ایذا نہیں دیتا اور تعمیل اوامر الٰہی کی غرض
سے اپنی تمام قدرت اپنی منفعت اور خلق اللہ کے فائدے
کے لیے صرف کرتا ہے اور یہ مومن شخص کی شان ہے،
جو اللہ تعالے سے ڈرتا ہے اور سید الخلق رسول خدا صلعم
کی پیروی کرتا ہے اور اس خدمت کے صلہ میں اُسے
جنت ملتی ہے اللہ تعالے نے فرمایا (بہر حال جو شخص
نے اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور اس خوف سے
نفس کو خواہش (کی پیروی) سے روکا تو بیشک جنت

اڑتالیسویں شاخ خدا تعالیٰ سے امید رکھنا خدا
تعالے نے فرمایا (جو شخص اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار
ہے اُسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت
میں کسی کو شریک نہ کرے) اور امید کا معنے ہے اللہ تعالیٰ
کے ساتھ حسن ظن حدیث قدسی میں ہے میرا سلوک
اپنے بندے سے اس طرح ہے جس طرح اُس نے میری نسبت
گمان کر رکھا ہے اگر اس کا گمان نیک ہے تو نیک
اگر بُرا ہے تو بُرا امیر المومنین ہمارے سردار حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کی مناجات میں ہے اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو

اے میرے خدا اگر تو مجھے ہزار برس عذاب دے
پھر بھی تجھ سے میری امید کی رسی منقطع نہیں ہوگی

الٰہی لَئِنْ اَقْصَیْتَنِیْ اَوْ رَدَدْتَنِیْ
فَمَنْ ذَا الَّذِیْ اَرْجُوْ وَمَنْ ذَا یَشْفَعُ

وَاٰدَابُ الرَّجَاءِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَالْاِخْلَاصُ بِالْعَمَلِ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَحُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰہِ وَقَطْعُ الْعَمَلِ مِنْ غَیْرِہٖ سُبْحَانَہٗ وَفِیْ کَلَامِ الْاِمَامِ السَّیِّدِ اَحْمَدَ الرِّفَاعِیِّ الْحُسَیْنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صَحِیْحُ الرَّجَاءِ بِالْخَالِقِ یَمْنَعُ عَنِ الرَّجَاءِ بِالْمَخْلُوْقِ وَمَنْ صَحَّ عَمَلُہٗ اِنْقَطَعَ مِنْ سِوَی اللّٰہِ اَمَلُہٗ وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ الرَّجُلُ الْمُتَمَکِّنُ لَوْ نُصِبَ لَہٗ سِنَانٌ عَلٰی اَعْلٰی جَبَلٍ شَاہِقٍ فِی الْاَرْضِ وَہَبَّتْ عَلَیْہِ رِیَاحُ اللَّیَالِی الثَّمَانِ مَا غَیَّرَتْ مِنْہُ شَعْرَۃً وَّاحِدَۃً یُرِیْدُ اَنَّہٗ لَا یَنْفَکُّ بِکُلِّ تِلْکَ الْاَہْوَالِ عَنْ بَارِئِہٖ ذِی الْجَلَالِ اَلَا اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ وَہٰذَا الشَّانُ مِنْ عُلُوِّ الْہِمَّۃِ وَہِیَ مِنَ الْاِیْمَانِ وَفِیْ ہٰذَا الْمَعْنٰی سِرٌّ لَطِیْفٌ فَاِنَّ الَّذِیْ یَرْجُو اللّٰہَ یُعَظِّمُ کُلَّ شَیْءٍ یَئُوْلُ اِلَی اللّٰہِ فَیُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَنْبِیَاءَ اللّٰہِ وَاَوْلِیَاءَ اللّٰہِ وَمَنْ یَّذْکُرُ اللّٰہَ وَیُذَکِّرُ بِاللّٰہِ وَیَکْرَہُ اَعْدَاءَ اللّٰہِ وَمَنْ یَّشْغَلُ عَنِ اللّٰہِ وَیَشْتَغِلُ بِغَیْرِ اللّٰہِ وَیَنْتَصِرُ لِاَوَامِرِ اللّٰہِ وَیَکُفُّ عَنْ کُلِّ مُغْضِبٍ لِلّٰہِ وَیَقِفُ فِیْ بُحْبُوْحَۃِ الْاٰدَابِ الَّتِیْ تَلْحَقُ بِاللّٰہِ

خدایا اگر تو مجھے دور پھینک دے یا رد کر دے۔ تو کون ہے جس سے میں امید کروں اور کون ہے کہ جسکی سفارش کسی کی قبول کیجاتی

امید کے آداب یہ ہیں نیک عمل کرنا اور عمل میں محض اللہ وحدہ کے لیے اخلاص کرنا اور خدا کے ساتھ نیک گمان رکھنا اور اُسکے غیر سے مطلق آس توڑ لینا امام سید احمد رفاعی حسینیؓ کی کلام میں ہے کہ خداوند تعالےٰ سے سچی امید مخلوق کا امیدوار ہونے سے روک دیتی ہے جسکا عمل درست ہوتا ہے ماسوائی اللہ کے اُس کی امید منقطع ہوجاتی ہے اور نیز آپ نے فرمایا ہے جو شخص رجا میں ثابت قدم ہے اگر زمین کے اونچے سے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر اسکے لیے نیزہ کھڑا کیا جائے اور اُسپر (قوم عاد کی) آٹھ راتوں کی ہوا کی طرح آندھی چلے (تو یہ حادثہ) اسکے ایک بال تک کو نہ متغیر کر سکے یعنے ان تمام ہول میں اپنے خالق ذوالجلال سے جدا نہیں ہوتا (امید نہیں توڑتا) (سنو اللہ ہی کیطرف امور لوٹتے ہیں) اور (قوت رجا) عالی ہمتی کی شان ہے اور وہ (عالی ہمتی) منجملہ ایمان ہے اور اس معنے میں ایک لطیف راز ہے (وہ یہ کہ) جو شخص اللہ سے امید کرتا ہے وہ جمیع شعائر اللہ کی تعظیم کرتا ہے سو وہ اللہ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ کے رسول کو اور اللہ کے نبیوں اور اسکے ولیوں کو اور اُن لوگوں کو جو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اللہ کو یاد دلا کر پند و نصیحت کرتے ہیں اور خدا کے دشمنوں اور اُس سے اعراض کرنیوالوں۔ اور اُس سے غافل کرنیوالوں کو مکروہ اور برا سمجھتا ہے اور اوامر الٰہی کی مدد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو غضبناک کرنے والی ہر ایک بات سے باز رہتا ہے اور جو آداب جناب الٰہی سے متعلق ہیں اُنکے بیچوں بیچ کھڑا ہو رہتا ہے

وَلَا يَسْتَعِينُ إِلَّا بِاللّٰهِ وَيَجْعَلُ أَعْوَانَهُ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَأَنْصَارَهُ أَنْصَارَ اللّٰهِ وَيَبْتَهِ الْفِعْلَ وَالْعَوْنَ وَالنَّصْرَ كُلَّهُ مِنَ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ -

وَالشُّعْبَةُ التَّاسِعَةُ وَالْأَرْبَعُونَ

أَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَقَدْ رُهٰذِهِ الشُّعْبَةُ عَظِيمٌ فَإِنَّ الْحُبَّ فِي اللّٰهِ يَقْطَعُ عُرُوقَ الْأَغْرَاضِ وَيَمْحَقُ أَهْوِيَةَ النُّفُوسِ وَمَطَامِعَهَا وَهُوَ أُسٌّ عَظِيمٌ لِلْأَخْلَاقِ الْحَمِيدَةِ وَمَتَى تَحَقَّقَ الْعَبْدُ بِهٰذَا الْخُلُقِ الْكَرِيمِ يَقِفُ فِي كُلِّ أَحْوَالِهِ عِنْدَ مَا يَرْضَى اللّٰهُ فَلَا يَتَكَلَّمُ كَلِمَةً وَلَا يَطْرِفُ طَرْفَةً وَلَا يَرْفَعُ قَدَمًا وَلَا يُحَرِّكُ عَزْمٌ عَزِيمَةً إِلَّا لِلّٰهِ لَا يَنْظُرُ إِلَى الْجِنْسِيَّةِ وَلَا إِلَى الْعَصَبِيَّةِ وَالْقَوْمِيَّةِ وَلَا تَسْتَمِيلُهُ الْأَوْهَامُ وَلَا تَسْتَخِفُّهُ الْأَحْلَامُ وَلَا تَطِيشُهُ الْمَطَامِعُ وَلَا تَضَعُهُ وَتَرْفَعُهُ عَوَامِلُ الْحُطَامِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَيُحِبُّ مَنْ أَحَبَّ اللّٰهَ وَبُغْيَتُهُ رِضَاءُ اللّٰهِ قَالَ تَعَالَى (يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ) وَفِي الْخَبَرِ أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعَمِهِ وَمِنْ مَحَبَّةِ اللّٰهِ تَعَالَى مَحَبَّةُ مَنْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ تَعَالَى حَتَّى الْأَرْضِ يُؤَيِّدُ ذٰلِكَ مَا مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ الشَّرِيفِ (أَحَبُّ الْبِقَاعِ إِلَى اللّٰهِ الْمَسَاجِدُ وَأَبْغَضُ الْبِقَاعِ

اور خدا کے بغیر کسی سے مدد نہیں مانگتا اور اللہ کے دوستوں اور مددگاروں کو اپنے یار و مددگار بناتا ہے اور تمام کام اور ہر طرح کی مدد اور اعانت خداوند تعالیٰ کی طرف سے دیکھتا ہے اور نہیں طاقت گناہ سے

انچاسویں شاخ خدا تعالیٰ کی راہ میں محبت کرنا اور اس شاخ کی بڑی شان ہے اسلیے خدا کی راہ میں محبت تمام غرضوں کی جڑھوں کو کاٹ دیتی اور نفسوں کی خواہشوں اور طمعوں کو مٹا دیتی ہے اور یہ پسندیدہ اخلاق کی بڑی زبردست بنیاد ہے جب انسان اس شریف خلق سے متصف ہو جاتا ہے تو اپنے تمام حالات میں خدا تعالیٰ کی رضا کے پاس کھڑا ہو جاتا ہے بولتا ہے تو خدا کے لیے دیکھتا ہے تو اسکی ذات کے لیے کوئی قدم اٹھاتا ہے یا کوئی پختہ نیت کرتا ہے تو وہ اسکے لیے نہ جنسیت کی پروا کرتا ہے نہ رشتہ اور قومیت کا خیال کرتا ہے نہ وہم اسے مائل کر سکتے ہیں نہ خیالات اسے سبکسار بنا سکتے ہیں نہ لالچ اسے طیش میں لا سکتے ہیں اور نہ دنیاوی مال کے کاروبار اسے گھٹا بڑھا سکتے ہیں خدا کو اور دوستان خدا کو دوست رکھتا ہے اور اسکا مقصود اسکی صرف خدا تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا وہ انہیں (انداد کو) ایسا دوست رکھتے ہیں جیسے اللہ کو دوست رکھنا چاہیے اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ کو دوست رکھتے ہیں حدیث شریف میں ہے خدا تعالیٰ کو دوست رکھو کیونکہ وہ اپنی نعمتوں سے تمہیں پرورش کرتا ہے اور خدا کی محبت میں ان چیزوں کی

إلى الله أسوا قُهام فإذا كان الأمر كذلك فبالأولى محبة كتاب الله وأنبياء الله وسيدهم محمد رسول الله وأولياء الله وأنصار الله الذين همهم الله وهممهم طائرة إلى الله أولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده وبسر إرشادهم تيقظ وانتبه وفي الخبر وهل الدين إلا الحب في الله والبغض في الله على أن الحب في الله يوقف العبد مع مرضات الله والبغض في الله يبعده عما يبغضه الله وحينئذ هو في أمان الله۔

الشعبة الخمسون۔ البغض في الله وتلك سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فإنه كان عنده القريب والغريب في الله سواء لا يحب ولا يبغض إلا لله۔ وقد قال أرواحنا له الفداء (من أحيى سنتي فقد أحبني ومن أحبني كان معي في الجنة) وحبه صلى الله عليه وآله وسلم أحسن الحسنات بعد محبة الله ولا يكمل إلا بإعلاء منار سنته ومن أعظم أركان سنته السنية البغض في الله وقد ورد أن أوثق عرى الإيمان الحب في الله والبغض في الله وقال الله تعالى (لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون

بازار ہیں جب حالت ایسی ہے تو اللہ کی کتاب اسکے انبیا، خاصکر انکے سردار محمد رسول اللہ صلعم اسکے دوستوں اور مددگاروں کی محبت جن کا فکر اللہ ہی اللہ ہے اور اُنکی ہمتیں خدا تعالی کیطرف اڑنے والی ہیں بطریق اولی خدا تعالی کی محبت میں داخل ہے (خدا تعالے نے فرمایا) وہ ایسے لوگ ہیں جنھیں خدا نے ہدایت کی سو تو انکی خصلت کی پیروی کر اور انکے ارشاد کے راز سے بیدار ہو اور تنبیہ حاصل کر حدیث شریف میں ہے دین صرف اس امر کا نام ہے کہ اللہ کی راہ میں محبت اور اسہی کی راہ میں دشمنی ہو علاوہ بریں خدا کی راہ میں محبت انسان کو خدا کی رضامندی پر قائم کر دیتی ہے

پچاسویں شاخ اللہ کے لیے دشمنی کرنی ہے اور یہ رسولخدا صلعم کی سنت ہے کیونکہ آپ کے نزدیک خویش و بیگانہ اللہ کی راہ میں یکساں تھے آپکی دوستی و دشمنی محض اللہ کے لیے تھی آنحضرت صلعم نے فرمایا آپ پر ہماری جانیں قربان جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے دوست بنایا اور جس نے مجھے دوست بنایا وہ جنت میں میرے ساتھ ہے، رسول اللہ صلعم کی محبت خدا تعالی کی محبت کے بعد تمام نیکیوں سے عمدہ تر ہے اور اسکی تکمیل منار سنت بلند کیے بغیر ممکن نہیں اور بغض فی اللہ آنحضرت صلعم کی روشن سنت کے عظیم الشان ارکان میں سے ہے حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ اللہ کے لیے دوستی اور دشمنی کرنا ایمان کی مضبوط ترین دستاویزوں میں سے ہے خدا پاک نے فرمایا ہے (تو ایسے لوگ نہیں پائیگا جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لاکر خدا اور رسولخدا کے مخالفوں

مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ
اَوْ اَبْنَآءَهُمْ) وَقَالَ تَعَالٰى (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ
اَوْلِيَآءَ) وَيَجِبُ عَلَى الْمُؤْمِنِ الْمُتَحَلِّيْ
بِالْاٰدَابِ الْمَرْضِيَّةِ اَنْ يُّبْغِضَ اَهْلَ الزَّيْغِ
وَالضَّلَالَةِ وَاَرْبَابَ الظُّلْمِ وَالْفَسَادِ وَ
الْبَغْيِ وَالْعِنَادِ وَالطُّغْيَانِ وَاَهْلَ الْاِضْرَارِ
الْمُؤْذِيْنَ لِلْخَلْقِ وَاَنْ يُّبْغِضَ شَيَاطِيْنَ
الْاِنْسِ وَالْجِنِّ فَيَكُوْنَ بَعِيْدًا عَنْهُمْ وَ
مَتٰى وَادَّ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدِ
انْخَرَطَ فِيْ سِلْكِهِمْ وَصَارَ مِنْهُمْ فَفِي الْخَبَرِ
مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَفِيْ خَبَرٍ اٰخَرَ الْمَرْءُ
مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَمِنَ الَّذِيْنَ يَجِبُ بُغْضُهُمْ
فِي اللّٰهِ قَوْمٌ مِّنْ سُفَهَآءِ النَّاسِ قَامُوْا فِيْ
هٰذِهِ الْاَيَّامِ يَخْبِطُوْنَ بِالْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ
وَيُضِلُّوْنَ النَّاسَ يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ الشُّهْرَةَ
وَلَوْ بِالْمُكَفِّرَاتِ وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ
وَقَدْ اَشَارَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْاَمِيْنُ بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَاْتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ
قَوْمٌ حُدَثَآءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَآءُ الْاَحْلَامِ
يَقُوْلُوْنَ مِنْ اَقْوَالِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ
مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ
لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ
فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ

سے دوستی رکھیں خواہ وہ انکے باپ یا بیٹے ہی کیوں
نہوں دوسری جگہ خدا تعالے نے فرمایا مسلمانو میرے
اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ ایماندار آدمی
جو آداب پسندیدہ سے آراستہ ہو واجب ہے کہ اہل زیغ و
ضلال وارباب ظلم و فساد و اہل بغی و عناد و مردم
آزار شرکش موذیوں سے عداوت رکھے اور شیاطین
انس و جن سے بغض رکھکر انسے دور رہے اور جب خدا و
رسول خدا کے مخالفوں سے دوستی کریگا تو انکی سلک
میں منسلک ہو کر انہیں کا ایک متصور ہوگا حدیث
شریف میں ہے جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں
میں سے ہے ایک اور حدیث میں ہے آدمی اس شخص کے
ساتھ ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے اور جن لوگوں سے
اللہ کی راہ دشمنی رکھنی واجب ہے منجملہ انکے وہ بیوقوف
ہیں جنہوں نے آجکل سر اٹھا کر احکام شرعیہ میں دستاندازی
شروع کی ہے اور لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں اُن
کی مراد شہرت ہے گو کفریات
سے ہو باوجود اسکے ان کا گمان ہے
کہ وہ کسی کام کی چیز ہیں انہیں لوگوں کیطرف رسول
اللہ صلعم نے اشارہ فرمایا ہے اور آپ راستباز امین
ہیں آپکا اس قول ہیں دا آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا
ہونگے نو عمر کم عقل ہونگے خیر البریہ علیہ الصلوۃ و
التحیہ کے بہت سے اقوال انکی زبان پر ہونگے وہ اسلام
سے یوں اچھوتے نکل جائینگے جیسے تیر شکار سے
پار ہو جاتا ہے ایمان انکے گلوں سے نیچے نہیں اتریگا
جب تم انسے ملو تو انہیں قتل کر ڈالو کیونکہ انکے قتل کرنے

قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ) وَمِثْلُ اُولٰئِكَ اَهْلُ
الْاَهْوَاءِ الَّذِيْنَ يُبْغِضُوْنَ اٰلَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُؤْذُوْنَهُمْ وَمِنْهُمُ الْاٰنَ
بَيْنَ ظَهْرَانِي الْاُمَّةِ قَوْمٌ كُلُّهُمْ عَلٰى نَسَقِ
يَزِيْدَ وَلَا تَزِيْلُ فَهُمْ بِاَذِيَّةِ الْاٰلِ اَوْ بِاَذِيَّةِ
فَرْدٍ مِّنْهُمْ مُؤْذُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مَلْعُوْنُوْنَ بِالنُّصُوْصِ عَلَى
الْعُمُوْمِ وَالْخُصُوْصِ وَمِثْلُهُمُ الَّذِيْنَ
يَنْتَقِصُوْنَ الشَّيْخَيْنِ الْخَلِيْفَتَيْنِ الْمُكَرَّمَيْنِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالَّذِيْنَ يُبْغِضُوْنَ
اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
يَلِيْهِمْ اَهْلُ الْفَسَادِ وَالْعِصْيَانِ وَالْمُجْرِمُوْنَ
وَالظَّلَمَةُ وَالْبَاغُوْنَ وَالْمُفْسِدُوْنَ وَ
الْعُصَاةُ الْمُجَاهِرُوْنَ وَقُطَّاعُ الطَّرِيْقِ
وَالْخَارِجُوْنَ عَلٰى اِمَامِ الْوَقْتِ اَيَّدَهُ اللّٰهُ
وَالْخَوَّاضُوْنَ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
وَعَلٰى عِبَادِهِ الْكَذِبَ وَالْمُحَرِّفُوْنَ لِلْحُقُوْقِ
وَالَّذِيْنَ يَضُرُّوْنَ بِمَنَافِعِ الْخَلِيْقَةِ وَ
يَسْعَوْنَ بِالْاِضْرَارِ الْخَلِيْقَةِ وَاَهْلُ
الْاَطْمَاعِ بِاَمْوَالِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَابُ النَّمِيْمَةِ
وَالْغِيْبَةِ وَالْاِنْحِرَافِ عَنِ الطَّرِيْقِ الشَّرْعِيِّ
الْمَرْضِيِّ الَّذِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عِبَادَهٗ بِسُلُوْكِهٖ وَ
الْمُرَاءُوْنَ وَالْكَذَّابُوْنَ وَالْمُرْتَكِبُوْنَ لِلْكَبَائِرِ
وَالْمُسْتَخِفُّوْنَ بِاَهْلِ الدِّيْنِ وَالْمُحَقِّرُوْنَ
لِلصَّالِحِيْنَ وَالَّذِيْنَ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

قتل کرنے والوں کے لیے بڑا اجر ملیگا) اور انہیں
لوگونکی کی طرح وہ اہل ہوا ہیں جو رسول اللہ صلعم کی آل سے
دشمنی رکھتے ہیں اور انہیں ایذا دیتے ہیں اور انہین میں
سے اسوقت امت کے درمیان کئی لوگ موجود ہیں جو
سب کے سب یزید کے طریق پر ہیں اور خدا کا فضل
ہے یہ گروہ بڑھتا نہیں سو وہ آل رسول یا انمیں کسی فرد کو
ایذا دیکر رسولخدا صلعم کے موذی بنے ہوئے ہیں
وہ لوگ بحکم نصوص علی العموم و الخصوص ملعون
اور پھٹکارے ہوئے ہیں اور انہیں کی مثل ہیں
وہ لوگ جو شیخین آنحضرت صلعم کے دو بزرگ خلیفوں
کی تنقیص شان کرتے ہیں اور وہ لوگ جو نبی صلعم کے اصحاب
سے بغض رکھتے ہیں اور انہیں کے لگ بھگ ہیں
فسادی گنہگار۔ مجرم۔ ظالم۔ باغی۔ رہزن شریر
امام وقت سے بغاوت کرنے والے خدا اور بندگان
خدا پر جھوٹ افترا باندھنے والے حقوق کو بدل
دینے والے پبلک کے منافع کو نقصان پہنچا کر خلق
اللہ کو ضرر دینے والے قوم کے مالوں میں طمع
کرنیوالے چغلخور۔ غیبت کرنے والے شرعی پسندیدہ
طریقہ سے جسپر چلنے کا خدا تعالے نے حکم دیا ہے
انحراف کرنے والے۔ ریاکار۔ جھوٹے کبیرے
گناہوں کے مرتکب اہل دین کی بیقدری
کرنے والے نیکوکاروں کو حقیر
جاننے والے خدا تعالے
کی باتوں کو اپنے محل
سے پھیر دینے

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَالَّذِيْنَ يُخِيْفُوْنَ النَّاسَ
وَيَخْشَاهُمُ النَّاسُ لِشَرِّهِمْ وَكُفَّارُ النِّعَمِ
قَلَّتْ اَوْجَلَّتْ وَالَّذِيْنَ يَسْتَهْزِءُوْنَ
بِالنَّاسِ وَيَسْتَخِفُّوْنَ بِالْاَحْكَامِ وَقُلُوْبُهُمْ
مَشُوْبَةٌ بِالْاَمْرَاضِ يَرْمُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ
بِسِهَامِ الطَّعُوْنَاتِ وَيُرِيْدُوْنَ مُؤَاخَذَةَ
الْخَلْقِ بِالشُّبُهَاتِ وَهُمْ اَشَرُّ النَّاسِ قِيْلًا
وَاَسْوَأُهُمْ سَبِيْلًا فَبُغْضُهُمْ وَاَمْثَالِهِمْ
مِنَ الْبُغْضِ فِي اللّٰهِ وَالْمَوْعِدُ اللّٰهُ وَلَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ -

وَالشُّعْبَةُ الْحَادِيَةُ وَالْخَمْسُوْنَ الْحَيَاءُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ
مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ
(دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ) وَفِي
الْخَبَرِ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا حَيَاءَ لَهٗ وَقَالَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (اِسْتَحْيُوْا مِنَ
اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ) قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا
نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ
كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ
الْحَيَاءِ اَنْ يَّحْفَظَ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى وَالْبَطْنَ
وَمَا حَوٰى وَيَذْكُرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ
اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا وَاٰثَرَ
الْاٰخِرَةَ عَلَى الْاُوْلٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ
فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ وَمَنْ
غَمَسَ اللّٰهُ طِيْنَتَهٗ بِمَاءِ الْحَيَاءِ يُرْجِعُهٗ

والے جو لوگوں کو ڈراتے ہیں اور لوگ ان کے شر کی
وجہ سے انسے خوف کھاتے ہیں چھوٹی بڑی نعمتوں کے
ناشکر گذار جو لوگو پر ہنسی کرتے ہیں دین کے احکام کا
استخفاف کرتے ہیں اور اُن کے دل بیمار ہیں مسلمانوں کو
طعنوں کے تیر مارتے ہیں اور مخلوق کو شبہوں سے
مواخذہ کرتے ہیں اُنکی گفتگو سب خلقت سے بُری اور
انکی رسم سب سے بدتر ہے سو ان لوگوں سے اور اُن کی
امثال سے بغض رکھنا خدا کی راہ میں بغض ہے
اور وعدہ گاہ اسد کی جناب ہے اسکے سوا کوئی
معبود نہیں -

اکیاونویں شاخ حیا ہے آنحضرت صلعم نے ایک انصاری
سے جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا
فرمایا اسے چھوڑ دے کیونکہ حیا ایمان سے ہے ایک اور
حدیث میں ہے جس شخص میں حیا نہیں اسکا ایمان
نہیں رسول خدا صلعم نے فرمایا خدا سے حیا کرو جس طرح
حیا کرنے کا حق ہے لوگوں نے عرض کی یا نبی اللہ
ہم بحمد اللہ اللہ سے حیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں
اس طرح نہیں ہے خدا تعالے سے جس طرح چاہیے
حیا کرنے کے یہ معنے ہیں کہ انسان اپنے سر کو اور جن
چیزوں کو شامل ہے نگہ رکھے اور جن چیزوں کو پیٹ
حاوی ہے محفوظ رکھے اور موت اور بوسیدہ ہونے
کو یاد کرے اور جو شخص آخرت چاہتا ہے وہ دنیا کی
زینت چھوڑ دے اور آخرت کو دنیا پر اختیار کرے
جس نے ایسا کیا اسنے واقعی جیسے چاہیے حیا کیا جس
شخص کی طینت کو خداوند تعالے نے حیا کے پانی میں غوطہ دیا ہے

الحياء من الله تعالى لستر فضائح ذنوبه
بالتوبة والانابة الى الله فتراه قلق
القلب لا يهدأ خاطره الا بالتوبة
ويكون مراعيا لحقوق الله وحقوق
خلق الله) وفي كلام سيدنا علي امير
المؤمنين رضوان الله وسلامه عليه
كل الخير في الحياء وفي الخبر لم يبق
من النبوة الاولى الا اذا لم تستحي فاصنع
ما شئت هذا ما ورد عن النبي صلى الله
عليه وسلم وكل البركة والخير والنفع
في كلامه الشريف واحاديثه التي
هي روح السعادة ومعدن الافادة
قال الامام سهل التستري رضي الله
عنه مذهبنا الاقتداء بالنبي صلى الله
عليه وسلم في الاخلاق والافعال -
وقال الجنيد رضي الله عنه مذهبنا
مقيد بالكتاب والسنة وقال الامام
السيد احمد الرفاعي رضي الله عنه
طريقي صحيح الاسناد الى الله و
التمسك بسنة رسول الله صلى الله
عليه وسلم - ونفع عباد الله وما توفيقي
الا بالله وقال رضي الله عنه كل طريقة
خالفت الشريعة فهي زندقة وقال
نفعنا الله بعلومه ومدده المؤمن
مبرقع بالحياء بنظمه الحياء بسلك

اسے خداوند تعالے سے حیا کرنا اپنے گناہوں کی رسوائیوں کو
اللہ تعالے کے آگے توبہ و انابت کر کے ڈھانپنے کیطرف
ابھارتا ہے سو اسکو دیکھیگا کہ اس کا دل بیقرار ہے
بدون توبہ کے اسمیں سکون نہیں ہوتا وہ خدا اور مخلوق
دونوں کے حقوق کی رعایت کرتا ہے ہمارے سردار امیر
المومنین حضرت علی رض کی کلام میں ہے ساری نیکی حیا
میں ہے حدیث شریف میں ہے پہلے نبوت کے کلام
سے سوائے اس فقرہ کے کچھ باقی نہیں رہا جب حیا نہ ہو
پھر جو چاہی کر، یہ وہ ہے جو آپ کے پاک کلام میں
وارد ہوا ہے اور تمام خیر و برکت اور دینی و دنیاوی،
فائدہ آپ کے کلام شریف اور آپکی احادیث میں ہے
جو سعادت کی جان اور فیض رسانی کی کان ہیں امام
سہل تستری فرماتے ہیں کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ اخلاق
اور افعال میں حضرت نبی صلعم کی پیروی کی جائے حضرت
جنید رض فرماتے ہیں ہمارا مذہب کتاب اور سنت سے وابستہ
ہے امام سید احمد رفاعی رض فرماتے ہیں میرا طریقہ ہے
اللہ تعالے پر ٹھیک ٹھیک بھروسہ کرنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت سے تمسک کرنا اور
خدا کے بندوں کو نفع پہنچانا اور سوائے مدد اللہ کے
مجھے کسی کام کی توفیق نہیں نیز آپ نے فرمایا کہ جو طریقہ
شریعت کے برخلاف ہو وہ زندیق بنا ہے اور آپ نے
فرمایا اللہ تعالے آپ کے علوم اور مدد سے ہمیں
نفع پہنچاوے مومن پر حیا کا ایک برقع ہے حیا
اسے نیک لوگوں کی
لڑی میں پرو

الصالحين المقتدين بسيد المرسلين عليه
صلوات رب العلمين وانه يستحيي من
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان
يخالف اوامره الشريفة ولو بحرف واحد
وهاهي سنته الكريمة واقواله المطاعة
المتبعة في الصدور والسطور وهو
الواسطة العظمى والوسيلة الكبرى فالموفقون
متبعوه والمغبونون مخالفوه وهو البرزخ
الوسط الفارق بين المخلوق والخالق صلى
الله عليه وسلم انتهى كلامه الشريف۔
الحياء صفة من صفات النبي صلى الله عليه
وسلم۔ فقد كان احيى من العذراء في
خدرها ورضي الله تعالى عن شيخنا
السيد محمد مهدي الصيادي الرواسي
نفعنا الله بعلومه فانه قال من قصيدة

ارتدِ الدهر جلباب الحيا
فامام السادة الرسل حيي

والشعبة الثانية والخمسون حسن
الخلق قال النبي صلى الله عليه وسلم اكمل
المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا، وبرواية
الامام الحسن البصري عن الامام الحسن
السبط الاعظم رضي الله عنهما عن امير
المؤمنين سيدنا علي المرتضى كرم الله وجهه
واكرمه بتحياته وسلامه ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال ان احسن الحسن الخلق

پرو دیتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پیرو ہوتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلعم سے
حیا کرتا ہے اس بات میں کہ آپ کے کسی حکم کی مخالفت
کرے اگرچہ ایک ہی حرف سے سن لو یہ آپکی سنت کریمہ
ہے اور یہ آپکے اقوال ہیں جن کی اطاعت و اتباع
لازم ہے سینوں میں محفوظ کتابوں میں مسطور ہیں یہی
ہے عظیم الشان واسطہ اور بہت بڑا وسیلہ جن کو توفیق
ملی ہے وہ اسکا اتباع کرتے ہیں اور جو اسکے مخالف
ہیں وہ ٹوٹے میں پڑے ہوئے ہیں یہی برزخ ہے
جو خالق اور مخلوق کے درمیان فارق اور وسطہ
ہے آنحضرت پر اللہ تعالی کا درود اور سلام ہو۔ حیا
رسول اللہ صلعم کی صفات میں سے ایک صفت ہے
آپ ایک پردہ نشین باکرہ عورت سے زیادہ حیادار
تھے اور اللہ تعالے ہمارے شیخ سید محمد مہدی صیادی
رفاعی سے راضی ہو اور انکے علوم سے خدا تعالے ہمیں فائدہ
دے مخاطب مدت العمر حیا کی چادر کو اوڑھے رہ
کیونکہ حضرات انبیا کے سردار صلعم نہایت حیادار تھے
باونویں شاخ حسن خلق ہے نبی صلعم نے فرمایا
تمام مومنوں میں کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کا خلق
اچھا ہے امام حسن بصریؒ کی روایت ہے حضرت
امام حسن سبط اعظمؓ سے وہ روایت کرتے ہیں امیر المومنین
سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا (تمام خوبیوں
سے بڑھ کر عمدہ خوبی
اچھا خلق ہے۔

الحسن) وقال كرم الله وجهه اعقل القوم احسنهم خلقا وفي الاثارات ان اباذر رضي الله عنه قال يا رسول الله اي المؤمنين افضل قال (احسنهم خلقا) ومعنى الخلق الحسن اتصاف المرء بالاوصاف التي امر بها الشرع كان ذلك جبلة او رياضة وكسبا وفي الخبر عن النبي الاطهر صلى الله عليه وسلم قال (بعثت لاتمم مكارم الاخلاق) وقد اثنى الله تعالى على رسوله عليه الصلوة والسلام بقوله جلت قدرته (وانك لعلى خلق عظيم) وقال عليه صلوات الله وتسليماته (حسن الخلق خلق الله الاعظم) وقال ايضا (حسن الخلق نصف الدين) وقال (ارواحنا له الفداء خياركم احاسنكم اخلاقا) وقال (خير الناس احسنهم خلقا) وقال (خيركم اسلاما احاسنكم اخلاقا) وقال عليه الصلوة والسلام (الخلق الحسن لا ينزع الا من ولد حيضة او ولد زنية) وقال صلى الله عليه واله وسلم (خصلتان لا يجتمعان في مؤمن البخل وسوء الخلق) ولله در القائل في مدح النبي الكامل صلى الله عليه واله وسلم

يا مصطفى من قبل نشأة آدم
والكون لم تفتح له اغلاق

نیز حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ تمام قوم میں زیادہ عقلمند زیادہ نیک خلق والا ہے روایات میں ہے کہ ابوذر رضؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کون شخص زیادہ بزرگ ہے آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ خوش خلق ہے اور خوش خلق کا معنے یہ ہیں کہ انسان اُن صفات سے متصف ہو جنکا شریعت نے حکم کیا ہے وہ خواہ تو جبلی طور پر ہو یا ریاضت اور کسب سے حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں میں اسلیئے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاقی بزرگیوں کو پایہ کمال تک پہنچاؤں اور خدا پاک نے نبی صلعم کی تعریف کی ہے اپنے اس قول سے (بیشک تو بڑے خلق پر ہے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے (نیک خلق خدا کا بڑا خلق ہے) نیز آپ نے فرمایا نیک خلق نصف دین ہے، نیز آپ نے فرمایا آپ پر ہماری جانیں قربان (تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں نیز فرمایا انسانوں میں بہتر انسان وہ ہے جو خوش خلق ہے) اور فرمایا تم میں سے بہتر اسلام میں وہ ہے جو اخلاق میں بہتر ہے اور آنحضرت صلعم نے فرمایا (نیک خلق نہیں چھینا جاتا مگر ولد حیض یا نطفہ حرام سے) نیز آپ نے فرمایا (دو عادتیں مومن میں کبھی بہم جمع نہیں ہوتیں بخل اور بدخلقی)، کسی نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں خوب کہا ہے

اے وہ ذات جو آدمؑ کے پیدا ہونے سے پہلے برگزیدہ ہے،
حالانکہ وجود کے تالے ابھی نہیں کھلے تھے

أَيَرُومُ مَخْلُوقٌ ثَنَاءَكَ بَعْدَ أَنْ
أَثْنَى عَلَى أَخْلَاقِكَ الْخَلَّاقُ

وَلِلْقُطْبِ الْكَبِيرِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ السَّيِّدِ الشَّيْخِ سِرَاجِ الدِّينِ الرِّفَاعِيِّ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ـ

إِنَّ الشَّرِيفَ إِذَا تَرَوَّقَ شِيمَةً
قُرَشِيَّةً طَابَتْ بِهَا الْأَعْرَاقُ

وَأَرَادَ بَاغٍ قَطْعَ نِسْبَةِ عِزِّهِ
شَهِدَتْ لَهُ الْأَطْوَارُ وَالْأَخْلَاقُ

وَحَيْثُ أَنَّ مَعْنَى الْخُلُقِ اتِّصَافُ الْمَرْءِ بِالْأَوْصَافِ الَّتِي أَمَرَ بِهَا الشَّرْعُ وَهِيَ الْأَوْصَافُ الْكَرِيمَةُ وَالْأَخْلَاقُ الْحَمِيدَةُ وَالِاتِّصَافُ بِهَا انْسِلَاخٌ عَنِ الْأَخْلَاقِ السَّيِّئَةِ وَالْأَوْصَافِ الذَّمِيمَةِ فَنَتِيجَتُهَا النَّفْعُ الْعَامُّ لِكُلِّ الْأَنَامِ وَالسَّلَامُ

الشُّعْبَةُ الثَّالِثَةُ وَالْخَمْسُونَ اِعْتِقَادُ الْمَرْءِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى نَاظِرٌ إِلَيْهِ يَرَاهُ فِي كُلِّ أَحْوَالِهِ وَيَطَّلِعُ عَلَى كُلِّ خَفِيٍّ وَجَلِيٍّ مِّنْ أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ فَمَتَى عَلِمَ ذٰلِكَ عِلْمًا جَازِمًا وَّ اعْتَقَدَهُ اعْتِقَادًا قَاطِعًا يَقِفُ عِنْدَ حُدُودِ اللهِ تَعَالَى وَإِذَا هَمَّ بِمَعْصِيَةٍ كَبُرَتْ أَوْ صَغُرَتْ أَرْجَعَهُ عِلْمُهُ بِأَنَّ اللهَ تَعَالَى يَرَاهُ فَأَحْجَمَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ وَهَابَ جَلَالَ اللهِ تَعَالَتْ قُدْرَتُهُ وَكَذٰلِكَ إِذَا ابْتَدَرَ بِفِعْلِ مَرْضِيٍّ مِّنْ عِبَادَةٍ أَوْ بِرٍّ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ إِغَاثَةِ مَلْهُوفٍ أَوْ نَصْرِ مَظْلُومٍ وَّعَلِمَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى يَرَاهُ

کیا کوئی مخلوق تیری تعریف کا ارادہ کر سکتا ہے بعد اسکے کہ خود آفریدگار تیرے اخلاق کا ثناخوان ہے۔

اور قطب کبیر شیخ الاسلام سید شیخ سراج الدین رفاعی مخزومی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالے عنہ۔

ایک شریف آدمی جب عادت قرشیہ سے مزین ہوجاتا ہے تو اسکی رگیں پاک ہوجاتی ہیں اور کسی سرکش نے جو اسکی عزت نسبی کے قطع کرنے کا ارادہ کیا تو اسکے شائستہ اطوار اور اخلاق گواہی بجا لاتے ہیں۔

چونکہ خلق کا معنے یہ ہے کہ انسان اُن اوصاف سے متصف ہو جنکا شریعت نے حکم کیا ہے اور وہ اوصاف کریمہ اخلاق حمیدہ ہیں اور اُن سے متصف ہونا بری اخلاق اور ردی صفات سے پرہیز کرنا ہے تو اُسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام مخلوق کو عام نفع پہنچے والسلام۔

ترپنویں شاخ انسان کا یہ اعتقاد کرنا ہے کہ خدا ہر حالت میں اُسے دیکھتا اور اسکے ہر پوشیدہ او ظاہر قول اور فعل پر آگاہ ہے تو جب انسان اسے یقینی طور پر جان لیتا اور قطعی طور پر اسکا اعتقاد کر لیتا ہے تو وہ حدود اللہ پر ٹھیرا ہوجاتا ہے جب وہ کسی گناہ کا ارادہ کیتا ہے تو خواہ کتنا ہی بڑا یا چھوٹا کیوں نہ ہو اسکا یہ علم کہ خدا تعالے اُسے دیکھ رہا ہے اُسے گنہگاری سے روک دیتا ہے اور وہ خدا تعالے کے شان اور جلال سے ڈرتا ہے ایسا ہی جب کبھی وہ کسی پسندیدہ کام جیسے عبادت احسان صدقہ مصیبت زدہ کی فریاد رسی مظلوم کی مدد وغیرہ پر آمادہ ہوتا ہے

أَخْلَصَ فِي فِعْلِهِ وَقَصَدَ بِهِ وَجْهَ اللهِ وَ
تَخَلَّصَ مِنْ ظُلْمَةِ رُؤْيَةِ الْأَغْيَارِ فَكَانَتْ
كُلُّ أَعْمَالِهِ وَحَرَكَاتِهِ وَسَكَنَاتِهِ لِلّٰهِ وَكَفٰى
بِاللهِ وَلِيًّا۔

وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالْخَمْسُوْنَ اِعْتِقَادُ
الْمَرْءِ فِيْ أَعْمَالِهِ بِأَنَّهُ يَرَى اللهَ سُبْحَانَهُ وَ
هٰذِهِ الْمَنْزِلَةُ مِنْ هٰذِهِ الشُّعْبَةِ أَرْفَعُ وَ
أَسْمٰى مِنَ الَّتِيْ قَبْلَهَا وَهِيَ أَسْمٰى مَرَاتِبِ
الْإِحْسَانِ فَفِيْ حَدِيْثِ جِبْرِيْلَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَلْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ
كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)
وَفِيْ هٰذَيْنِ الْمَقَامَيْنِ سِرَّانِ الْأَوَّلُ أَنْ
تَرٰى أَنَّكَ تَنْظُرُ اللهَ فِيْ عَمَلِكَ وَكُلِّ حَالِكَ
فَتَأْخُذَكَ الْمُرَاقَبَةُ لَهُ عَنْ غَيْرِهِ وَالثَّانِيْ
أَنْ تَرٰى أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْكَ مِنْ مَضْمُوْنِ قَوْلِهِ
تَعَالٰى (إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا) فَتَمْنَعُكَ
مُرَاقَبَتُهُ لَكَ فِيْ كُلِّ حَالٍ لَكَ أَوْ عَمَلٍ أَنْ
تُشْرِكَ بِعِبَادَتِهِ أَحَدًا وَهٰذَا مُلَخَّصُ مَا
تَكَلَّمَ بِهِ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْعِرْفَانِ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ
وَحَسْبُنَا اللهُ وَكَفٰى۔

وَالشُّعْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالْخَمْسُوْنَ
تَرْكُ الْيَأْسِ وَالْقُنُوْطِ فَإِنَّ الْيَأْسَ وَالْقُنُوْطَ
مِنَ اللهِ سُبْحَانَهُ كُفْرٌ قَالَ تَعَالٰى (وَلَا تَيْأَسُوْا)
وَقَالَ (وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ) وَحُكْمُ
الْيَأْسِ قَطْعُ الْأَمَلِ مِنْ وَاهِبِ الْفَضْلِ

تو وہ اپنے کام میں اخلاص کرتا ہے اور اس سے خدا
کی ذات ہی کا ارادہ کرتا ہے اور اغیار کے دیکھنے کی
تاریکی سے بچتا ہے تو اسکے سارے کام حرکتیں اور
سکون اللہ ہی کے لیے ہوتے ہیں اور خدا وند کافی کارساز ہے

چوّنویں شاخ انسان کا اپنے اعمال میں اعتقاد
کرنا کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالےٰ کو دیکھتا ہے اور اس شاخ
کا یہ درجہ پہلی فرع سے ارفع اور بلند تر ہے اور یہ مراتب
احسان کی بلند چوٹیوں سے ہے جبرئیل کی حدیث میں
ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا (احسان یہ ہے کہ تو خدا کی عبادت
اس طرح کرے گویا کہ تو اُسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ
حالت میسر ہو تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے) اور
ان دونوں مقاموں میں دو راز ہیں اول یہ ہے کہ وقت
عمل وغیرہ حالات میں تو یوں تصور کرے کہ تو اللہ تعالےٰ
کو دیکھ رہا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُسکی نگرانی تجھے
غیر کے خیال سے روک دیتی ہے دوسرا یہ کہ تو یہ سمجھے
کہ خدا تعالےٰ تجھے دیکھ رہا ہے جیسا کہ خدا پاک فرماتا ہے
(بیشک اللہ تمہیں نگہبان ہے) سو اُسکی دیدبانی تیرے
لیے ہر حال اور ہر عمل میں اس امر سے مانع ہوگی کہ تو
عبادت میں کسی کو اسکا شریک بنائے یہ خلاصہ ہے تمام
بیان کا جو اہل علم اور اہل عرفان نے اس مقام میں

پچپنویں شاخ مایوسی اور ناامیدی کی ترک کرنا
ہے کیونکہ خدا سے مایوسی اور ناامیدی کفر ہے خدا
پاک فرماتا ہے (مت مایوس ہو) پھر فرماتا ہے (خدا
کی رحمت سے ناامید نہ ہو) مایوسی کا معنے یہ ہے
کہ انسان خدائے مہربان سے امید قطع کردے

وَهُوَ ضِدُّ الرَّجَاءِ وَفِيهِ انْصِرَافٌ عَنْ شُهُودِ كَرَمِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ فِي جَعْلِ الْعَسِيرِ يَسِيرًا أَوِ الْقَلِيلِ كَثِيرًا أَوِ الْغَضَبِ رَحْمَةً وَالشِّدَّةِ رَخَاءً وَذٰلِكَ مِنَ الْجَهْلِ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَعَدَمِ الْعِلْمِ بِنُفُوذِ سُلْطَانِهِ وَبَاهِرِ فِعْلِهِ وَاَنَّهُ يَحْكُمُ مَا يَشَاءُ وَيَفْعَلُ مَا يُرِيدُ وَرَحِمَ اللّٰهُ الْقَائِلَ

وَكَمْ لِلّٰهِ مِنْ لُطْفٍ خَفِيٍّ
يَدِقُّ خَفَاهُ عَنْ فَهْمِ الذَّكِيِّ
وَكَمْ هَمٍّ تُسَاءُ بِهِ صَبَاحًا
وَتَأْتِيكَ الْمَسَرَّةُ فِي الْعَشِيِّ

وَقَالَ الْآخَرُ ـ

اَنَا عَبْدُ رَبٍّ لَهُ قُدْرَةٌ
يَهُونُ بِهَا كُلُّ اَمْرٍ عَسِيرٍ
وَاِنْ كُنْتُ عَبْدًا ضَعِيفَ الْقُوَىٰ
فَرَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

وَالشُّعْبَةُ السَّادِسَةُ وَالْخَمْسُونَ تَرْكُ الْحَسَدِ وَهُوَ اِرَادَةُ زَوَالِ النِّعْمَةِ عَنِ الْمَحْسُودِ وَهُوَ مِنْ صِفَاتِ اِبْلِيسَ حَسَدَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَكَبَّرَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ وَجَرَّهُ الْحَسَدُ لِلْكِذْبِ فَحَلَفَ لَهُ وَلِحَوَّاءَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَائِلًا (اِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ) فَالْحَسُودُ لَا يَكُونُ اِلَّا مُتَكَبِّرًا وَلِذَا كَانَ الْحَسَدُ وَصْفٌ ذَمِيمٌ تَتَرَفَّعُ عَنْهُ الْعُقُولُ الْعَالِيَةُ وَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْ سَيِّدِنَا الْاِمَامِ الْاَكْبَرِ السَّيِّدِ اَحْمَدَ الرِّفَاعِيِّ

اور یہ امید کی ضد ہے اور اسمیں مشکل کو آسان اور قلیل کو کثیر اور غضب کو رحمت اور سختی کو نرمی سے تبدیل کرنے میں اللہ تعالے کے کرم کے شہود سے شکر ہوتا ہے اور اسکا منشا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جاہل ہونا اور اسکے سلطان اور فعل کے ظاہر باہر نافذ ہونے کا نہ جاننا ہے اور اسباب کا نہ جاننا کہ وہ جو چاہتا ہے حکم کرتا

خداوند تعالیٰ کی بہت سی پوشیدہ مہربانیاں ہیں جنکا خفا بڑے سمجھدار آدمی کے فہم کے آگے بھی نہایت دقیق اور بہت سے غم ہیں جن سے صبح کے وقت تو غمگین ہوتا ہے اور شام کے وقت تیرے پاس خوشی آجاتی ہے۔

ایک اور شاعر کہتا ہے

میں ایسے پروردگار کا بندہ ہوں جس کی قدرت سے سب مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں۔
اگرچہ میں ایسا بندہ ہوں جسکی طاقتیں نہایت کمزور ہیں تاہم مضایقہ نہیں کیونکہ میرا رب تو ہر شے پر قادر ہے

چھپنواں شاخ حسد کا ترک کرنا ہے حسد اسے کہتے ہیں کہ انسان محسود سے زوال نعمت کا خواہاں ہو اور یہ شیطان کی صفات میں سے ہے اُس نے آدم علیہ کا حسد کیا اور اپنر تکبر کرکے کہا میں اس سے بہتر ہوں اور حسد اس کو کشاں کشاں جھوٹ تک لے گیا حتیٰ کہ اسنے آدم اور حوا علیہما السلام سے قسم کھاکر کہا کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں) سو حاسد کے لیے متکبر اور جھوٹا ہونا لازم ہے حسد ایک ایسی نالائق صفت ہے جس سے اعلےٰ عقلیں نفرت کرتی ہیں اور اللہ تعالے راضی ہو ہمارے سردار بڑے پیشوا سید احمد رفاعی حسینی

الرِّفَاعِيِّ الْحُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ كَتَبَ لِأَحَدِ حُسَّادِهِ -

أَقُولُ لِمَنْ جَاءَنِي حَاسِدًا
أَتَدْرِي عَلَى مَنْ أَسَأْتَ الْأَدَبَ
أَسَأْتَ ظُنُونَكَ فِي خَالِقِي
كَأَنَّكَ لَمْ تَرْضَ لِي مَا وَهَبَ
فَكَانَ جَزَاؤُكَ أَنْ زَادَنِي
وَسَدَّ عَلَيْكَ طَرِيقَ الطَّلَبِ

وَكَانَ الْأَمْرُ كَمَا قَالَ زَادَهُ اللهُ نِعْمَةً وَفَضْلًا وَسَدَّ الطَّرِيقَ عَلَى حَاسِدِهِ فَهَامَ عَلَى وَجْهِهِ فَمَا عَلِمَ بِهِ أَحَدٌ إِلَى أَيْنَ ذَهَبَ وَقَدْ قِيلَ الْحَسُودُ لَا يَسُودُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ) وَعَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (إِنَّ اللهَ يَقُولُ الْحَسُودُ عَدُوُّ نِعْمَتِي) وَقَالَ أَيْضًا (لَيْسَ مِنِّي ذُو حَسَدٍ وَلَا نَمِيمَةٍ وَلَا كَهَانَةٍ وَلَا أَنَا مِنْهُ) وَتَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ) الْآيَةَ وَقَالَ تَعَالَى (أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ) وَكَوْنُ الْحَسَدِ يَجُرُّ إِلَى أَذِيَّةِ النَّاسِ وَإِضْرَارِهِمْ وَارْتِكَابِ الْفِرْيَةِ فِي حَقِّهِمْ وَإِشَاعَةِ الْفَاحِشَةِ فِيهِمْ وَنَشْرِ مَا يَشِينُ عَنْهُمْ فَلِذٰلِكَ كَانَ تَرْكُهُ مِنْ شُعَبِ الْإِيمَانِ وَالتَّخَلِّي بِهِ وَالْعِيَاذُ

رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ آپ نے ایک حاسد کو لکھا

میں اس شخص سے کہتا ہوں جو حسد کرتے ہوئے میرے پاس (آیا)
کیا تجھے معلوم بھی ہے کہ کس کی بے ادبی کر رہا ہے
تو نے میرے آفریدگار کے حق میں بُرے بُرے گمان کیے
گویا کہ تو اسپر راضی نہیں جو اُسنے مجھے بخشا۔
اسپر تیری سزا یہ ہوئی کہ اُسنے مجھے زیادہ دیا۔
اور تجھپر طلب کے راستے بند کر دیے۔

اور واقع میں بات تھی بھی ایسے ہی جیسے آپنے فرمایا ہے کیونکہ خداوند تعالے نے آپ پر تو نعمت اور فضل زیادہ کیا اور آپ کے بدخواہ پر راستے بند کر دیے اور حیران و سرگردان پھرتا رہا کسی کو معلوم نہیں ہوا کہ کدھر گیا ضرب المثل ہے حاسد کبھی سردار نہیں بنتا نیز آپکا ارشاد ہے (حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو) نیز آپکا ارشاد ہے (خدا تعالی فرماتا ہے کہ حاسد میری نعمت کا دشمن ہے) نیز آپ نے فرمایا (حاسد چغلخور۔ کاہن کو نہ مجھسے کوئی سروکار ہے نہ مجھے اسسے) اور یہ آیت پڑھی (جو لوگ ایمانداروں کو ایذا پہنچاتے ہیں) آخر آیت تک خدا تعالے نے فرمایا (کیا وہ حسد کرتے ہیں لوگوں سے اسچیز پر جو خدا نے انہیں اپنے فضل سے عطا کی ہے) اور چونکہ حسد لوگوں کی ایذا رسانی انکو ضرر انکے حق میں افترا باندھنے اور انہیں بے حیائی کے پھیلانے اور اُن کے عیوب کے افشا کرنے کا سبب ہے اسی لیے اسکا ترک کرنا ایمان کی شاخ ہے اور خدانخواستہ اس سے متصف ہونا

بِاللّٰہِ مِنْ شُعَبِ الْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ۔

وَالشُّعْبَۃُ السَّابِعَۃُ وَالْخَمْسُوْنَ الْمُدَاوَمَۃُ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَالذِّکْرُ اِیْمَانٌ عَلَی اِیْمَانٍ رَوٰی سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بُشْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ شَرَآئِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ وَاِنِّیْ کَبِرْتُ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ (لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ) فَقَدْ دَلَّہٗ اَرْوَاحُنَا لَہُ الْفِدَآءُ عَلٰی اَفْضَلِ شَرَآئِعِ الْاِسْلَامِ وَعَنْہُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَفْضَلُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) وَقَالَ تَعَالٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ) الْاٰیَۃَ وَقَالَ تَعَالٰی (فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ) وَفِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ (مَنْ ذَکَرَنِیْ فِی الْمَلَاِ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْہُ) وَالذِّکْرُ مُذَکِّرٌ بِاللّٰہِ وَبِاٰیَاتِ اللّٰہِ وَالذَّاکِرُ لَابُدَّ وَاَنْ یَّکُوْنَ خَائِفًا مِّنَ اللّٰہِ یَرْجُوْہُ وَیَخْشَاہُ وَمِنْ سِرِّ الذِّکْرِ صِحَّۃُ الْاِتِّبَاعِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ لَا یَکْفِیْ مُجَرَّدُ الذِّکْرِ مِنْ دُوْنِ اِتِّبَاعِہٖ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّ الذِّکْرَ مِنْ عَلَامَاتِ الْحُبِّ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ تَعَالٰی قَالَ (قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ) وَمَتٰی تَحَقَّقَ

کفر اور سرکشی کی شاخوں میں سے ہے۔ اور اسی سے مدد مانگی جاتی ہے

ستاونویں شاخ خدا تعالیٰ کے ذکر پر مداومت ہے خدا تعالےٰ کا ذکر ایمان پر ایمان ہے عبداللہ بن بشر روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول صلعم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا حضرت اسلام کے احکام بہت ہیں مجھ پر غالب آگئے اور میں بوڑھا ہو گیا ہوں سو مجھے کوئی ایسی چیز بتلایئے جسے میں محکم رکھوں تو آپ نے فرمایا ہمیشہ تیری زبان خدا کے ذکر سے تر رہے تو آپ نے جو آپ پر ہماری جانیں فدا ہوں، اسلامی احکام میں سے بزرگتر چیزوں کی طرف رہنمائی کی نیز آپ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا بزرگترین چیز جو میں نے کہی اور مجھ سے پہلے انبیاء نے یہ ہے (خدا تعالےٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں) نیز خدا پاک نے نبی صلعم سے فرمایا کہہ اللہ ہی اللہ ہے پھر اُن کو چھوڑ دو آخر آیت تک اور فرمایا (مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا) اور حدیث قدسی میں ہے جو مجھے جماعت میں یاد کرے میں ایسی جماعت میں اسکا ذکر کرونگا جو اس سے بہتر ہے ذکر خدا اور آیات خدا کو یاد دلاتا ہے ذکر کرنے والا خواہ مخواہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنیوالا ہوتا ہے اس سے امید رکھتا ہے اور خوف کرتا ہے اور ذکر کا اصل راز رسول اللہ صلعم کی ٹھیک ٹھیک پیروی کرنا ہے کیونکہ محض ذکر بدون اتباع رسول صلعم کے ناکافی ہے کیونکہ ذکر خدا تعالیٰ کی محبت کے علامات میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا

الذاکر للہ بصحۃ الاتباع لجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد تحقق بالنفع للناس وبحسن الحال فی نفسہ وصار خیرا محضا۔

والشعبۃ الثامنۃ والخمسون تعلم العلم وتعلیمہ فان جمیع الاعمال الایمانیۃ ظاہرا ان لم تکن بعلم فہی لغو وباطل والعلم ہو الفرض العام الواجب علی کل مسلم بدلیل قولہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و العلم ضد الجہل وقد حث النبی علیہ الصلوۃ والسلام کل الامۃ علی التخلص من الجہل بالعلم واشرف العلوم العلم باللہ ومتی حصل للمرء باللہ فقد احاط بثمرۃ کل علم وقد سمی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم علم التذکیر ایمانا ففی الصحیح عن معاذ رضی اللہ عنہ تعالی بنا نؤمن ساعۃ ای نتذاکر علم الایمان والعلم باللہ تعالی ثلاثۃ اقسام الاوامر الشرعیۃ والنواہی الشرعیۃ والمباحات الدنیویۃ ومدارک الحواس الضروریۃ والضرورۃ العقلیۃ فعلم الامر ہو علم الفرائض والسنن و الفضائل وعلم النہی ہو علم الحرام و الکراہۃ والتنزیہ وعلم المباحات ہو العلم بالدنیا واہلہا وکیفیۃ اداب

کرنیوالا رسول اللہ صلعم کی پوری پوری پیروی سے متصف ہوگا تو لوگوں کے حق میں فیضرسان اور فی ذاتہ خوشحال ہو جائیگا اور مجسم خیر (نیکی) بن جائے گا

اٹھاونویں شاخ علم کا سیکھنا اور سکھانا ہے کیونکہ تمام ایمان کے اعمال ظاہراً اگر علم سے نہ ہوں تو وہ لغو اور باطل ہیں۔ علم وہ عام فرض ہے جو ہر مسلمان پر واجب ہے اسکی دلیل رسول اللہ صلعم کا فرمان ہے (علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے اور علم جہالت کی ضد ہے اور رسول اللہ صلعم نے ساری امت کو علم کے ذریعہ جہالت سے نجات پانے پر ترغیب دی ہے اور تمام علوم سے بزرگتر خداوند تعالی کی (ذات وصفات) کا علم ہے اور جب انسان کو علم الٰہی حاصل ہوگیا تو اسنے سارے علوم کا ثمرہ اور نتیجہ پر احاطہ کرلیا رسول اللہ صلعم نے وعظ اور نصیحت کے علم کو ایمان شمار کیا ہے صحیح بخاری میں معاذ رض سے روایت ہے ہمارے ساتھ آؤ ہم ایک ساعت ایمان لائیں یعنے ایمان کے علم کا مذاکرہ کریں اور خدا کا علم تین قسم ہے اوامر شرعی نواہی شرعی دنیاوی مباحات اور حواس کے ضروری مدارک اور ضرورت عقلیہ کے مدارک، سوام کا علم وہ فرضوں اور سنتوں اور فضائل کا علم ہے اور نہی کا علم وہ حرام اور کراہت اور تنزیہ کا علم ہے اور مباحات کا علم نام ہے دنیا اور اہل دنیا کے علوم کا اور آداب مخالطت اور کسب

المخالطة واكتساب المعيشة وصيانة
المجد وحفظ حقوق المقادير والهيئة
الهيئة المجتمعة وهذه الأقسام الثلثة
تتعلم من الشرع وطريقها السمع وأما
مدارك الحواس والعلوم الضرورية
فقد اشترك فيها الحيوان العاقل فلا
يحتاج إلى اكتساب وبعد هذا فالهدى
هو العلم لا يستغني القلب عن العلم طرفة
عين والعقل أيضا محتاج إلى العلم النبوي
لا يستغني عنه بنفسه آنا أبدا وكل علم
مدّ شراعه في الأكوان انفتق رتقه بيد
الأنبياء وباشرته العقول فسلكت فيه
فجاجا فالموفقون جمعوا باتباع الأنبياء
بين علمي الدين والدنيا والمغبونون
زلوا وضلوا ومن هذا علمنا أن العلم
فيه نجاح الأمرين الديني والدنيوي و
قد جعله صلى الله عليه وآله وسلم من
أعظم شعب الإيمان وأنبأ أنه فرض على
كل مسلم فليتدبر هذا الدين وليعقل
رب الذوق الصادق أعوذ بالله أن
أكون من الجاهلين۔

والشعبة التاسعة والخمسون اجتناب
اللغو واللغو ضرب من العبث والخوض
فيما لا يعني وفي الخبر من حسن إسلام
المرء تركه ما لا يعنيه والمؤمن كونه

معاش اور ننگ وناموس کی حفاظت حقوق کا
محفوظ رکھنا وغیرہ اور حفظ حقوق و مراتب کی
کیفیت و ہیئات اجتماعیہ اور قومی شان و شوکت
کے نگہ رکھنے کے طریق کا اور تینوں اقسام شرع سے
سیکھے جاتے ہیں اور انکا طریقہ سمع اور نقل ہے
ولیکن مدارک حواس اور مدارک علم ضروریہ ان
میں تو حیوانات بھی ذوی العقول کے شریک ہیں
انہیں اکتساب اور تعلیم و تعلم کی کچھ حاجت نہیں اس
تمہید کے بعد روشن ہے کہ ہدایت علم ہی منحصر ہے
انسانی دل علم سے ایک لمحہ بھر کے لیے بے پرواہ
نہیں ہو سکتا اور عقل بھی علم نبوی کا محتاج ہے
اس سے وہ ایک لحظہ بھی کبھی بے پرواہ نہیں ہو
سکتا اور جتنے علوم دنیا میں شائع و ذائع ہیں سب کا
سرچشمہ انبیا کی برکت و ہمت سے جاری ہوا پھر
عقول انسانی نے انکی مزاولت اور ممارست کرتے
کرتے انہیں کشادہ راستے چلا دیے ہیں سو جنکو توفیق
یاور ہوئی وہ انبیاء کا اتباع کرکے علم دین و دنیا
دونوں کے جامع ہوگئے اور جن کے بخت مارے
ہوئے تھے انہوں نے لغزش کھائی اور گمراہ ہوئے
اور یہیں سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ علم میں دین و دنیا
دونوں کی اصلاح ہے اور اس کو نبی صلعم نے ایمان کی

انسٹھویں شاخ لغو سے بچنا ہے لغو عبث
اور بے سود کے کام کو کہتے ہیں اور ایسی باتوں
میں خوض و بحث کرنا جس کا کچھ نتیجہ نہیں حدیث
شریف میں ہے انسان کی خوبی اسلام کی ہے کہ وہ

لَمْ يَسْتَنِدْ اِلَى الْحِكْمَةِ اَوْ يَرْجِعْ اِلَى اَصْلٍ
مَطْلُوْبٍ فِيْهِ شَيْءٌ يُنْتِجُ نَفْعًا فِي الدِّيْنِ
اَوْ فِي الدُّنْيَا اَوْ غَايَةً تَفْتُقُ ذِهْنًا مُطْلِسًا
وَنُلْقِيْ فِيْهِ شَيْئًا مِنَ الْحِكْمَةِ الصَّالِحَةِ
لِحَالٍ اَوْ مَالٍ فَتَرْكُهُ وَاجْتِنَابُهُ مِنَ الْعَقْلِ
الْكَامِلِ وَالْفَهْمِ الصَّحِيْحِ وَفِيْ هٰذَا اَبْلَاغٌ –

وَالشُّعْبَةُ السِّتُّوْنَ كَرَاهَةُ الْكُفْرِ

قَالَ تَعَالٰى (وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ
الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ) وَقَالَ جَلَّتْ
قُدْرَتُهُ (فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ
بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى)
وَالْكُفْرُ عَلٰى قِسْمَيْنِ اَلْاَوَّلُ الْجُحُوْدُ وَالشِّرْكُ
وَالثَّانِيْ كُفْرُ النِّعْمَةِ فَجُحُوْدُ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ
اَوِ الشِّرْكُ بِهٖ كُفْرٌ لَا مَحَالَةَ وَكُفْرُ النِّعْمَةِ
عَلٰى قِسْمَيْنِ كُفْرُ نِعْمَةِ الْخَالِقِ وَكُفْرُ
نِعْمَةِ الْمَخْلُوْقِ اَيِ الَّتِيْ تَصِلُ اِلَى الْعَبْدِ
بِوَاسِطَةِ الْمَخْلُوْقِ وَالْكُلُّ مِنَ اللّٰهِ فَكُفْرُ
نِعْمَةِ الْخَالِقِ اِنْ كَانَتْ عَنْ جُحُوْدٍ فَهِيَ
مِنْ ضُرُوْبِ الْكُفْرِ الْغَلِيْظِ وَاِنْ كَانَتْ
عَنْ غَفْلَةٍ فَيَجِبُ بِشَاْنِهَا التَّيَقُّظُ وَالتَّنَبُّهُ
وَالتَّوْبَةُ وَالْاِسْتِغْفَارُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
وَاَمَّا كُفْرَانُ نِعْمَةِ الْمَخْلُوْقِ فَهِيَ دُوْنَ
الْكُفْرِ الْغَلِيْظِ اِلَّا اَنَّهَا مِنْ اَقْسَامِ الْكُفْرِ
وَفِيْهَا دَلَالَةٌ عَلَى الْخِيَانَةِ وَعَدَمِ الْاَمَانَةِ
وَالْغِلْظَةِ وَالْجَفَاءِ وَتَرْكِ الْوَفَاءِ وَفِيْ

بیکار چیز ہے کہ اسکا سلسلہ کسی حکمت کیطرف منتہی
نہیں ہوتا اور نہ اسمیں قابل طلب کچھ اصلیت ہے جسکا
کوئی نتیجہ ہو جو دین یا دنیا میں مفید پڑے یا کسی ہز
الکد کو کشائش دیکر اسمیں کسی ایسی حکمت کی تخم ریزی
کرے جو حال یا مال میں کارآمد ہو لہذا فہم صحیح اور
عقل کامل کا مقتضا یہ ہے کہ اسکو ترک کیا جاوے

ساٹھویں شاخ کفر کو برا جاننا ہے خدا پاک نے
فرمایا (ولیکن اللہ نے ایمان کو تمہارا محبوب ٹھہرایا
اور اسے تمہارے دلونمیں زینت دی) نیز اللہ جل
جلالہ نے فرمایا (جو شخص شیطان کا منکر ہو کر خدا کے
ساتھ ایمان لاتا ہے وہ مضبوط رسی کو پکڑے ہوئے
ہے) اور کفر کی دو قسمیں ہیں اول انکار اور شرک کرنا
دوسرا کفران نعمت سو خدائے واجب الوجود کا انکا
کرنا اور کسی کو اسکا شریک بنانا بلا شبہ کفر ہے اور انکا
نعمت کی دو قسمیں ہیں (۱) آفریدگار کی نعمت کا انکار
کرنا (۲) مخلوق کی نعمت کا انکار کرنا ہے جو انسان
کو مخلوق کے ذریعہ سے پہنچتی ہیں اور حقیقت میں
سب خداوند تعالے کیطرف سے ہی ہوتی ہیں سو خدا
کی نعمت کا کفر اگر انکار کی قسم سے ہو تو وہ نہایت
گندے کفر کے اقسام سے ہے اور اگر غفلت کی راہ سے
ہو تو اسمیں ہشیار اور متنبہ ہونا اور توبہ استغفار کرنا
ضروری ہے اور اللہ بخشنہار مہربان ہے ولیکن مخلوق
کی نعمتوں کا انکار سو یہ کفر غلیظ سے کمتر ہے تاہم کفر
کی قسم ضروری ہے اور اسمیں خیانت اور امین ہونے
اور سختی طمع اور اکھڑپنا اور بیوفائی کا پتہ لگتا ہے

الخبر لا دين لمن لا وفاء له وذو العقل يكره ان يقع في احدى الوهدتين و الله المعين۔

والشعبة الحادية والستون التواضع وهو ضد الكبر فالكبر خلق ابليس و التواضع خلق الانبياء عليهم الصلوة و السلام قال الله تعالى (وخلق الانسان ضعيفا) فمن كان في حيطة الضعف والعجز لا ينبغي له ان يتصف بصفة القوي القدير ومن اين له ذلك وهو يعجزه الذباب والجبار القهار يقول الكبرياء ردائي والعظمة ازاري فمن نازعنيهما قصمته والتواضع من لوازم العبدية ومن اشرف الاخلاق المرضية التي تجعل العبد مرضيا عند الله محبوبا عند الناس وفي الخبر من تواضع لله رفعه الله وقد فسر بعضهم الفجار بالمتكبرين وفي كلام الامام الرفاعي رضي الله عنه ما تكبر متكبر الا عن ذلة يجدها كمينة في نفسه وقال الكبر خلة ذميمة دنية تترفع عنها ارباب العقول العالية (ولا اليس في جهنم مثوى للمتكبرين) وقد مدح الامام الشيخ ابراهيم المصطفوي الفاروقي قدس الله روحه شيخه الغوث الاكبر مولانا السيد احمد الرفاعي رضي

حدیث شریف میں ہے جس میں صفت وفا نہو اسکا دین نہیں ہے اور عقلمند نہیں پسند کرتا کہ دونوں گڑھوں میں سے کسی میں گرے اور خدا ہی مددگار ہے۔

اکسٹھویں شاخ تواضع یعنے فروتنی ہے اور وہ کبر کی ضد ہے اور کبر ابلیس کی خصلت ہے اور تواضع انبیاء کا خلق ہے خداتعالے نے فرمایا انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے سو جو شخص ضعف اور عاجزی کے احاطہ میں ہو اسے لائق نہیں کہ قوی قدیر کی صفت سے موصوف بنے اور یہ اُسے کہاں سے میسر ہو سکتا ہے حالانکہ مکھی سی کمزور چیز بھی اُسے عاجز کر دیتی ہے اور جبار قہار جل جلالہ فرماتا ہے کبریا یعنے بڑائی میری چادر ہے عظمت میری ازار ہے سو جو کوئی ان دونوں میں مجھسے نزاع کرے میں اس کو چور کر دونگا تواضع بندگی کے لوازم میں سے ہے اور اُن پسندیدہ اخلاق میں سے ہے جو انسان کو خدا کا پسندیدہ اور مخلوق کا محبوب بنا دیتی ہے حدیث شریف میں ہے جو خدا کے لیے جھکتا ہے خدا اسکا رتبہ بلند کرتا ہے بعض علماء نے فجار کی تفسیر متکبرین سے کی ہے امام رفاعیؓ کی کلام میں ہے تکبر کا باعث ایک ذلت ہوتی ہے جو انسان میں چھپی ہوئی ہے اور نیز فرماتے ہیں کہ کبر ایک نالائق اور کمینہ عادت ہے جس سے عقول عالیہ ننگ رکھتی ہے اور آپ نے یہ آیت پڑھی (کیا متکبر لوگوں کی جائے اقامت دوزخ نہیں ہے) امام شیخ ابراہیم

اللہ عنہ فقال -

تواضعْ کالنجمِ استبانَ لناظرٍ
علی صفحاتِ الماءِ وھو رفیعٌ
وکم صاعدٍ سمتَ الدخانِ بنفسِہ
الی طبقاتِ الجوِّ وھو وضیعٌ

ومن السرِّ الالٰھیِّ المستودعِ فی الکبرِ و التواضعِ انّ الکبرَ مکروہٌ ھو والمتحلّی بہ بلا سببٍ ومن حِکمِ ھذا الدین ان یکونَ المؤمنُ متواضعًا قال تعالٰی (انّ اللہ لا یحبُّ کلَّ مختالٍ فخورٍ) وقال تعالٰی فی مدحِ عبادہِ المتواضعین (وعبادُ الرحمٰنِ الذین یمشون علی الارضِ ھونًا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلامًا) (ھونًا ای متواضعین) وکان المصطفٰی علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام یرکبُ الحمارَ و یجیبُ دعوۃَ الصبیِّ والمملوکِ ویجلسُ علی الارضِ ویمشی فی الاسواقِ ھشًّا بشًّا بسّامًا یحملُ ما یشتریہ من حاجۃِ بیتِہ من السوقِ بیدہٖ واذا ارادَ احدٌ ان یحملَھا عنہ یقول (دعوا صاحبَ الشیءِ احقَّ بحملِہ) وقد انتظمَ الخیرُ فی اھلِ التواضعِ لانّ التواضعَ من نبعۃِ السرِّ وھو ملائمٌ لحکمِ البشریّۃِ وقد انتظمَ الشرُّ فی الکبرِ لانّہ من نبعۃِ النفسِ وھی امّارۃٌ بالسوءِ دابُھا الترفُّعُ

عنہ کی تعریف میں فرمایا ہے۔

آپ نے بلند رتبہ ہو کر فروتنی اختیار کی جیسے (بلند) ستارہ دیکھنے والے کے لیے پانی کی سطح پر دکھائی دیتا ہے اور بہتیرے ایسے ہیں جو دھوئیں کی طرح اپنے آپ جو کے طبقات میں چڑھا کر لے جاتے ہیں حالانکہ واقع میں وہ پست ہیں۔

تکبر اور تواضع میں ایک سر الٰہی ودیعت رکھا ہوا ہے کہ کبر اور متکبر شخص بلا کسی اور وجہ کے برے سمجھے جاتے ہیں اور تواضع اور متواضع شخص بلا کسی اور سبب کے اچھے سمجھے جاتے ہیں اور اس دین کی حکیمانہ خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ مومن کو متواضع ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (بیشک اللہ ہر اکڑباز شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا) اور اللہ تعالیٰ نے فروتنی کرنیوالے بندوں کی مدح میں فرمایا ہے (خدا کے بندے جو زمین پر آہستہ آہستہ چلتے ہیں اور جب جہلا ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلام کہکر درگذر کر جاتے ہیں، ہونًا کے معنے ہیں متواضعین) اور رسول اللہ صلعم گدھے کی سواری کر لیتے تھے اور بچے اور غلام تک کی دعوت کرتے تھے زمین پر بیٹھ جاتے تھے بازاروں میں خوش کشادہ پیشانی خندہ رو ہو کر چلتے تھے جو کچھ اپنی خانگی ضروریات کے واسطے خریدتے تھے بازار سے بذات خود اسے اٹھا لاتے تھے جب کوئی چاہتا کہ آپ سے لے کر اٹھا لے تو آپ (ہماری جانیں قربان) فرماتے تھے شے کا مالک اٹھانے کا زیادہ مستحق ہے تمام طرح کی بھلائی اہل تواضع میں منتظم ہے کیونکہ تواضع کا منبع لطیفہ سر ہے اور وہ بشریت کے حکم سے مناسب ہے اور

عَنْ حَلِّهَا الْبَشَرِيِّ فَالْوُثُوقُ مُتَوَاضِعٌ
وَالسَّلَامُ
وَالشُّعْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالسِّتُّوْنَ الْإِيْمَانُ بِالْيَوْ
الْآخِرِ وَهُوَ يَوْمُ الْحَشْرِ فَيَجِبُ عَلَى الْعَبْدِ
الْإِذْعَانُ وَالْإِيْمَانُ بِأَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ النُّشُوْرُ قَالَ سُبْحَانَهُ
(مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا
نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى) وَقَالَ تَعَالٰى
(أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ
إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ) وَلَا رَيْبَ فَالْمُبْدِئُ
مُعِيْدُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ وَقَدْ
وَقَدْ أَجْمَعَ الْمِلِّيُّوْنَ عَلٰى كَوْنِ الْحَشْرِ وَ
النَّشْرِ وَالسُّؤَالِ وَالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ وَ
قَالَتْ بِذٰلِكَ إِلَّا الطَّبِيْعِيُّوْنَ وَالدَّهْرِيُّوْنَ
وَسَمْعًا بِهٖ أَقْوَامٌ سَفِهَتْ آرَاؤُهُمْ وَ
زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَلَا بِدْعَ
فَالْبُرْهَانُ ظَاهِرُ الْعِيَانِ وَالشَّانُ غَنِيٌّ
عَنِ الْبَيَانِ وَأَهْلُ الْحَقِّ الَّذِيْنَ يَعْرِفُوْنَ
حِكَمَ الْإِيْجَادِ لَا يَجْهَلُوْنَ حِكَمَ الْإِعَادَةِ
وَفِي هٰذَا الْإِعْتِقَادِ السَّلِيْمِ مِنَ الْمُحَافَظَةِ
عَلٰى حُقُوْقِ اللّٰهِ وَصِيَانَةِ حُقُوْقِ خَلْقِ
اللّٰهِ وَالْإِيْمَانِ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ
الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ وَالْإِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى اللّٰهُ
مَا لَا يَخْفٰى عَلٰى لَبِيْبٍ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّفْعِ
الْخَاصِّ وَالْعَامِّ مَا لَا يَحْتَاجُ إِلَى الْإِطْنَابِ

اور بچا چڑھنا جس کو دبھلائی کی، توفیق ملی وہ متواضع ہوتا ہے والسلام۔

باسٹھویں ٦٢ شاخ روز آخرت پر ایمان لانا ہے اور وہ حشر کا دن ہے سو انسان پر واجب ہے کہ اسبات کا یقین کرے اور اسپر ایمان لاوے کہ اللہ ان سب لوگونکو اٹھائیگا جو قبروں میں ہیں اور اسی کیطرف سب کا اٹھنا ہے خدا پاک نے فرمایا (ہم نے تمہیں اس زمین سے پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تمہیں لوٹائینگے اور اسی سے پھر دوسری دفعہ اٹھا کر کھڑا کرینگے) اور فرمایا (کیا تم نے یہ خیال کیا ہے کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف پھر واپس نہیں کیے جاؤگے) بیشک پہلی بار پیدا کرنے والا وہی لوٹانے والا ہے اسکا حکم ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤگے جتنے اہل ملت دنیا میں موجود ہیں سب کا حشر نشر سوال (جواب) عذاب ثواب کے (حق) ہونے پر اجماع ہے اور تمام آسمانی کتابیں اسکی ثبت ہیں اس قول سے کوئی متخلف نہیں مگر طبیعی اور دہریے اور وہ فرومایہ قومیں جنکی رائیں ضعیف ہیں شیطان نے انکے اعمال انکو اچھے کر دکھائے ہیں اور (دقیات حشر نشر) کوئی اچنبھے کی بات نہیں اس کا برہان خورشید کیطرح موافق ظاہر ہے اور یہ مدعا بیان سے مستغنی ہے اور اہل حق جو ابداع (ایجاد) کی حکمتونکو پہچانتے ہیں وہ دوسری زندگی کی حکمتوں سے ناواقف نہیں اس اعتقاد سلیم میں حقوق اللہ کی حفاظت اور حقوق خلق اللہ کی رعایت اور جو کچھ اللہ کے پاس سے آیا ہے اسپر ایمان لانا اور خدا

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ۔
وَالشُّعْبَةُ الثَّالِثَةُ وَالسِّتُّوْنَ اَلْوُثُوْقُ
بِوَعْدِ الْجَنَّةِ وَالْخُلُوْدِ فِيْهَا فَكُلُّ شَيْءٍ لَطُفَ
حِسًّا اَوْ مَعْنًى وَّطَابَتْ بِهِ الْخَوَاطِرُ وَانْشَرَحَتْ
لَهُ الصُّدُوْرُ كَالْمَاءِ اللَّذِيْذِ وَالنُّوْرِ وَ
الطِّيْبِ وَالْجَمَالِ وَالْخَيْرِ كُلُّهٗ مِنَ الْجَنَّةِ
فَهِيَ دَارُ اَمْنٍ وَّاُنْسٍ وَّحُسْنٍ وَّجَمَالٍ وَّ
هِيَ نُوْرَانِيَّةٌ لَطِيْفَةٌ تَسُرُّ النَّاظِرِيْنَ وَ
تُقِرُّ اَعْيُنَ الرَّائِيْنَ كَمَا اَنَّ الْوَحْشَةَ
وَالضَّنْكَ وَالْخُبْثَ وَالنَّارَ وَكُلَّ شَرٍّ
مِنْ جَهَنَّمَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ (اَلْحَدِيْث) وَقَالَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ
تُوْقِدُوْنَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ
جَهَنَّمَ) وَلَا يَقَعُ بَصَرُ الْعَاقِلِ عَلٰى شَيْءٍ
اِلَّا وَلَهٗ فِيْهِ عِبْرَةٌ تُذَكِّرُهٗ بِالْجَنَّةِ اَوْ
بِالنَّارِ فَاِذَا رَاَى الْمَرْءُ الْقُصُوْرَ وَالْبَسَاتِيْنَ
وَاَنْوَاعَ الْحَدَائِقِ وَالْمِيَاهَ الرَّائِقَةَ وَالْاِبْرِيْزَ
وَاللَّبَنَ وَالْعَسَلَ وَالْمَاءَ وَالْخَمْرَ وَالْخَدَمَ
وَالْحَشَمَ وَالْجَوَارِيَ وَالْوِلْدَانَ فِي اللِّبَاسِ
الْحَسَنِ وَالْفَوَاكِهَ وَكُلَّ لَذِيْذٍ طَيِّبٍ
وَّمَشْهَدٍ حَسَنٍ تَذَكَّرَ الْجَنَّةَ وَمَا فِيْهَا
مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ الْفَيَّاضَةِ وَاِذَا رَاٰى مَا فِي
الدُّنْيَا مِنْ كَدَرٍ وَّسَقَمٍ وَّهَمٍّ وَّغَمٍّ وَّ
وَحْشَةٍ وَّظُلْمَةٍ وَّنَارٍ لَّهَابَةٍ وَّحَرٍّ وَّ

اور اللہ ہی صواب پر ثابت قدم رہنے کی توفیق دینے والا
ترسٹھویں شاخ جنت کے وعدے اور اسمیں ہمیشہ
رہنے کا پختہ یقین کرنا ہے جو چیز حساً یا معناً لطیف ہو
اسکے ساتھ دلونکو خوشی سینونکو انشراح حاصل ہوتی ہے
جیسے لذیذ پانی۔ روشنی۔ خوشبو۔ خوبصورتی وغیرہ
ہر قسم کی بھلائی یہ سب کچھ جنت میں سے ہے سو
جنت امن انس۔ خوبصورتی جمال وغیرہ کا گھر ہے
وہ نورانی۔ لطیف جگہ ہے۔ جو دیکھنے والوں کو خوش
کرتا ہے اور مشاہدہ کرنے والوں کی آنکھونکو ٹھنڈک
پہنچاتی ہے چنانچہ (اسکے برخلاف) وحشت تنگی
پلیدی اگ اور ایسی ہی طرح کی شرارتیں دوزخ میں
سے ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تپ دوزخ کی
بھاپ سے ہے آخر حدیث تک نیز حضور علیہ الصلوٰۃ
نے فرمایا ہے (یہ آگ جو تم جلاتے ہو دوزخ کی آگ کا
سترواں حصہ ہے عقلمند انسان کی آنکھ کسی چیز
پر نہیں پڑتی مگر اسکے لیے اسمیں عبرت ہے جو بہشت
یا دوزخ کو یاد دلاتی ہے سو جب انسان عالیشان
محلوں باغوں اور طرح طرح کے بغیچوں صاف پانیوں
ریشم دودھ شہد پانی۔ شراب۔ خدم وحشم لونڈیوں
خوبصورت خدمتگاروں عمدہ لباسوں میووں اور
دیگر لذیذ عمدہ خوش منظر چیزوں کو دیکھتا ہے تو بہشت
اور جو نعمتیں اللہ کی فیاضی سے بہشت میں ہیں
اُن کو یاد کرتا ہے اور جب دنیا کی کدورتیں
بیماریاں فکر غم وحشت تاریکی بھڑکتی آگ گرمی
تپش

سُمُومٍ وَزَمْهَرِيرٍ وَعَقَارِبَ وَحَيَّاتٍ وَ
قُيُودٍ وَاَغْلَالٍ وَسُجُونٍ وَصَدِيدٍ وَ
زَبَانِيَةٍ وَعَذَابٍ وَجَمِيعِ اَنْوَاعِ الْمَكْرُوهَاتِ
وَالشُّرُورِ تَذَكَّرَ جَهَنَّمَ وَمَا فِيهَا فَعَمِلَ
بِسَائِقِ الْعِبْرَةِ الْعَمَلَ الَّذِي يُقَرِّبُهُ
مِنَ الْجَنَّةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَيُبْعِدُهُ عَنِ النَّارِ
وَاعْتَقَدَ اِذْ يُوَفَّقُ لِلْعَمَلِ الصَّالِحِ اَنَّهُ
مِنَ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ الْحُسْنٰى
وَاللّٰهُ يَقُولُ (اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي)
وَيَتَدَبَّرُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ (اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ
فَارْتَعُوْا) قِيلَ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ
الذِّكْرِ فَفِي هٰذَا الْخَبَرِ الشَّرِيفِ دَلَالَةٌ عَلٰى
بُرُوزِ اٰثَارِ الْجَنَّةِ فِي الدُّنْيَا لِتَنْهَضَ اِلَيْهَا
بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ هِمَمُ الْمُوَفَّقِينَ وَ
اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ـ

وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالسِّتُّونَ الْوُثُوقُ
بِوَعْدِ النَّارِ وَالْخُلُودِ فِيهَا وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ
وَالنَّارُ ضِدُّ الْجَنَّةِ وَالدُّنْيَا مَخْلُوقَةٌ
مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَفِيهَا سِرُّ الدَّارَيْنِ
وَمَعْنَى الْمَنْزِلَيْنِ فَهِيَ مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ
اشْتَمَلَتْ عَلٰى حَالَيِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ
امْتَزَجَ فِيهَا الْمَعْنَيَانِ النَّاتِجَانِ عَنِ
الدَّارَيْنِ الْمَذْكُورَتَيْنِ فَقَدْ تَنْزِلُ لِلدُّنْيَا
اَنْوَاعُ الرَّحْمَةِ وَالْخَيْرِ مِنَ الْجَنَّةِ وَصِيغَ

زمہریر، بچھو، سانپ، بیڑیاں، طوق، جیلخانے، پیپ
جیلخانہ کے داروغے وغیرہ عذاب اور مختلف طرح
کے مکروہات اور مصیبتیں دیکھتا ہے تو اسے دوزخ
اور اُسکی تکلیفیں یاد آتی ہیں تو اس عبرت کے محافظ
کی بدولت ایسے عمل کرتا ہے جو اللہ تعالے نے چاہا
اسے بہشت کے قریب کر دینگے اور دوزخ سے
دور کرینگے اور جب اس نیک عمل کی توفیق ملتی ہے
تو وہ یہ اعتقاد کرتا ہے کہ یہ اُن لوگوں میں سے ہے
جنکے لیے خداوند تعالے کیطرف سے خوبی و نیکی
سبقت کر چکی ہے اور خدا پاک فرماتا ہے (میں
اپنے بندے کے میری نسبت گمان کے ساتھ ہوں)
اور چاہیے کہ مومن رسول اللہ صلعم کے اس قول میں
تدبر کرے جب جنت کے باغوں میں تمہارا گذر ہو تو
میوہ خوری کرو کسینے عرض کیا یا حضرت جنت کے باغ
کیا ہیں آپ نے فرمایا ذکر کے حلقے پس اس حدیث میں
دنیا کے اندر آثار جنت کے ظہور پر صاف دلالت پائی جاتی

چونسٹھویں شاخ دوزخ (میں داخل ہونے) اور
اسمیں ہمیشہ رہنے کے وعدہ پر پختہ یقین سے اعتقاد
کرنا ہے خدا بچاوے اور دوزخ بہشت کی ضد ہے
اور دنیا بہشت اور دوزخ (دونوں) سے پیدا کی
گئی ہے اسمیں دونوں گھروں اور دونوں فرود
گاہوں کا گر موجود ہے کیونکہ یہ آخرت کی زراعت گاہ ہے
جو بہشت اور دوزخ دونوں کے حالات پر مشتمل ہے
اور اسمیں دونوں معنے جو دونوں مذکورہ بالا قرار
گاہوں سے نتیجہ کے طور پر نکلتے ہیں ملے ہوئے ہیں کبھی

أَخِسَّاءُ الْقَوْمِ بِالْبُنْيَانِ وَتَلِدُ الْأَمَةُ سَيِّدَتَهَا وَتُفْتَحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةُ وَيُنَادِي مُنَادِي الْحَقِّ فَلَا يُسْمَعُ وَيُنَادِي مُنَادِي الْبَاطِلِ فَيُتَّبَعُ وَتَفْسُدُ أَحْوَالُ الْخَلْقِ وَأَخْلَاقُهُمْ وَحَيْثُ أَنَّ السَّاعَةَ كَالْحَامِلِ الْمُتْقِلِ فَإِذَا قَرُبَ أَوَانُ وِلَادَتِهَا ظَهَرَتْ مِنْهَا آثَارُ الْوِلَادَةِ وَكُلَّمَا قَرُبَ إِبَّانُهَا بَرَزَتْ آثَارُهَا وَمِنْ تِلْكَ الْآثَارِ الَّتِي هِيَ مِنَ الْأَشْرَاطِ خُرُوجُ نَارٍ بِالْحِجَازِ تُضِيءُ لَهَا أَعْنَاقُ الْإِبِلِ بِبُصْرَى وَكَنْزٌ مِنْ ذَهَبٍ يَحْسِرُ عَنْهُ الْفُرَاتُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيُرْفَعُ الْقُرْآنُ وَيَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ وَيَظْهَرُ الْمَهْدِيُّ وَيَنْزِلُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمْثَالُ ذٰلِكَ مِمَّا نُصَّ عَلَيْهِ فِي الْأَخْبَارِ الشَّرِيفَةِ فَيَجِبُ الْإِيمَانُ بِهَا مُجْمَلًا فَإِنَّ ذٰلِكَ جَاءَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَأَنْبَأَتْنَا عَنْهُ سُنَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ۔

وَالشُّعْبَةُ السَّادِسَةُ وَالسِّتُّونَ الْإِيمَانُ بِمَا يَتَعَلَّقُ بِالْقَبْرِ وَأَحْوَالِهِ مِنْ عَذَابٍ وَنَعِيمٍ وَسُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ وَجُحُودُ ذٰلِكَ كُفْرٌ فَقَدْ أَخْبَرَتْ بِهِ الرُّسُلُ وَذَكَرَهُ الْقُرْآنُ وَوَقَعَ عَلَيْهِ الْإِجْمَاعُ وَاتَّفَقَ عَلَى ذٰلِكَ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالْبَرْزَخُ مَكَانٌ وَزَمَانٌ وَحَالٌ فَالْمَكَانُ

بڑی عمارتیں بنا بیٹھنگے اور لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی۔ قسطنطنیہ فتح ہوگا۔ حق کیطرف بلانے والا بلاتا رہیگا مگر کوئی اُسکی نہیں سنتے گا اور باطل کیطرف پکارنیوالا پکاریگا اور سب اسکے پیچھے ہو لینگے لوگوں حالات اور اخلاق بگڑ جا ئینگے اور چونکہ قیامت کی مثال بوجھل حاملہ کی سی ہے جب اسکی ولادت کا وقت قریب ہوتا ہے اس سے وضع حمل کے آثار نمودار ہونے لگتے ہیں لہذا جب قیامت کا قرب آگیا اُسکے بھی آثار ظہور پذیر ہونے لگے اور منجملہ اُن آثار کے جو اُسکی نشانات سے ہیں زمین حجاز میں آگ کا نکلنا ہے جس سے اونٹوں کی گردنیں بصری میں چمک اٹھینگی اور سونے کا ایک فینہ ہے جسے دریائے فرات نکالا کریگا اور علم کا قبض ہونا اور قرآن شریف کا اٹھایا جانا اور زمانہ کا قریب ہونا دجال کا خروج کرنا امام مہدی کا ظاہر ہونا اور عیسٰے کا اترنا اور انکے علاوہ جن نشانات پر احادیث شریفہ میں تصریح کی گئی ہے ان سب پر مجمل ایمان لانا ضروری ہے کیونکہ کتاب اللہ میں اُنکا ذکر آیا ہے اور سنت نبی صلعم نے ہمیں انکی اطلاع دی

چھیاسٹھویں شاخ قبر کے متعلقہ امور اور اسکے حالات عذاب اور نعمت اور سوال منکر اور نکیر پر ایمان لانا ہے ان امور کا انکار کفر ہے کیونکہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام نے اُنکی خبر دی ہے اور قرآن مجید نے انکا ذکر کیا ہے اور اسپر امت کا اجماع منعقد ہوا ہے اور اہلسنت اور جماعت کا اسپر اتفاق ہوگیا اور عالم برزخ مکان زمان اور حال کا نام ہے لیکن مکان برزخ

فمن القبر الى عليين يعمره ارواح السعداء
ومن القبر الى سجين يعمره ارواح الاشقياء
واما الزمن فمدته بقاء الخلق فيه من
اول من مات من الجن والانس الى يوم
يبعثون واما الحال فاما منعم او معذب
او محبوس حتى يتخلص بالسؤال من
الملكين فدار البرزخ اذا ما هي بدار
بقاء دائم بل هي دار لا بد من الانتقال
منها فمن اجل ذلك كان نعيم الارواح
وعذابها فيها لانها تشاهد الاخرة بما
فيها من عظيم الثواب واليم العقاب
فيكون حينئذ الثواب والعذاب على
حسب الحال والى الله المصير

والشعبة السابعة والستون
الايمان ببعث الارواح مع الاجساد
وخروجها من دار البرزخ الى دار الخلود
وجاحد ذلك يكفر والعياذ بالله تعالى
(وقال الذين كفروا ائذا كنا ترابا و
اباؤنا ائنا لمخرجون) والسنة والاجماع
على ذلك والبعث هو اثارة الشيء و
تحريكه واخراجه من موضع الى اخر
لما كانت دار البرزخ دار انتقال ورحلة
وكانت الاخرة هي دار البقاء والخلود
السرمدي ولذلك وجب انتقال
الاجساد الدنيوية في دار البرزخ كتنشا

سو وہ تو قبر سے لیکر علیین تک ہے جس کی آبادی
نیک لوگوں کے ارواح سے ہے اور اسکا دوسرا حصہ
قبر سے سجین تک ہے جسکے باشندے بدبختوں کے
ارواح ہیں ولیکن زمان برزخ سو وہ ایسا زمانہ ہے
جو اس مکان میں خلق اللہ کے باقی رہنے کی مدت ہے
جنوں اور انسانوں میں سے پہلے مردہ سے لیکر روز
بعث وحشر تک ولیکن حال برزخ سو وہ یہ ہے
کہ کوئی نعمت میں ہے کوئی عذاب میں کوئی دو
فرشتوں منکر ونکیر کے سوال وامتحان سے فارغ
ہونے تک حبس میں ہے پھر چونکہ دار برزخ ہمیشہ
کے رہنے کی جگہ نہیں ہے بلکہ اس سے انتقال
ضروری ہے لہذا اسمیں روحوں کا ثواب وعذاب
لیے ہے کہ وہ آخرت کو معہ اسچیز کے جو اسمیں ہے ثواب عظیم

سڑسٹھویں شاخ ارواح کے بمعہ اجساد اٹھنے اور عالم
برزخ سے دار خلود کیطرف نکلنے پر ایمان لانا ہے
اور اسکا منکر کافر ہے اللہ بچائے (قرآن مجید میں ہے
اور کافروں نے کہا جب ہم اور ہمارے بڑے مٹی ہو
جاوینگے تو کیا ہم (قبروں سے) نکالے جاوینگے) سنت
رسول اللہ صلعم اور اجماع امت اس پر ہے امر بعث
نام ہے ایک چیز کے اٹھانے اور اسکے حرکت دینے
اور ایک جگہ سے دوسری جگہ کیطرف نکالنے کا اور
چونکہ عالم برزخ انتقال اور کوچ کا گھر اور دار
آخرت بقا اور پائندگی لاانتہا کا مکان ہے اسی
لیے ضرور ہے کہ یہ دنیاوی جسم عالم برزخ میں
تشکیل پاکر از سر نو سابق سے بڑی شان دار نشو ونما پا

نشوءا اكبر وافخم مما هي عليه فتعمر الدار العظمى التي هي دار البقاء الابدي باجساد عظيمة باقية فتنحل الاجساد وتاكلها الارض في البرزخ والقدرة تتصرف بتركيبها وتطحن اجزاءها حتى تعود كما كانت اول مرة سوى اجساد الانبياء التي لا تاكلها الارض فكل خلق بواسطة الذكر والانثى لا بد ان يفنى ويطرأ عليه شئ من اثار البلى فاذا اراد سبحانه اعادة الاجسام انجذبت كل ذرة منها الى اختها ومتى اجتمعت قام هيكلها مركبا فتشرق عليه روحه فيعود كما كان ـ

تحكم سلطانه في الورى
فاحيا لها كل بعد البلى
راى الامر يلزمه اخر
فصير اخره اولا

والشعبة الثامنة والستون الايمان بالصراط فاجماع اهل السنة والشرائع انعقد عليه ومن لم يؤمن به فهو زنديق ودلائله صحيحة واضحة منها طرق الاقدام في بسيط الارض فلا يمشي احد ولا يهتدي في سيره الى غاية الا على طريق وسبيل فقد مدت السبل في الارض من مكان الى مكان

اور اس بڑے گھر کو جو ہمیشہ باقی رہنے کی جگہ ہے بہت بڑے اور پائدار جسموں سے آباد کریں اس سے وہ اجسام برزخ میں تحلیل ہو جاتی ہیں اور زمین انکو کھا جاتی ہے پھر قدرت انکی ترکیب میں تصرف کرتی ہے اور انکی اجزا کو پیس دیتی ہے تاکہ جیسے وہ پہلے تھے پھر ویسے ہی بن جاویں سوا اجساد انبیاء کے کہ زمین انکو نہیں کھاتی پس ہر مخلوق جو نر اور مونث کے توسط سے پیدا کی گئی ہے ضرور ہے کہ فنا ہو اور اسپر بوسیدگی کے بعض آثار طاری ہوں پھر جب خداوند تعالے اجسام کے لوٹانے کا ارادہ کریگا ہر ذرہ اُسکے اپنے مثل کیطرف مجذوب ہو جائیگا اور جب سب مجتمع ہو جاینگے تو انکی ہیکل ترکیب پا کر کھڑی ہو جائیگی اسوقت اسپر روح کی روشنی پہنچیگی تو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا

اسکا غلبہ سلطنت خلقت میں حکمران ہے ـ
سو اُس نے صور تونکو بوسیدگی کے بعد زندہ کر کے کھڑا کر دیا
اس نے دیکھا کہ ایک امر کو دوسرا لازم ہے ـ
سو آخر کو اول کر دیا ـ

اڑسٹھویں شاخ پل صراط پر ایمان لانا ہے اہل سنت اور تمام شریعتوں کا اسپر اجماع منعقد ہو چکا ہے سو جو اُسے نہ مانے وہ بد دین ہے اور اُس کی دلیلیں صحیح واضح ہیں ان میں سے ہے فراخ زمین پر آنے جانے کے راستے سو کوئی شخص نہیں چلتا اور کسی غایت کیطرف چلنے میں راہ یاب نہیں ہوتا مگر راستے اور طریق پر سو زمین میں ہر مکان سے دوسرے مکان کیطرف جانے کے لیے راستے بنائے گئے ہیں

وَكَذٰلِكَ الشَّوَارِعُ فِي الْبُلْدَانِ مِنْ بَيْتٍ
اِلٰى بَيْتٍ اٰخَرَ فَلَا يَنْصَرِفُ اَحَدٌ حَيْثُ
يَنْصَرِفُ اِلَّا عَلٰى طَرِيْقٍ وَّشَارِعٍ يَّاْخُذُ
بِهٖ اِلٰى مَقْصُوْدِهٖ وَكَذٰلِكَ السُّفُنُ فِي
الْبِحَارِ اِنَّمَا تَجْرِيْ بِتَقْدِيْرِ عَلَامَاتِ الْجِبَالِ
وَالْكَوَاكِبِ وَجَرْيُ الْمَاءِ وَحَرَكَاتُ الرِّيَاحِ
وَالْاَفْلَاكُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ كُلٌّ جَارٍ عَلٰى
طَرِيْقٍ مَّحْدُوْدٍ حَتَّى الْغِذَاءِ فِي الْاَجْسَامِ
فَعَلَى الطُّرُقِ تَجْرِيْ وَمَا مِنْ شَيْءٍ يَّسْرِيْ وَ
يَجْرِيْ اِلَّا عَلٰى طَرِيْقٍ وَّسَبِيْلٍ مُّوْصِلٍ لَّهٗ
اِلٰى غَايَتِهِ الْمَقْصُوْدَةِ وَالْقَنَاطِرُ وَالْجُسُوْرُ
الْمَنْصُوْبَةُ فِي الْاَرْجَاءِ وَالْاَنْحَاءِ مِنَ الْاَرْضِ
عَلَى الْاَمَاكِنِ الْوَعِرَةِ وَالْاَنْهَارِ كُلُّ ذٰلِكَ
دَالٌّ عَلٰى صِرَاطِ جَهَنَّمَ الْمَنْصُوْبِ عَلٰى
مَتْنِهَا وَالْاِيْمَانُ بِهٖ لِعِظَمِ شَانِهٖ بِاَنَّهُ الْمَمَرُّ
اِلٰى دَارِ السَّعَادَةِ الْاَبَدِيَّةِ وَالشَّقَاوَةِ
الْاَبَدِيَّةِ فَهُوَ اَعْظَمُ الطُّرُقِ عِنْدَ اللّٰهِ
وَمِنْهُ يَصِلُ كُلٌّ اِلٰى مُسْتَقَرِّهٖ وَهٰذَا
الصِّرَاطُ لَا يَظْهَرُ فِي الدُّنْيَا لِلْحَوَاسِّ
وَاِنَّمَا يَظْهَرُ عَنْهُ لِلْعُقُوْلِ مَعْنًى مَّشْرُوْعٌ
وَّصِرَاطٌ مَّنْصُوْبٌ وَّمَا كَانَ مُدْرَكًا فِي
الدُّنْيَا بِالْمَعْنٰى يَكُوْنُ مُدْرَكًا فِي الْاٰخِرَةِ
بِالْحِسِّ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

وَالشُّعْبَةُ التَّاسِعَةُ وَالسِّتُّوْنَ
الْاِيْمَانُ بِالْمِيْزَانِ وَاَنَّهٗ حَقٌّ وَّعَدْلٌ لَّوْ

ایسا ہی شہروںمیں ایک گھر سے دوسرے گھر جانے
کے لیے راستے ہیں سو کوئی جانے والا نہیں جاتا مگر ایک
راستہ اور سڑک لے کر اپنے منزل مقصود کیطرف جاتا
ہے اسی طرح سمندروںمیں جہاز پہاڑوں اور ستاروں
کی علامات کے اندازے پر چلتے ہیں اور پانی کا بہنا
ہواؤں۔ آسمانوں۔ سورج اور چاند کا چکر کھانا سب
کے سب ایک محدود طریق پر جاری ہیں حتیٰ کہ غذا اجسام
میں بھی باقاعدہ طریق پر چلتی ہے اور دنیا بھر میں
کوئی ایسی چیز نہیں جو سوائے کسی طریق کے چلتی
ہو جو مطلوب تک پہنچانے والا ہے اطراف زمین
اور جنگلوں میں دشوار گذار گھاٹیوں اور نہروں پر بڑی
چھوٹی پلیں یہ سب پشت جہنم پر صراط کے منصوب ہونے
پر دلالت کرتی ہیں اور اسپر ایمان لانا اسلیے ہے کہ
اسکی شان بہت بڑی ہے کیونکہ وہ ہمیشہ سعادت اور
بدبختی کے گھر کیطرف گذرگاہ ہے سو وہ خدا تعالے
کے بزرگترین راہوں سے ہے اور اس کی بدولت ہر
انسان اپنی جائے قیام تک پہنچ جائیگا اور یہ صراط
دنیا میں حواس کے لیے ظاہر نہیں ہوتی صرف
عقلوں کے لیے اس سے معنے مشروع اور صراط
منصوب کا وجود ظاہر ہوتا ہے اور جس چیز کا ادراک
دنیا میں معنے ہو سکتا ہے وہ آخرت میں حواس کے
ساتھ ادراک کی جاسکے گی اور خدا تعالے ہر چیز
پر قادر ہے۔

انہترویں شاخ ترازوئے اعمال اور اسکے
حق اور عدل ہونے پر ایمان لانا ہے باجماع

الایمان به واجب باجماع اهل السنة قال تعالى (ونضع الموازين القسط ليوم القيمة) وقال (واما من ثقلت موازينه فهو في عيشة راضية) وفي الحديث (كفتاه طباق السموات والارض) والوزن عام في كل شيء ودلائله في الوجود واضحة كشمس النهار فالموازين انما وضعت لمعرفة مقادير الاشياء فهي واسطة لتعريف مقاديرها وقد جعل الله الميزان ليعرف الخلق مقادير افعالهم واحوالهم ويبرز لهم المعاني بحكم الصور ليقوم له الحجة عليهم اجمعين تعززا بسلطانه وتحققا بعدله وهو لا يظلم مثقال ذرة واليه المصير۔

والشعبة السبعون الايمان بالحساب اما الحساب فوقوعه على حسب احوال الخلق وعلى ما اراده الله من الخفة والتيسير لمن شاء والمناقشة والشدة لمن شاء قال الله عز وجل (اني عذت بربي وربكم من كل متكبر لا يؤمن بيوم الحساب) والناس متفاوتون فيه فالرسل عليهم الصلوة والسلام يسألون عن تبليغ الرسالة قال تعالى (يوم يجمع الله الرسل فيقول ماذا اجبتم) ويسأل

اہلسنت اسپر ایمان لانا واجب ہے خدا پاک نے فرمایا ہے (ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو رکھینگے) نیز فرمایا (پھر حال جسکی تول بھاری ہوئی وہ پسندیدہ عیش میں ہوگا) حدیث شریف میں ہے اُسکے دونوں پلڑے آسمانوں اور زمینوں کے مطابق ہیں اور وزن ہر چیز میں عام ہے اور اسکے وجود پر دوپہر کے سورج کی طرح روشن دلائل قائم ہیں ترازو اسلیے وضع کی گئی ہیں کہ چیزوں کے مقدار معلوم ہوں تو یہ مقادیر کے معلوم کرنیکا واسطہ اور آلہ ہے اور خدا تعالے نے میزان کو اسلیے مقرر کیا کہ لوگ اپنے افعال اور احوال کے مقدار پہچان لیں اور اُنکیلیے معانی صورتوں کے حکم میں ظاہر ہوں تاکہ سب پر اللہ تعالی کی شوکت سلطان اور تحقق عدل کے لیے اسکی حجت قائم ہوجاوے اور وہ جل جلالہ ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

سترویں شاخ حساب پر ایمان لانا ہے حساب کا وقوع حسب حالات مخلوق ارادہ خداوندی کے مطابق ہے جس سے چاہے تخفیف کے ساتھ حساب لیلے اور جس سے کنج وکاوش کے ساتھ سخت حساب لے خدا پاک نے حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام و السلام سے حکایت کرکے فرمایا ہے میں نے ہر متکبر سے جو روز حساب پر امید نہیں رکھتا اپنے اور تمہارے رب کی پناہ پکڑتا ہوں اور حساب میں لوگوں کے مراتب متفاوت ہیں اللہ کے رسول اپنپر درود اور سلام تبلیغ رسالت کی بابت سوال کیے جائینگے خدا پاک نے

فرمایا ہے جسدن اللہ رسولوں کو اکٹھا کرکے فرمائے گا تمہیں کیا جواب دیا گیا، اور کافروں سے

الكافرون عن الايمان والتوحيد واجابة المرسلين ولا يسالون عن الذنوب قال تعالى (ولا يسال عن ذنوبهم المجرمون) وذلك لان السؤال يقع عن الاصل و هو الايمان والتوحيد فاذا لم يوجد لهم توحيد لم يسالوا عن سائر الذنوب يسال المؤمنون عن التوحيد وعن متابعة النبي صلى الله عليه واله وسلم وعن جميع الاعمال مما دق وجل ولا يبقى احد الا وحوسب وسئل فمن كان يؤمن بيوم الحساب لابد وان يزعجه خوف الله فيكف عن السيئات ويكثر من الحسنات في يد دعو بالاعمال الصالحات في الله المعين

الشعبة الحادية والسبعون

الايمان بالشفاعة والايمان بها واجب باجماع اهل السنة قال الله تعالى (من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه) وهي للملئكة والانبياء والصديقين و اهل الجاه من الاولياء والصالحين على مقدار مراتبهم والشفاعة عامة في الدنيا والاخرة والباطن والظاهر فشفاعة الملائكة هي استغفارهم للمؤمنين والمؤمنات بدليل قوله سبحانه (الذين يحملون العرش ومن حوله يسبحون بحمد ربهم ويؤمنون

ایمان توحید۔ رسولوں کی دعوت قبول کرنے کی نسبت سوال ہوگا اور وہ گناہوں کی بابت سوال نہیں کیے جائینگے خدا پاک فرماتا ہے (مجرم لوگ اپنے گناہوں کی بابت سوال نہیں کیے جائینگے) کیونکہ سوال اصل کلی سے ہوتا ہے اور وہ ایمان اور توحید ہے کہ جب توحید ہی انکے پاس نہیں ہے تو باقی گناہوں سے سوال نہیں کیے جائینگے اور مومنین توحید اور آنحضرت صلعم کی متابعت اور تمام چھوٹے بڑے اعمال کی نسبت سوال کیے جاویں گے کوئی شخص باقی نہیں ہوگا مگر اُسکا حساب لیا جاویگا اور اس سے باز پرس ہوگی لہذا جو شخص روز قیامت کا ایمان رکھتا ہے ضرور ہے کہ خوف خدا اسکو بے آرام کردے اور وہ شخص گناہوں سے باز رہے اور کثرت سے نیکیاں کرے

اکترویں شاخ شفاعت پر ایمان لانا ہے

باجماع اہلسنت شفاعت پر ایمان لانا واجب ہے خدا پاک نے فرمایا ہے کون ہے جو اسکے پاس بغیر اُسکی اجازت کے شفاعت کرے شفاعت فرشتوں انبیا صدیقین ذیجاہ اولیاء اللہ نیکوکاروں کے لیے ہے علے قدر مراتب شفاعت کریں گے اور شفاعت دنیا اور آخرت ظاہر اور باطن میں عام طور پر جاری ہے فرشتوں کی شفاعت مومن مردوں اور عورتوں کے حق میں مغفرت طلب کرنا ہے بدلیل قول اللہ سبحانہ وتعالے کے (جو ملائکہ عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور عرش کے اردگرد ہیں اپنے رب کی بمعہ حمد تسبیح پڑھتے ہیں اور اسپر ایمان لاتے ہیں

بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا) وَشَفَاعَةُ الْاَنْبِيَاءِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَجَلُّهُمْ نَبِيُّنَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِىَ بِاِشْرَاقِ اَنْوَارِهِمُ الَّتِىْ اَخْرَجَ اللّٰهُ بِهَا مَنْ اٰمَنَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَلَا تَزَالُ شَمْسُ رُوْحِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُشْرِقَةً بِاِفَاضَةِ نُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلٰى مَنْ يَّتَوَسَّلُ بِهٖ وَيَلْتَجِئُ اِلَى اللّٰهِ بِوَاسِطَتِهٖ وَكَذٰلِكَ شَفَاعَةُ الصَّالِحِيْنَ مِنْ اُمَّتِهٖ فَهِىَ مُسْتَفَاضَةٌ مِّنْ اِشْرَاقِ نُوْرِهٖ وَمُنْبَجِسَةٌ عَنْ سِجَامِ فُيُوْضَاتِهٖ وَنَابِعَةٌ مِّنْ اَصْلِ مُتَابَعَتِهٖ وَالتَّمَسُّكِ بِسُنَّتِهٖ وَلَا حَجْرَ عَلٰى فَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا دَلِيْلَ عَلٰى قَصْرِهَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَهِىَ جَارِيَةٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ غَيْرَ اَنَّهَا لَا تَكُوْنُ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَدَلِيْلُ ذٰلِكَ الْاٰيَةُ الْكَرِيْمَةُ الَّتِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهَا وَهِىَ (مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ) وَمِنْ اَيْنَ لِلْمَخْلُوْقِيْنَ الْقُدْرَةُ عَلَى الشَّفَاعَةِ اسْتِقْلَالًا مِّنْ دُوْنِ اِذْنِ اللّٰهِ جَلَّتْ قُدْرَتُهٗ فَتَعْلِيْقُ الشَّفَاعَةِ بِالْاِذْنِ دَلِيْلٌ صَرِيْحٌ عَلٰى وُقُوْعِهَا وَقُبُوْلِهَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ـ

وَالشُّعْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالسَّبْعُوْنَ الْاِيْمَانُ بِحَوْضِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَحْدُهٗ مُرُوْقٌ مِّنَ الدِّيْنِ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ

اور ایماندار وںکے لیے بخشش مانگتے ہیں اور دنیا اور آخرت میں انبیاء علیہم السلام کی شفاعت جن میں سے بزرگترین ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلعم ہیں ان حضرات کے انوار کے طلوع کے ذریعہ جاری ہے جن کے انوار کے طفیل اللہ تعالے نے اپنے ایمان لانے والوںکو اندھیرے سے اجالے کیطرف نکالا اور خاتم النبیین صلعم کی روح کا آفتاب اپنے متوسلین کیطرف جو آپ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کیطرف التجا کرتے ہیں خداوند تعالے کے نور کا فیضان کرنے کے لیے ہمیشہ طلوع کیے ہوئے ہے علیٰ ہذا القیاس آپ کی امت میں کے صالحین کی شفاعت بھی آپ ہی کے نور کے ظہور سے فائض ہو رہی ہے اور آپ ہی کے فیوضات جاریہ سے چشمے کی طرح پھوٹ کر نکل رہی ہے اور آپ کی متابعت اور آپکی سنت کے ساتھ تمسک کرنے کے اصل منبع سے نکل آرہی ہے اللہ تعالے کے فضل کی کوئی روک اور بندش نہیں اور اس (شفاعت) کے آخرت میں منحصر ہونے کی کوئی دلیل قائم نہیں ہوئی اور وہ دنیا اور آخرت دونوں میں یکساں جاری ہے مگر اتنی بات ہے اللہ سبحانہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں ہوسکتی اور اس مدعا کی دلیل وہی آیت کریمہ ہے جو اوپر مذکور ہوچکی یعنے (کون ہے جو اسکے پاس سوائے اسکے اذن کے شفاعت کرے) اور یہ خود ظاہر ہے کہ مخلوق کو بالاستقلال و بدون

بہتر ویں شاخ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض پر ایمان لانا ہے اور اس سے انکار کرنا معاذ اللہ دین سے نکل جانا ہے

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ) وَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ) وَقَالَ اَرْوَاحُنَا لَهُ الْفِدَاءُ (مِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ (وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ) اَلْحَدِيْثَ) وَقَدْ اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِمَنِ اتَّبَعَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰمَنَ بِهٖ وَمِنْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ الَّتِيْ مَرَّ ذِكْرُهَا وَالَّتِيْ سَتَلِيْهَا يَعْلَمُ الْعَاقِلُ حِكْمَةَ هٰذَا الدِّيْنِ وَمَا بُنِيَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَسْرَارِ الشَّرِيْفَةِ وَالْمَقَاصِدِ النَّيِّرَةِ اللَّطِيْفَةِ وَالْخَيْرِ الْعَامِّ لِكُلِّ الْاَنَامِ وَعَلٰى اَهْلِ الْقُلُوْبِ السَّلِيْمَةِ وَالْعُقُوْلِ نَظَاهِرَةِ السَّلَامُ۔

وَالشُّعْبَةُ الثَّالِثَةُ وَالسَّبْعُوْنَ

الْاِيْمَانُ بِالنَّظَرِ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا بِذٰلِكَ نَطَقَ بِذِكْرِهٖ وَاَخْبَرَنَا بِهٖ نَبِيُّنَا حَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَجِبُ الْاِيْمَانُ بِهٖ وَلَا يُنْكِرُهٗ سِوٰى اَهْلِ الزَّيْغِ الْمَارِقِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا (میں تم میں دو گراں قدر چیز چھوڑ چلا ہوں خدا کی کتاب اور اہل بیت وہ ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہونگے یہانتک کہ حوض پر میرے پاس آ پہنچینگے نیز آنحضرت صلعم نے فرمایا (میں حوض پر تمہارا میر منزل ہوں)، اور نیز آپ نے فرمایا آپ پر ہماری جانیں فدا ہوں (میرا منبر حوض پر ہوگا) حضرت ابی ذر رضی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا کہ حوض کے برتن کیا ہونگے آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اسکے برتن اندھیری رات میں آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہونگے جو اسمیں پیگا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا، آخر تک اور اسے خدا تعالے نے ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو محمد صلعم کے دین کا اتباع کریں اور آپ پر ایمان لاویں ان ایمان کی شاخوں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا اور جو آگے مذکور ہونگی عقلمند آدمی اس دین متین کی حکمت اور احسن عمدہ اسرار اور لطیف اور نورانی مقاصد اور تمام خلق اللہ کے حق میں عام بھلائی کو جان

تہترویں شاخ خداوند تعالیٰ کی وجہ کریم کے دیدار پر ایمان لانا ہے اللہ جل جلالہ ہمیں دولت دیدار نصیب کرکے ہمپر احسان رکھے ہمارے نبی صلعم خدا مہربان کے دوست نے اسکا ذکر فرمایا ہمیں اسکی خبر دی ہے سو اسپر ایمان لانا واجب ہے اور اسکا کوئی منکر نہیں سوائے اہل زیغ کے جو دین سے صاف نکل جانیوالے ہیں اللہ تعالے نے فرمایا (کئی چہرے اس دن با

إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا
كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ (الْحَدِيْث) وَقَدْ
حُجِبَتِ الْأَبْصَارُ عَنْ رُؤْيَتِهِ سُبْحَانَهُ
وَتَعَالَىٰ فِي هٰذِهِ الدَّارِ الْفَانِيَةِ لِضُعْفِهَا
وَاشْتِغَالِهَا بِرُؤْيَةِ الْأَغْيَارِ وَلَا بِدْعَ
فَعَيْنٌ شَغَلَهَا النَّظَرُ إِلَى الْأَغْيَارِ يَجِبُ
أَنْ لَا تَرَى الْعَزِيْزَ الْجَبَّارَ وَقَدْ مَدَحَ اللهُ
تَعَالَىٰ حَبِيْبَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ سُبْحَانَهُ (مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ)
وَلَمَّا كَانَتِ الدَّارُ الْآخِرَةُ دَارَ الْحَقِيْقَةِ
الَّتِي لَا تُشَابُ بِهَا الْمَجَازَاتُ وَالْأَوْهَامُ
قَدْ يَتَجَلَّى اللهُ فِيْهَا عَلَى الْمَقْبُوْلِيْنَ عِنْدَهُ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (جَعَلَنَا اللهُ مِنْهُمْ) بِتَجَلِّي
الرِّضَا لِتَكُوْنَ أَبْصَارُهُمْ مُنْكَفَّةً عَنْ
غَيْرِ جَمَالِهِ مَجْذُوْبَةً بِالشَّوْقِ وَالذَّوْقِ
وَالْوَلَهِ إِلَىٰ رُؤْيَتِهِ فَهُنَاكَ يُحْسِنُ إِلَيْهِمْ
بِالنَّظَرِ إِلَىٰ وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَهٰذِهِ أَعَزُّ
الْمَرَاتِبِ وَأَشْرَفُهَا وَأَعْلَاهَا وَأَلْطَفُهَا
وَمَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ
اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِالنَّظَرِ إِلَىٰ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ
وَحَقِّقْنَا بِالْاِتِّبَاعِ لِنَبِيِّكَ صَاحِبِ
الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ يَا وَلِيَّ التَّوَّابِيْنَ يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ -
وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالسَّبْعُوْنَ وُجُوْبُ

اپنے رب کیطرف نظر کرنیوالے ہونگے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا تم اپنے رب کو ظاہر آنکھوں سے دیکھو گے جیسے
اس چاند کو دیکھتے ہو (آخر حدیث تک) اس دنیائے
فانی میں آنکھیں رب سبحانہٗ کے دیدار سے اپنی ضعف
اور اغیار کے دیکھنے میں مصروف ہونے کے سبب حجاب
میں ہیں۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ جو آنکھ
اغیار کے دیدار میں مشغول ہے ضرور ہے کہ عزیز جبار
جل جلالہ کے دیدار سے محروم ہے اور بیشک خدا نے
اپنے حبیب صلعم کی تعریف میں فرمایا ہے نہ آنکھ پھری
نہ حد سے آگے بڑھی چونکہ دار آخرت حقیقت کا گھر
ہے جس میں مجازات اور اوہام کی کچھ ملاوٹ نہیں
اسلئے خداوند تعالے ان مومنین پر جو اسکے نزدیک
مقبول ہیں خدا ہمیں بھی ان میں سے کرے اسمیں رضا
مندی کی تجلیات سے جلوہ نما ہوگا تو انکی نگاہیں جمال
خداوندی کے ماسوا سے بند ہونگی اور کمال شوق و
ذوق و عشق کے ساتھ اسکے دیکھنے کیطرف کھچی ہوئی
ہونگی سو وہاں اپنے وجہ کریم کا دیدار دیکر انپر احسان
کریگا اور یہ مرتبہ سب مراتب سے زیادہ باعزت واشرف
واعلے والطف ہے اور جو اللہ تعالےٰ کی ملاقات کو دوست
رکھے خدا تعالے اسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہے الٰہی
ہمیں اپنے وجہ کریم کیطرف نظر کرنا نصیب
کر دے اور اپنے نبی صاحب خلق عظیم کے واقعی
اتباع کی توفیق دے اے توبہ کرنے والونکے کارساز
اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے
چوہتر ویں شاخ ظلم اور ظالموں سے

التَّبَاعُدِ عَنِ الظُّلْمِ وَالظَّالِمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ
سُبْحَانَهٗ (وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا
يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ) وَسُئِلَ الْإِمَامُ الْجُنَيْدُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ مِنْ ذَنْبٍ يُوْجِبُ
نَزْعَ الْإِيْمَانِ قَالَ ثَلَاثَةٌ تَرْكُ الشُّكْرِ وَ
الْجُرْأَةُ عَلَى اللّٰهِ وَالظُّلْمُ لِلْخَلْقِ وَفِي الْآثَارِ
دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ
حِجَابٌ وَّقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ لَوْ لَقِيْتَ اللّٰهَ فِيْمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ كُلَّ
يَوْمٍ سَبْعِيْنَ ذَنْبًا أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تَلْقَاهُ
بِذَنْبٍ وَّاحِدٍ بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ وَ
قَالَ تَعَالٰى (وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ) وَ
الظُّلْمُ ضِدُّ الْعَدْلِ فَهُوَ وَضْعُ الْأَشْيَاءِ
فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِهَا وَفِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ
(يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِذَا قَالَ الْمَظْلُوْمُ يَا رَبِّ
إِنْ لَمْ أَحْكُمْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ ظَالِمِكَ فَأَنَا
الظَّالِمُ) وَفِي الْآثَارِ الشَّرِيْفَةِ لَيْسَ بَيْنَ
دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى حِجَابٌ
فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ يَا اللّٰهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
بِعَظَمَتِهٖ وَكِبْرِيَاءِ (لَبَّيْكَ يَا عَبْدِيْ أَنَا
مُعِيْنُكَ عَلٰى مَنْ ظَلَمَكَ) فَمَنْ كَانَ
مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ مُصَدِّقًا بِمَا جَاءَ بِهٖ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُوْقِنًا
بِالرُّجُوْعِ إِلَى اللّٰهِ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَظْلِمَ أَحَدًا
وَلَوْ بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ كَبُرَاوْ خَرُوْمَتِي الصَّف

دوری اختیار کرنا ہے خدا پاک نے فرمایا ہے (جو
کرتوت ظالم کر رہے ہیں اس سے خدا تعالے کو غافل
مت خیال کرو) امام جنیدؒ سے دریافت کیا گیا
کیا کوئی ایسا بھی گناہ ہے جو ایمان کے سلب ہوجانے
کی سبب ہو آپنے فرمایا تین گناہ ایسے ہیں (۱)
ناشکری (۲) خداوند تعالی پر جرءة کرنا (۳) خلق اللہ
پر ظلم کرنا احادیث میں ہے کہ (مظلوم کی دعا اور
اور جناب الٰہی کے درمیان کوئی حجاب نہیں) اور
سفیان ثوریؓ نے فرمایا کہ اگر تو حقوق اللہ کے
ہر روز ستر گناہ کرکے خدا سے ملے تو اس سے زیادہ
آسان ہے کہ حقوق العباد میں کا ایک گناہ کرکے
ملے خدا نے فرمایا ہے (اہل ظلم کا کوئی مددگار نہیں)
ظلم عدل (انصاف) کی ضد ہے یعنی اشیاء کا بے
محل رکھنا حدیث قدسی میں ہے کہ جب مظلوم
(دعا میں) کہتا ہے اے میرے رب تو اللہ تعالے
فرماتا ہے اگر میں تیرے درمیان اور تجھ پر ظلم کرنے
والے کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ نہ کروں تو
میں ظالم ہوں آثار میں ہے مظلوم کی دعا کے
درمیان اور اللہ تعالے کے درمیان کوئی حجاب
نہیں تو جب انسان کہتا ہے یا اللہ تو خداوند تعالے
اپنی عظمت اور کبریا کے ساتھ کہتا ہے میرے بندے
لبیک میں حاضر ہوں، میں تجھ پر ظلم کرنیوالے کے
برخلاف تیرا مددگار ہوں تو جو شخص خدا پر ایمان
رکھنے والا اور جو کچھ رسول اللہ صلعم لائے ہیں اسکی
تصدیق کرنیوالا خدا کیطرف رجوع پر یقین کرنے

الْمُؤْمِنُ بِالْعَدْلِ صَارَ نَفْعًا عَامًّا لِلْخَلْقِ
وَكَانَ فِيْ أَمَانِ اللهِ وَحَسْبُنَا اللهُ۔
وَالشُّعْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالسَّبْعُوْنَ
الطَّاعَةُ لِإِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ نَصَرَهُ الْمَلِكُ
الْمُعِيْنُ فَالْإِمَامَةُ مِنَ الدِّيْنِ وَفِيْهَا
مَعْنَى التَّوْحِيْدِ الَّذِيْ هُوَ الْإِجْتِمَاعُ وَ
الْإِجْتِمَاعُ مَعْنَاهُ الْإِتِّحَادُ وَالْإِفْتِرَاقُ
كَثْرَةٌ وَالتَّوْحِيْدُ هُوَ الْإِيْمَانُ وَقَدْ أَمَرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِطَاعَةِ
الْأَمِيْرِ فَفِيْ طَاعَتِهٖ طَاعَةُ الرَّسُوْلِ وَ
طَاعَةُ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
طَاعَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي الصَّحِيْحِ عَنْ
أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ وَرَضِيَ
عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
آلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ أُمَّتِيْ
يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلٰى
قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَّلَا صَلَاتُكُمْ إِلٰى صَلٰوتِهِمْ
بِشَيْءٍ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ يَحْسَبُوْنَ أَنَّهٗ
لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا يُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ
تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ
السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ) لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ
الَّذِيْنَ يُصِيْبُوْنَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ
نَبِيِّهِمْ لَا تَّكَلُوْا عَلَى الْعَمَلِ فَإِنَّمَا تَرَجُوْا مِنَ
الدِّيْنِ وَسُمُّوْا خَوَارِجَ لِخُرُوْجِهِمْ عَنْ طَاعَةِ
الْأَمِيْرِ فَإِنَّ طَاعَةَ الْأَمِيْرِ وَاجِبَةٌ قَالَ

عدل کے ساتھ متصف ہو تو خلق اللہ کے حق میں عام
نفع ہو جاتا ہے اور وہ اللہ کی امان میں ہوتا ہے اور کافی ہے
ہم کو اللہ
پچھتروین شاخ مسلمان بادشاہ کی اطاعت کرنا
خداوند تعالی انکی نصرت و معاونت کرے امامت بھی
امور دین میں سے ہے اور اسمیں توحید کا معنے پایا
جاتا ہے جو قوم کے اتفاق و اجتماع سے عبارت
ہے اور اجتماع کا معنے یگانگت اور پھوٹ افتراق
دوجائیگی اور کثرت سے حاصل ہوتی ہے اور توحید
وہی ایمان ہے اور رسول اللہ صلعم نے امیر کی اطاعت
کا حکم فرمایا ہے سو امیر کی اطاعت میں رسول اللہ
صلعم کی طاعت پائی جاتی ہے اور رسول اللہ صلعم
کی طاعت وہ عین اللہ عزوجل کی طاعت ہے صحیح
حدیث میں حضرت علیؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں
میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت
میں سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن شریف پڑھینگے
تمہارا قرآن پڑھنا انکی قرأت کے آگے کچھ وقعت
نہ رکھیگا اور نہ تمہاری نماز انکی نماز کے آگے کچھ قابل
وقعت ہوگی انکی نماز اُنکے چنبر گردن سے اوپر نہ چڑھے
گی اسلام سے ایسے صاف اور کورے پار نکل جاوینگے
گے جیسے تیر شکار سے، اور اگر تبع کرنیوالے لشکر
کو وہ بات معلوم ہو جائے جو نبی صلعم کی زبانی فیصلہ
کی گئی ہے تو وہ اسی عمل پر بھروسہ کرکے دائندہ عمل
چھوڑ کر بیٹھ رہیں کیونکہ وہ دین سے نکل گئے اور انکا
نام خارجی رکھا گیا اسلیے کہ وہ مسلمان حاکم جسکی طاعت
سے فرمانبرداری واجب ہے بغاوت کر گئے اسلئے

سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ لَا يَرٰى لِلسُّلْطَانِ
فِیْ زَمَانِهٖ فَهُوَ زِنْدِيْقٌ وَقَالَ الشُّكُوْرِیُّ
فِی التَّمْهِيْدِ الَّذِیْ يَرٰى بُطْلَانَ الْاِمَامَةِ
يَكْفُرُ وَفِی الْخَبَرِ (السُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِی
الْاَرْضِ فَمَنْ غَشَّهٗ ضَلَّ وَمَنْ نَّصَحَهٗ
اهْتَدٰى) وَفِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى (اَطِيْعُوا
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ)
وَقَدِ افْتَرَضَ الشَّرْعُ طَاعَةَ الْاِمَامِ اِلَّا
فِیْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ سَهْلٌ يَزَعُ
اللّٰهُ بِالسُّلْطَانِ مَا لَمْ يَزَعْ بِالْقُرْاٰنِ حَيْثُ
اَنَّ وُجُوْدَ الْاِمَامِ مِنْ اَجَلِّ اَسْبَابِ انْتِظَامِ
اَمْرِ الْعَالَمِ فَوُجُوْبُ طَاعَتِهٖ مُحَتَّمٌ وَالْخُرُوْجُ
عَنْ طَاعَتِهٖ مَعْصِيَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِی الْخَبَرِ
(مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ يُّرِيْدُ
اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ فَاقْتُلُوْهُ) وَفِیْ هٰذَا
الْخَبَرِ الْمُبَارَكِ مِنْ لُزُوْمِ طَاعَةِ اِمَامِ
الْمُسْلِمِيْنَ نَصَرَهُ اللّٰهُ مَا فِيْهِ بَلَاغٌ۔

وَالشُّعْبَةُ السَّادِسَةُ وَالسَّبْعُوْنَ
الْمُرُوْءَةُ وَهِیَ كَمَا فِی الْخَبَرِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَ
مَعْنَاهَا التَّرَفُّعُ عَنْ كُلِّ دَنِيْئَةٍ مِنْ سَفْسَافِ
الْاَخْلَاقِ وَفِی الْخَبَرِ (لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا
مُرُوْءَةَ لَهٗ) وَبِرِوَايَةِ سَيِّدِنَا عَلِیٍّ رِضْوَانُ
اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ
بِالْمُرُوْءَةِ مَنْ لَهٗ بُنُوَّةُ النُّبُوَّةِ وَمِنْ
كَلَامِ الْاَمِيْرِ الْكَرَّارِ الْمُشَارِ اِلَيْهِ رِضْوَانُ

بن عبد اللہ رض فرماتے ہیں کہ جو شخص بادشاہ وقت کی
اطاعت کے وجوب کا اعتقاد نہ رکھے وہ بے دین ہے
شکوری رض نے تمہید میں کہا کہ جو شخص امامت کے باطل
ہونے کا اعتقاد کرے وہ کافر ہے حدیث شریف میں
ہے بادشاہ دنیا میں خداوند تعالے کا سایہ ہے جو
اس سے نفاق رکھے گمراہ ہو جاتا ہے اور جو اس کی
خیر خواہی کرے ہدایت پاتا ہے کتاب اللہ میں ہے (خدا
کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے حکم والوں کی)
شریعت نے ہر معاملے میں بادشاہ وقت کی طاعت
لازم ٹھہرائی ہے مگر خداوند تعالی کی نافرمانی میں سہل
رض نے کہا کہ خداوند تعالے رعیت و لشکر کو بادشاہ پر
فراہم رکھتا ہے جبتک قرآن مجید میں کجروی نہ کرے
چونکہ سلطان وقت کا وجود انتظام عالم کے بزرگ ترین
اسباب میں سے ہے اسلئے اس کی اطاعت کا وجوب
یقینی ہے اور اسکی اطاعت سے نکلنا سخت کبیرہ گناہ
ہے حدیث شریف میں ہے جو شخص ایسی حالت
میں تمہارے پاس آوے کہ ایک بادشاہ پر تمہارا اتفاق

چھہترویں شاخ مروت ہے اور یہ بحکم حدیث ایمان میں
داخل ہے اور مروت کا معنے ہے کمینہ اور زبون اخلاق
سے نفرت کرنا اور حدیث شریف میں ہے جو مروت نہیں
رکھتا اسکا دین نہیں اور امیر المومنین سیدنا علی رض سے منقول
ہے کہ مروت زیادہ تر خاندان نبوت کو مناسب ہے اور نیز
حیدر کرار رضی اللہ تعالی عنہ کی کلام سے

ہے کہ مروت یہ

ہے کہ

اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیۡہِ الْمُرُوَّۃُ اَنۡ یَّحۡتَمِلَ
الْمَرۡءُ مَالَا یُحۡتَمَلُ وَقَدۡ قُلۡتُ۔

خُذۡ بِالْمُرُوَّۃِ اِنَّہَا لَمَزِیَّۃٌ
مَمۡدُوحَۃٌ مَّعۡمُوۡرَۃُ الْاَرۡکَانِ
ھِیَ سُلَّمُ الْمَجۡدِ الَّذِیۡ لَا یُرۡتَقٰی
وَوَسِیۡلَۃُ السُّلَّاکِ لِلرَّحۡمٰنِ
وَلَقَدۡ اَتٰی یُرۡوٰی بِنَصٍّ صَادِقٍ
اِنَّ الْمُرُوَّۃَ دِعۡمَۃُ الْاِیۡمَانِ

وَلَا بِدۡعَ فَالْمُرُوَّۃُ تَمۡنَعُ صَاحِبَہَا عَنۡ کُلِّ
وَصۡفٍ دَنِیٍّ وَّتُعَلِّیۡہِ اِلٰی کُلِّ وَصۡفٍ سَنِیٍّ
وَمَنِ انۡحَطَّ عَنِ الْمُرُوَّۃِ لَا شَکَّ اَنَّہٗ
یَنۡحَطُّ عَنۡ مَّعَالِی الْاَخۡلَاقِ وَفِی الْخَبَرِ
(اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْاُمُوۡرِ وَیَکۡرَہُ
سَفَاسِفَہَا) وَبِہٰذَا کِفَایَۃٌ۔

وَالشُّعۡبَۃُ السَّابِعَۃُ وَالسَّبۡعُوۡنَ اِمَاطَۃُ
الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیۡقِ وَقَدۡ تَقَدَّمَ فِیۡ صَدۡرِ
ھٰذِہِ الرِّسَالَۃِ قَوۡلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْاِیۡمَانُ بِضۡعٌ وَّسَبۡعُوۡنَ
شُعۡبَۃً اَفۡضَلُہَا قَوۡلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
اَدۡنَاہَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیۡقِ وَ
قَدۡ یَفۡہَمُ الْبَعۡضُ اَنَّ اِمَاطَۃَ الْاَذٰی
عَنِ الطَّرِیۡقِ ھُوَ عِبَارَۃٌ عَنۡ اِزَالَۃِ شَوۡکَۃٍ
وَّحَجَرٍ وَّنَجَاسَۃٍ وَّمِثۡلِ ذٰلِکَ وَالْحَالُ اَنَّ
اِمَاطَۃَ الْاَذٰی یَشۡمَلُ اُمُوۡرًا کَثِیۡرَۃً مِّنۡہَا
اَنۡ تَکُوۡنَ الطُّرُقُ فِجَاجًا وَّسِیۡعَۃً وَّ

ناقابل برداشت امر کو برداشت کر جائے میں نے اس
مضمون کو نظم میں کہا ہے۔

مروت کا دامن پکڑلے کیونکہ یہ ایسی فضیلت ہے
جسکی چارون طرف معمور ہیں اور سب اُسکے ثناخوان ہیں
یہ مجد کی سیڑھی ہے جسپر چڑھا نہیں جاتا۔
اور سالکان راہ خدا کا وسیلہ ہے۔
اور بیشک ایک سچی نص میں روایت آئی ہے۔
کہ مروت ایمان کا ستون ہے۔

اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں اسلیے کہ مروت صاحب
مروت کو ہر صفت زبون سے روکتی ہے اور ہر بلند صفت
کیطرف اٹھاتی ہے اور جو شخص مروت کے پایہ سے گرجائے
بیشک وہ برترین اخلاق سے نیچے گرپڑتا ہے حدیث
شریف میں ہے اللہ تعالے بلند کامونکو دوست رکھتا
ہے اور رذیل امور کو ناپسند رکھتا ہے اور یہ چند کو رہوا اسی

ستترویں شاخ راستے سے ضرر رسان چیز کا دور
کرنا ہے اور شروع رسالہ میں رسول اللہ صلعم کا فرمانا
گذر چکا ہے کہ ایمان کی کئی اوپر ستر شاخیں ہیں سب سے
افضل لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ دکھ
دینے والی چیز کو راستے سے مٹا دینا بعض لوگوں نے
یون سمجھ رکھا ہے کہ راستے پر سے تکلیف دہ چیز یعنی
سے کانٹے پتھر پلیدی وغیرہ کا دور کرنا مراد ہے
لیکن درحقیقت موذی چیز کا دور کرنا بہت سے امور
پر شامل ہے منجملہ ان کے یہ ہے کہ راستے کھلے
وسیع ہوں

سُبُلُهَا مُمْتَدَّةً مِّنْ بَلْدَةٍ اِلَى اُخْرٰى اٰمِنَةَ
الْمَسَالِكِ لَا يَخْشٰى طَارِقُهَا اَذًى لَّا مِنَ الْفَسَدَةِ
قُطَّاعِ الطَّرِيْقِ وَلَا مِنْ اَهْلِ الْبَغْيِ الَّذِيْنَ
يُؤْذُوْنَ النَّاسَ مَعَ تَمْهِيْدِ اَسْبَابِ السُّهُوْلَةِ
لِلذَّاهِبِيْنَ وَالْاٰتِيْنَ فَلَا يُؤْذٰى طَارِقُ
الطَّرِيْقِ بِحَالٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ وَفِيْ هٰذِهِ الشُّعْبَةِ
الْمُبَارَكَةِ حِكَمٌ جَلِيْلَةٌ مِّنْ شَرَائِفِ حِكَمِ
الشَّرْعِ الْمُحَمَّدِيِّ يَعْرِفُهَا الْعَارِفُوْنَ اكْتَفَيْنَا
بِالْاِشَارَةِ اِلَيْهَا بِهٰذِهِ الْجُمَلِ الْوَجِيْزَةِ
انحيازا عن الاطالة (وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا)
فَالْمُؤْمِنُ الْكَامِلُ اِذَا تَحَلّٰى بِشُعَبِ الْاِيْمَانِ
الَّتِيْ مَرَّ ذِكْرُهَا يَكُوْنُ طَاهِرَ الْعَقِيْدَةِ
مُبَارَكَ السَّرِيْرَةِ عَادِلًا صَالِحًا اَمِيْنًا حَسَنَ
الْخُلُقِ جَيِّدَ الْحَالِ صَادِقَ الْمَقَالِ لَا يَحْسُدُ
وَلَا يَحْقِدُ وَلَا يَكْسَلُ وَلَا يَكُوْنُ بَطَّالًا
وَلَا يُقَدِّمُ مَصْلَحَةَ نَفْسِهٖ عَلٰى مَصْلَحَةِ
الْاُمَّةِ وَلَا يُؤْذِيْ اَحَدًا مِّنَ الْخَلْقِ وَيَكُوْنُ
نَفْعًا عَامًّا وَّصُوْلًا لِّلرَّحِمِ مَتِيْنًا فِيْ طَوْرِهٖ
مُتَحَقِّقًا بِدِيْنِهٖ نَاصِرًا لِّكِتَابِ اللّٰهِ مُحِبًّا
لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلِيًّا
لِّاَوْلِيَاءِ اللّٰهِ عَدُوًّا لِّاَعْدَاءِ اللّٰهِ يُوَالِيْ مَنْ
وَّالَى اللّٰهَ وَيُحَادُّ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَيَقِفُ عِنْدَ
حُدُوْدِ اللّٰهِ وَيَسْتَنْصِرُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعَوِّلُ فِيْ
اَعْمَالِهٖ وَاَقْوَالِهٖ وَاَحْوَالِهٖ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ يَعْمَلُ
بِالْاَسْبَابِ وَيَتَّكِلُ بِقَلْبِهٖ عَلٰى رَبِّ الْاَرْبَابِ

انکی سڑکیں ایک شہر سے دوسرے شہر تک ایسی پرامن
بنائی ہوئی ہوں جن میں چلنے والا ہر تکلیف سے بے
امن ہو نہ فاسدوں رہزنوں کا ڈر ہو نہ باغیوں
مردم آزاروں کا خوف اور ساتھ ہی آنے جانے والوں
کے لیے اسباب سہولت میسر ہوں تا کہ کوئی راستے
چلنے والا کسی حال میں تکلیف اٹھائے اور ان مبارک
شاخ میں شرع محمدی کی گرامی قدر حکمتوں میں سے
بہت سی شاندار حکمتیں موجود ہیں جنکو ارباب معرفت
خوب پہچانتے ہیں ہم نے طوالت سے بچنے کی غرض سے
انکی طرف اُن مختصر جملوں کے ساتھ اشارہ کرنے پر
اکتفا کیا ہے اور اللہ کافی کارساز ہے سو مومن
کامل جب گذشتہ فروع ایمان کے زیور سے پیراستہ
ہو جائے تو پاک عقیدہ مبارک باطن، عادل نیکو کار
امین خوش خلق، عمدہ حالت والا، راست گفتار ہو
جاویگا نہ کسی پر حسد کرے نہ کسی سے کینہ رکھے نہ کاہل الوجود
بنے نہ بیکار محض رہے اپنی غرض کو مصلحت قوم پر ترجیح
دے اور نہ خلق اللہ میں سے کسی کو ستائے پبلک کیلئے
نفع مجسم ہو جائے رشتہ داروں سے ملاپ کرنیوالا
اپنی وضع کا متین دین پر ثابت قدم کتاب اللہ کا مددگار
رسول اللہ صلعم کا محب اولیاء اللہ سے دوستی رکھنے
والا خدا کے دشمنوں کا دشمن جو اللہ سے محبت رکھے
اسکا ہو اخواہ اور جو اللہ تعالی کی مخالفت کرے اسکا مخالف
حدود اللہ پر ٹھہر جاتا ہے اللہ سے مدد مانگتا ہے اور
اپنے اعمال و اقوال و احوال میں سوائے خدا کے
کسی پر بھروسا نہیں کرتا بظاہر اسباب پر عمل اور دل میں

وَيَصُونُ لِسَانَهُ عَنِ الْكَذِبِ وَجَمِيعَ جَوَارِحِهِ
مِنَ السُّوْءِ وَالْفَحْشَاءِ وَيَكُونُ نَظِيفَ الْبَدَنِ
وَالثَّوْبِ طَاهِرًا حِسًّا وَّمَعْنًى مُّطِيعًا لِأُولِي
الْأَمْرِ مُتَابِعًا لِلْجَمَاعَةِ مُعِينًا عَلَى الْبِرِّ وَ
التَّقْوٰى اٰمِرًا بِالْمَعْرُوفِ نَاهِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ
مُقِيمًا لِلْحُدُودِ مُنْفِقًا لِلْمَالِ فِي مَرْضَاةِ
اللّٰهِ قَانِعًا مُجَاهِدًا مُؤَدِّيًا لِلْأَمَانَاتِ
بَعِيدًا عَنِ الْخِيَانَةِ إِذَا اقْتَرَضَ لَا يَزَالُ
مُصَمِّمًا عَلَى الْوَفَاءِ حَتّٰى يَمُنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ
بِقَضَاءِ دَيْنِهِ يَرُدُّ السَّلَامَ وَيُشَمِّتُ الْعَاطِسَ
وَيَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَهُ وَيُحْسِنُ إِلٰى مَنْ أَسَاءَ
إِلَيْهِ يُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَتَصَدَّقُ فِي اللّٰهِ وَإِنْ
وَجَدَ إِلَى الْبَيْتِ الْحَرَامِ سَبِيلًا حَجَّ وَإِذَا
حَجَّ لَا يُخْطِئُ زِيَارَةَ قَبْرِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الَّذِي أَخْرَجَهُ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ وَيَكُونُ كَثِيرَ الْحَيَاءِ سَاتِرًا لِلْعَوْرَةِ
مُوفِيًا بِالنَّذْرِ مُؤَدِّيًا لِلْكَفَّارَةِ كَثِيرَ الْبِشْرِ وَ
الْجُودِ قَائِمًا بِأَرْكَانِ الْإِسْلَامِ الْخَمْسِ مُخَالِفًا
فِيمَا لَا يُرْضِي اللّٰهَ النَّفْسَ إِذَا شَهِدَ يَشْهَدُ
بِالْحَقِّ يَذْبَحُ الضَّحَايَا وَيَجْتَنِبُ الدَّنَايَا
وَيَصْدُقُ الْوَعْدَ وَلَا يَنْقُضُ الْعَهْدَ وَيَفِرُّ
بِدِينِهِ وَلَا يَجْعَلُ الْخَلْقَ هَدَفًا لِأَغْرَاضِهِ
وَلَا مَحَلًّا لِأَطْمَاعِهِ وَشَهَوَاتِهِ يَتَحَرّٰى فِي
الْإِيمَانِ وَيَفُكُّ إِنْ أَمْكَنَهُ الرِّقَابَ وَ
يَجْتَنِبُ الْهَوٰى وَيُكْرِمُ الْأَصْلَ قَادِرًا وَ

اپنی زبان کو جھوٹ سے نگہ رکھتا اور تمام جوارح کو برائی
اور بیحیائی سے بچاتا ہے ظاہرًا اور باطنًا پاک بدن
اور پاک لباس پہنتا ہے حکام وقت کا فرمانبردار بڑی جماعت
اہل سلام کا پیرو نیکی اور تقوی کے کام پر مدد دینے والا بھلائی کا حکم
والا برائی سے باز رکھنے والا حدود کا قائم کرنے والا
مال خدا کی رضامندی میں خرچ کرتا ہے قناعت گزین
خدا کے رستے میں پوری طاقت صرف کرنیوالا امانتوں کو
ادا کرنے والا خیانت سے دور رہنے والا جب کبھی
قرض لے ہمیشہ ادا کرنے کا مصمم ارادہ رکھنے والا حتی کہ حق
تعالے اپنے فضل سے قرض ادا کرنے کی توفیق دے سلام
کا جواب دینے والا چھینکنے والے کو دعا دینے والا اپنے پر
ظلم کرنیوالے سے درگذر کرنیوالا اپنے سے بدی کرنے
والے سے احسان کرنیوالا زکوۃ دیتا ہے خدا کی راہ
میں خیرات کرتا ہے جب خانہ کعبہ کیطرف جانے کا مقدور
ہو تو حج کرتا ہے جب حج کرے تو زیارۃ قبر نبی صلعم سے
جس کی بدولت سے خداوند تعالے نے کفر کے اندھیروں
سے اسلام کی روشنی کیطرف نکالا نہیں چوکتا نہایت
باحیا پردہ پوش نذروں کو پورا کرنیوالا کفارہ ادا کرنیوالا
خندہ پیشانی بہت سخی اسلام کے پانچوں ارکان کو قائم
کرنیوالا نامرضیات الہی میں نفس کی مخالفت کرنیوالا جب
گواہی دے تو سچی گواہی دیتا ہے قربانیاں ذبح کرتا
زبون کاموں سے کنارہ کش رہتا ہے وعدے کو سچا کرتا
ہے اور عہد کو نہیں توڑتا دین کے بچانے کی خاطر بھاگا
بھاگا پھرتا ہے مخلوق کو اپنی اغراض اور طمعوں اور
شہوتوں کا نشانہ نہیں بناتا قسموں میں بہتری کی جانب

الْجِيرَانَ وَيَتَعَفَّفُ بِالنِّكَاحِ وَيَقُومُ بِحُقُوقِ الْعِيَالِ وَيَبَرُّ الْوَالِدَيْنِ وَيُحْسِنُ تَرْبِيَةَ أَوْلَادِهِ وَأَهْلِهِ وَمَنْ يَعُولُ وَيُحِبُّ فِي اللهِ وَيُبْغِضُ فِي اللهِ وَيَتَّجِرُ وَيَسْعَى لِتَزْيِيدِ أَمْوَالِهِ بِالطُّرُقِ الْمَرْضِيَّةِ الشَّرْعِيَّةِ فَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ غَيْرُ الْحَلَالِ مِنَ الْمَالِ وَيُخْلِصُ فِي أَعْمَالِهِ وَلَا يَكُونُ ذَا يَأْسٍ وَلَا قُنُوطٍ وَيَكُونُ مُؤْمِنًا بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللهِ مُؤْمِنًا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعِيمِهِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ مُتَحَقِّقًا بِالْإِيمَانِ بِاللهِ تَعَالَى وَبِكُتُبِهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ شَكُورًا وَفِيًّا صَبُورًا مُتَوَاضِعًا رَاضِيًا بِقَضَاءِ اللهِ مُثْنِيًا عَلَى اللهِ غَيْرَ مُقَيَّدِ الْقَلْبِ بِمَحَبَّةِ الدُّنْيَا تَارِكًا لِلْعُجْبِ وَالْكِبْرِ وَالْغَضَبِ وَالْغِشِّ يَعْمَلُ لِنَفْسِهِ عَمَلَ مَنْ يَتَرَقَّبُ الْمَوْتَ كُلَّ لَحْظَةٍ وَلِمَصْلَحَةِ الْأُمَّةِ عَمَلَ مَنْ يَجْزِمُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ يُعِدُّ لِأَعْدَاءِ اللهِ وَأَعْدَاءِ الْحَقِّ مَا يَسْتَطِيعُ مِنْ قُوَّةٍ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ مِنْ كُلِّ مَا يَقْتَضِيهِ الْحَالُ وَيُصْلِحُهُ الْإِمْكَانُ غَيُورًا لِلّٰهِ وَلِلدِّينِ رَؤُوفًا بِالْمُسْلِمِينَ نَفَّاعًا لِجَمِيعِ الْمَخْلُوقِينَ نَاصِحًا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ مُوَحِّدًا تَالِيًا لِكِتَابِ اللهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ ذَاكِرًا خَاشِعًا

کرتا ہے نکاح کرکے عفیف بنتا ہے اہل و عیال حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور والدین سے نیکی کرتا ہے اپنی اولاد اہل و عیال کی اچھی تربیت کرتا ہے محض خدا تعالی کے لیے دوستی اور دشمنی کرتا ہے زیادت مال کے لیے شریعت کے پسندیدہ طریقوں سے سعی و تجارت کرتا ہے تاکہ سوائے حلال کے مشتبہ مال اسکی کمائی میں داخل ہو جاوے اور اپنے اعمال میں اخلاص کی رعایت رکھتا ہے اپنے رب سے مایوس اور ناامید نہیں ہوتا بھلے برے کی اللہ کی طرف سے مقدر ہونے پر ایمان لاتا ہے۔ روز قیامت، عذاب و ثواب، قبر حساب، میزان بہشت و دوزخ کے ساتھ ایمان لانیوالا ہوتا ہے اللہ اسکی کتابوں اسکے فرشتوں اسکے پیغمبروں پر ایمان لانے کے ساتھ متصف ہوتا ہے۔ شکرگذار باوفا نہایت صابر فروتنی کرنیوالا۔ قضاء ربانی پر راضی ہونے والا۔ خدا تعالے پر ثنا کرنیوالا ہوتا ہے دنیا کی محبت کے ساتھ اسکا دل مقید نہیں ہوتا۔ خود بینی تکبر بیجا غصہ اور نفاق کو ترک کردیتا ہے۔ اپنی ذات خاص کے لیے تو اس شخص کا سا طرز عمل اختیار کرتا ہے جو ہر لحظہ میں موت کا منتظر ہو اور اصلاح قوم کی خاطر اس شخص کیطرح کام میں لگجاتا ہے جسے جزمی یقین ہے کہ کبھی مرنے ہی کا نہیں دشمنان خدا اور اعداء حق کی سرکوبی کے لیے حتی الوسع مقتضائے حال و صلاحیت امکان کے مطابق بری اور بحری طاقت بہم پہنچاتا ہے خدا کے لیے اور دین کے لیے غیرتمند ہوتا ہے اہل اسلام پر نہایت مہربان ہوتا ہے تمام خلق

مُتَهَجِّدًا بَرًّا عَالِمًا اَوْ مُعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا
صَحِيْحَ الْيَقِيْنِ غَيْرَ بَطَّالٍ كَثِيْرَ الْاَعْمَالِ الَّتِيْ
تُصْلِحُ الْاَحْوَالَ فَعَّالًا غَيْرَ قَوَّالٍ مُسْتَقِيْمًا
ثَابِتًا فِيْ طَوْرِهٖ غَيْرَ فَحَّاشٍ وَّلَا طَيَّاشٍ
مُعَظِّمًا لِّلْعُلَمَآءِ حَافِظًا لِّمَقَادِيْرِ الْاَوْلِيَآءِ
مُكْرِمًا لِّلصُّلَحَآءِ مُبَجِّلًا لِّذُرِّيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُحِبًّا لَّهُمْ يُقَدِّمُهُمْ
عَلٰى ذَوِيْ قَرَابَتِهٖ اِجْلَالًا لِّنَبِيِّهٖ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَتَمُّ السَّلَامِ مُجِلًّا
لِّلصَّحَابَةِ الْكِرَامِ اَجْمَعِيْنَ يَكُفُّ عَمَّا
شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَلَا يَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ لَا
يَغْفُلُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَلَا يَتَوَكَّلُ عَلٰى غَيْرِ
اللّٰهِ يَقُوْلُ بِكَرَامَاتِ اَوْلِيَآءِ اللّٰهِ الْاَحْيَآءِ
مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَيَعْتَقِدُ اَنَّ الْحَسَنَاتِ
يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ اِذَا اَسَآءَ تَذَكَّرَ وَ
اِذَا اَذْنَبَ اسْتَغْفَرَ يَدُوْرُ مَعَ الْحَقِّ حَيْثُ
دَارَ لَا يُقَاتِلُ لِلْعَصَبِيَّةِ وَلَا يُبْغِضُ
لِلْعَصَبِيَّةِ عِنْدَهُ الْقَرِيْبُ وَالْغَرِيْبُ فِي
اللّٰهِ سَوَآءٌ وَّالَّذِيْ يَكُوْنُ دِيْنُهٗ هٰذَا
فَهَلْ يَكُوْنُ اِلَّا عَلَى الْحَقِّ وَدِيْنُهُ الدِّيْنُ
الْاَحَقُّ وَمِنْهَاجُهُ النَّفْعُ الْمُطْلَقُ بَلٰى وَ
اللّٰهِ فَالْاَمْرُ كَذٰلِكَ وَبِمِثْلِ هٰذَا تُعْمَرُ
الْاَوْطَانُ وَيَصْلُحُ الشَّانُ وَيَنْتَفِعُ نَوْعُ
الْاِنْسَانِ وَلَا يَجِيْءُ مِنْهُ لِكُلِّ ذَرَّةٍ كَوْنِيَّةٍ
اِلَّا الْخَيْرُ وَاِذَا قَصَّرَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَتَّسِمْ

تہجد گذار، نیکوکار، عالم، یا علم سکھنے والا یا علم دین کا
سننے والا صحیح الیقین بیکار نہ رہنے والا اصلاح حال کے
اعمال کثرت سے بجا لانیوالا، کام کرنیوالا نہ باتیں بنانے
والا سیدھا چلنے والا اپنی وضع کا پابند، نہ بیہودہ گوئی
کرنیوالا، نہ سبکسار، علماء دین کی تعظیم کرنیوالا، اولیاء
اللہ کی قدردانی کرنیوالا، صالحین کا اکرام کرنیوالا نبی صلعم
کی آل کی عزت کرنیوالا، انکو دوست رکھنے والا نبی صلعم کی
خاطر انکو اپنی قرابت پر ترجیح دینے والا صحابہ کرام رضی
اللہ عنہم کی عظمت نگاہ رکھنے والا۔ انکے باہمی مشاجرات
میں زبان کو روکنے والا ہوتا ہے خوض و بحث کرنیوالوں
کے ساتھ خوض نہیں کرتا اللہ کی یاد سے کبھی غافل نہیں
ہوتا غیر اللہ پر بھروسا نہیں کرتا زندوں اور وفات یافتہ
اولیاء اللہ کی کرامات کا قائل اس امر کا اعتقاد کرنیوالا
ہے کہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں جب اس سے کوئی
خطا سرزد ہو تو (خدا کو) یاد کرلیتا ہے اور جب کوئی گناہ
صادر ہو جاوے تو استغفار کرتا ہے جدھر حق پھرے
ادھر ہی پھر جاتا ہے۔ نہ تعصب کے لیے لڑائی کرتا ہے
نہ تعصب کیوجہ سے دشمنی کرتا ہے۔ رشتہ دار اور نا آشنا
اللہ کے معاملہ میں اسکے نزدیک برابر ہوتے ہیں۔ اور جس
شخص کا دین یہ ہو بھلا وہ ناحق پر ہو سکتا ہے بلکہ اسکا
دین بالکل ہی حق ہے اور اس کا طریق محض نفع
رسانی ہے۔ بیشک امر اسی طرح ہے اور ایسے ہی شخص جیسوں کی
بدولت وطنوں کی آبادی اور کام کی
صلاحیت نوع انسانی کی منفعت حاصل ہو سکتی ہے اور
ایسے شخص سے دنیا کے ذرہ ذرہ کے لیے بجز بھلائی کے

صادر نہیں ہوتا اور جب انسان نے ان صفات کے حاصل کرنے میں کوتاہی کی تو یہ

عدد الشعب التي هي عماد دينه ودعائم
إيمانه فالطعن يرجع إليه والمؤاخذة
تحمل عليه والدين المبارك مصون
في الأول والآخر والباطن والظاهر
جعلنا الله من أخلص المتمسكين بأحكام
هذا الدين المبين المؤيدين باتباع
النبي الأمين عليه صلوات الملك
المعين وعلى إخوانه النبيين والمرسلين
وآل كل وصحب كل أجمعين والحمد
لله رب العالمين۔

شاخیں جو اسکے دین کے ستون اور ایمان کے ارکان
ہیں اسنے بے بہرہ ہوگا پس طعن اسی کی طرف عائد ہوگا
اور مواخذہ اُسی پر ہوگا اور دین مبارک ہمیشہ اول
و آخر باطن و ظاہر میں طعن و تشنیع سے پاک اور بری
ہے اللہ ہمیں اُن لوگوں میں سے کرے جو نہایت خلوص سے اس
اس دین مبین کے احکام سے تمسک کرنیوالے ہیں اور
تائید کیے گئے ہیں نبی امین کے اتباع سے اسپر اور
اُنکے نبی اور رسول بھائیوں پر اور سب کی آل و اصحاب
پر خداوند بادشاہ مددگار کی کل رحمتیں نازل ہوں
اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو پروردگار ہے تمام جہان والوں کا

(بھائیو غور کرو) یہ ہے مجموعہ ان کل صفات کا جو ہر دعوادار اسلام میں ہر وقت موجود رہنی
چاہئیں اسمیں سے جتنی شرایط کسی میں کم ہونگی اتنا حصہ اس کا ایمان ناقص یا ضعیف ہوگا ہر ایک اسلام
کے نام لیواکو مناسب ہے کہ اپنی اپنی جگہ ان کل شرایط کو اپنے میں انصاف اور غور سے دیکھے
اور جو موجود ہوں اُنپر خدا کا شکریہ بجا لاکر جو مفقود ہوں اُن کو حاصل کرنے کی سعی بلیغ کرے تاکہ اسپر
دنیا اور آخرت میں اللہ تعالےٰ کے انعام اور وعدے پورے ہوں۔ انگریزی خواں نوجوانوں کی
خدمت میں بھی خاص طور پر عرض کرتا ہوں کہ آپ ہی بزرگان اسلام کے خلف الصدق اور مسند نشین
ہیں اور علم دنیاوی سے بھی بفضل خدا بہرہ ور ہوچکے ہیں اب علم دینی کو بھی مع عمل تکمیل کریں
اور جس طرح آپکے اسلاف نے آپ تک بلا کم و کاست اسلام پہنچا دیا ہے آپ اس پر کامل
و عامل رہ کر اپنی آیندہ نسلوں میں پہنچائیں اور وہ دین جسے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا علیہم السلام
اور ہزارہا ائمہ دین اور مجاہدین و صوفیائے کرام نے شب و روز دشمنوں کے ستم جھیل کر اور
جانیں دے دیکر دنیا میں رضائے مولیٰ کے لئے پھیلایا اور جاری کیا تھا۔ دنیا سے ہماری
غفلت سے مٹ نہ جائے۔ ہاں یہ دین تو نہیں مٹے گا کیونکہ خدا خود اسکا حافظ ہے البتہ صفحہ ہستی
سے خود وہ قوم مٹ جائیگی جو اس پاک دین کی بے قدری کرکے ضایع کردے گی۔ فاعتبروا
یا اولی الابصار۔

عبد الرحیم

طب جسمانی و طب روحانی

مصنفہ امام حجۃ الاسلام ابوحامد محمد بن محمد غزالی

جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے امام موصوف نے اس کتاب میں جس طرح تشریح اجسام و جمیع علل جسمانی کا بمعہ ادویہ علاج لکھا ہے اسی طرح بدن انسانی کی روحانی تشریح فرماکر کل قسم روحانی امراض کے اسباب و معالجات ایسے نازک انداز سے ارقام فرمائے ہیں کہ دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہتے ساتھ ہی طبی ادویہ کی طرح روحانی ادویہ مفردہ و مرکبہ کو بھی نہایت دلچسپ پیرایہ سے ادا فرمایا ہے۔ روح و جسم کی طب سے فارغ ہوکر علم الہیات پر اس زور اور خوبی سے قلم اٹھایا ہے کہ معقولات و محسوسات کا جامہ پہنا کر عام فہم کرکے کل ان اعتراضوں اور خرخشوں کو پیس ڈالا ہے جو فلسفہ قدیم یا جدید کے سبب کسی طالب علم کے دماغ میں پیدا ہوسکتے ہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ کتاب احیاء العلوم کی روح رواں اور کیمیائے سعادت کی اکسیر ہے اور ایسے درد بھرے طریق سے لکھی گئی ہے کہ امام موصوف کی آخری تصنیف معلوم ہوتی ہے لیکن خدا کی شان ہے کہ ابھی تک عربی میں بھی طبع نہ ہوئی تھی حسن اتفاق اور مسلمانوں کی خوش قسمتی سے ہمارے ہاتھ اس کا ایک قلمی نسخہ آیا جسے فوراً اردو زبان میں ترجمہ کراکر شائقین کے پیش کیا جاتا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ ہاتھ جن تک یہ کتاب پہنچے اور ازلی سعید ہیں وہ نفوس جو اس کی قیمتی نصایح پر عمل پیرا ہوکر سعادت دارین حاصل کریں۔ (طیار ہونے کو ہے)

مکتوبات امام غزالی۔ امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی رح کے کل مکتوبات جو کہ مختلف طور پر کوئی کسی کتاب کے حاشیہ پر کوئی کہیں بکھرے پڑے تھے یکجا کرکے اردو میں ان کا ترجمہ کرا دیا گیا ہے ان میں سے بعض مکتوب اس انداز سے لکھے ہوئے ہیں کہ امام موصوف بالمشافہ گفتگو فرماتے اور کل نشیب و فراز سمجھاتے معلوم ہونے لگتے ہیں ان مکتوبات میں شاہان اسلام وزرا سے لیکر علماء و عوام تک کے نام کے خطوط ہیں۔ اور ہر ایک میں نیا رنگ و نئے اسرار ہیں۔ زیر طبع ہے

الکشف والتبین فی غرور الخلق اجمعین بزبان اردو

مصنفہ امام ابوحامد محمد غزالی رح

اس کتاب میں امام غزالی رح نے علماء عباد۔ امرا و صوفیا کے کل ان مقامات کی تشریح

کی ہے جس میں یہ گروہ دھوکا کھا کر راہ راست سے بہک جاتے ہیں قلم میں طاقت نہیں کہ اس رسالہ کی لطافت اور خوبی کا کما ینبغی اظہار کر سکے ان اصناف اربعہ میں سے ہر ایک کے لئے اس کا دیکھنا اور اپنے نفس کی اصلاح میں مشغول ہونا لازمی ہے عربی بھی ساتھ دی گئی ہے۔ قیمت ۳ ۰ ر ۰/

عزیز القلوب (اردو ترجمہ) مکاشفۃ القلوب

اَلمُقَرِّبُ اِلیٰ حَضرَۃِ عَلاّمِ الغُیُوبِ

مصنفہ امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد غزالی

امام غزالی نے جن کے نام نامی سے شاید ہی کوئی تعلیم یافتہ بے خبر ہو اس کتاب میں شریعت اسلامی کو تصوف کا رنگ دیکر ایسی خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے۔ کہ اس مضمون کی باقی کتب سے بدرجہا فایق ہو گئی ہے۔ چنانچہ آپ نے خوف الہی۔ ریاضت۔ توبہ۔ محبت۔ عشق الہی۔ توکل۔ رضا بالقضا۔ اللہ کی اطاعت خاصکر شکر و علم و زہد۔ تقوی۔ اخلاص۔ امر معروف۔ کسب حلال۔ محاسبہ۔ مراقبہ کی کیفیات بیان کرتے ہوئے ترغیب دیکر اتباع نفس و ہوا و شیطان۔ فسق و فجور۔ نفاق۔ قطع رحم۔ قساوۃ قلبی۔ تمرد و تکبر۔ غیبت۔ نمیمت۔ حسد۔ کذب۔ بغض۔ زنا۔ شراب۔ لغویات۔ ریا۔ شرک وغیرہ وغیرہ کے عیوب واضح کرتے ہوئے ان سے روک کر اتباع رسول کریم اور آپ پر درود پڑھنے اور ذکر الہی کے فضایل۔ حسن خلق خصوصاً نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ صلہ رحمی۔ حقوق اللہ و حقوق العباد۔ حقوق والدین و اولاد و دیگر خویش و اقارب۔ اکل حلال۔ ترک حرام۔ طہارت۔ حق کی باطل کے ساتھ مباحث کے حقایق و اسرار کا اظہار فرما کر اوراد و وظائف و نفلی عبادات و قرآن شریف اور ماہ رجب و شعبان و ماہ رمضان المبارک و نماز تہجد و تراویح و عیدین و ایام عاشورہ و لیلۃ القدر و محرم وغیرہ کے فضایل کو بوجہ اکمل و اتم درج کرتے ہوئے بہشت و دوزخ حساب عذاب قبر۔ سکرات موت۔ ذکر موت۔ اقسام عذاب۔ جنازہ کے آداب۔ رضا الہی کے اسباب کو عقلی نقلی دلایل سے ثابت کرتے اور مخالفین کے دندان شکن جواب دیتے ہوئے اس کتاب کو رسول اللہ صلعم کی وفات پر ایکسو گیارہ بابوں میں ختم کیا ہے اور ہر ایک بحث میں

منطق۔ طبیعات۔ تعبیر۔ فراست۔ طب۔ تشریح۔ صیدیت۔ خواص۔ اکسیر۔ معرفت الاحجار
طلسمات۔ فلاحت۔ قلع الآثار۔ بیطاری۔ علم البزاۃ۔ علم الہندسہ۔ علم مساحت۔ جراثقال۔
آلات الحرب۔ حساب الہند۔ حساب الہوا۔ جبر مقابلہ۔ آلہ ثما طیقی۔ اعداد الوفق۔ مناظرہ۔ موسیقی
ہیئت۔ احکام۔ علم رمل۔ علم عزایم۔ الہیات۔ مقالات۔ اہل العالم۔ اخلاق۔ سیاسات۔ تدبیر منزل
علم الآخرہ۔ دعوات۔ آداب الملوک کو مفصل ادا فرمایا ہے ؁

نیز اس کے ساتھ شیخ الرئیس علامہ بو علی سینا کا تصنیف کردہ رسالہ اقسام العلوم العقلیہ بھی لگا دیا گیا ہے۔ جس میں انہوں نے ترپّن عقلی علوم بمع حالات درج کئے ہیں۔
طیار ہوا ہی چاہتی ہے ؁

اخلاق سلف (یعنی ترجمہ اُردو) کتاب تنبیہ المغترین

مصنفہ قطب ربانی امام عبدالوہاب شعرانی

اس بے نظیر کتاب میں صرف سلف صالحین کے اخلاق حسنہ کے متعلق قریباً ایک سو اسی باب ہیں ہر ایک باب میں نہایت دردمندانہ لہجہ سے پاس اخلاق کی تعلیم دیکر بطور نمونہ بزرگان سلف کی نظیریں اور اقوال پیش کئے گئے ہیں اخلاق کی درستی کے متعلق اس سے بہتر کتاب کا ملنا متعسر ہے ؁

سیرۃ ابن ہشام (بزبان اُردو)

یہ وہ سوانح نبوی ہے جو مغازی ابن اسحاق کے بعد سب سے اول اور مکمل و تحقیق سے لکھی گئی باقی سب نے اسی کی خوشہ چینی کی ہے اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں ظہور سے لیکر وصال ایزدی تک کے کل حالات نہایت سادگی سے ایسے ترتیب وار لکھے ہیں جیسے آجکل کی ڈائریاں لکھی جاتی ہیں اس کتاب کے پڑھنے سے ان جملہ مشکلات و مصائب کا بخوبی علم ہو جاتا ہے جو ابتدا میں اشاعت اسلام کے متعلق حضور انور اور صحابہ کو پیش آئیں اور ان وسایل اور اس نورانی مقناطیسی کشش کا بھی پورا پتہ چل جاتا ہے جو خون کے پیاسے دشمنوں کو بھی خود بخود دائرہ اسلام میں کھینچ لاتی اور ترقی مذہب کا موجب ہوتی ہے۔ غرض یہ کہ ہر ایک کلمہ گو کے گھر میں اس کتاب کا ہونا لابدی اور ضروری ہے عنقریب خدا نے چاہا ہدیہ ناظرین ہوگی۔